احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2024ء

Special Edition

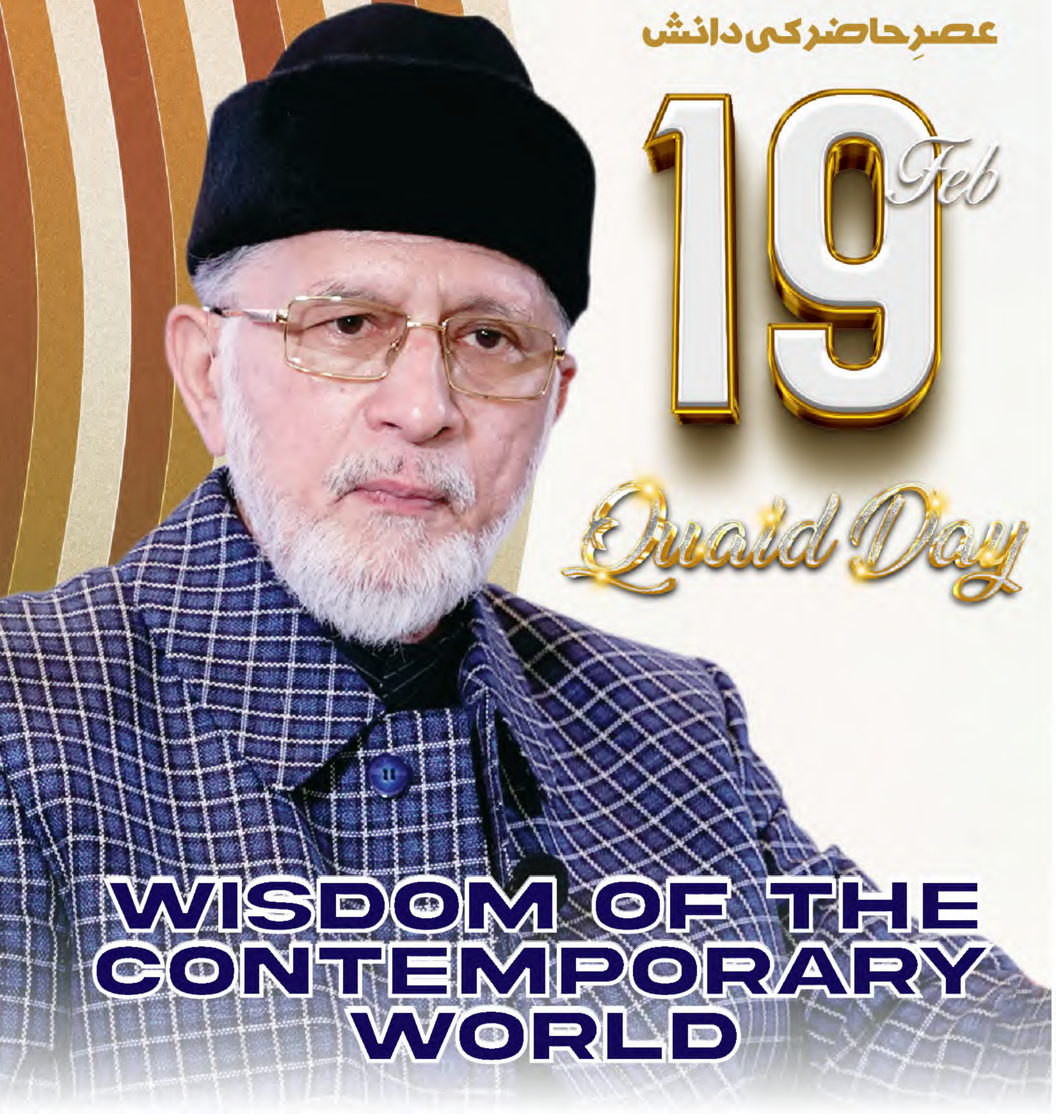

عصرِ حاضر کی دانش

19 Feb

Quaid Day

WISDOM OF THE CONTEMPORARY WORLD

حالات کے مارے ہوئے ہم کیسے سنبھلتے — بنتا جو نہ جینے کا سہارا مرا قائد
ہمدرد ہے اس دور میں دکھیوں کا وہ لاریب — ہر درد کا، ہر دکھ کا مداوا مرا قائد

ہم احیائے اسلام، تجدید دین اور اصلاح احوال کے عظیم نقیب، سفیرِ امن، مفکرِ اسلام، مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو 73 ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ علم و حکمت کا یہ سر چشمہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے امتِ مسلمہ کو تا قیامت سیراب کرتا رہے۔

Shahid Malik (Analyst)
Media Head Minhaj European Council

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

زیرِ نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 38 / شمارہ: 2 / شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ / فروری 2024ء

چیف ایڈیٹر نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد رفیق نجم، محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم، جی ایم ملک
محمد جواد حامد، سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری
غلام مرتضیٰ علوی، سید علی عباس بخاری، فیصل حسین مشہدی
محمد بلال اُپل، علی عمران، داؤد حسین مشہدی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد شفقت اللہ قادری
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، ڈاکٹر محمد افضل قادری

حسن ترتیب
خصوصی اشاعت

اداریہ: شیخ الاسلام: ایک ہمہ جہت شخصیت	چیف ایڈیٹر	3
جمالِ مصطفی ﷺ کے تعارف کا عظیم مشن	ڈاکٹر علی اکبر الازہری	6
درپیش چیلنجز کے تناظر میں شیخ الاسلام کی خدمات	ڈاکٹر طاہر حمید تنولی	17
اسلام کے تشخص کا تحفظ اور شیخ الاسلام	شیخ عبدالعزیز دباغ	26
یورپ میں نوجوانوں کی تربیت میں شیخ الاسلام کا کردار	محمد اقبال فانی	37
نابغۂ عصر: دلیلِ فردا و امروز	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	52
الموسوعۃ القادریۃ فی علوم الحدیثیۃ: ایک تعارف	ڈاکٹر محمد زہیر احمد صدیقی	62
2023ء: شیخ الاسلام کی علمی، فکری اور تحقیقی خدمات	محمد فاروق رانا	79
الروض الباسم من خلق النبی الخاتم ﷺ: اجمالی خاکہ	محمد اجمل علی مجددی	95
تحریکِ منہاج القرآن کے قیام کا مقصد	محمد منہاج الدین قادری	102
نظام المدارس پاکستان: شیخ الاسلام کی ایک تجدیدی خدمت	عین الحق بغدادی	110

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

کمپیوٹر آپریٹر محمد اشفاق انجم — گرافکس عبدالسلام
خطاطی محمد اکرم قادری — عکاسی قاضی محمود الاسلام

قیمت فی شمارہ 100 روپے | سالانہ خریداری 700 روپے

انتباہ!
مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 02930103644000 میزان بینک شالیمار لنک روڈ لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext: 128

حمد باری تعالیٰ

یاالٰہی! قادر و قیوم تیری ذات ہے
حاجتیں بر لا مری، تو قاضی الحاجات ہے

مشکلوں کا حل مجھے دشوار ہے
تو کرم کردے تو بیڑا پار ہے

مال و زر درکار ہیں یارب! نہ حشمت چاہئے
جو محمدؐ کو عطا کی تھی وہ دولت چاہئے

صبرو استغناء کی دولت دے مجھے
مصطفیٰؐ والی قناعت دے مجھے

زندگی کا مرتے دم، اللہ! نیک انجام ہو
لب پہ تیرا ذکر ہو، تیرے نبیؐ کا نام ہو

خاتمہ ہو دین پر ایمان پر
جان دو اسلام پر، قرآن پر

داغِ عصیاں کی ندامت کھائے جاتی ہے مجھے
دیکھ کر اعمال اپنے شرم آتی ہے مجھے

سامنے تیرے میں آؤں کس طرح
روسیاہ ہوں نا منہ دکھاؤں کس طرح

شرم سے گردن جھکی ہے اس لئے سرکار میں
خالی ہاتھ لے کر آیا ہوں ترے دربار میں

زہد رکھتا ہوں نہ تقویٰ پاس ہے
ہے تو اِک تیرے کرم کی آس ہے

احمد سہارنپوری

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

خلوص، امن، اخوت، حیاء، وفا، ادراک
جہاں میں بانٹنے آئے تھے مصطفیٰ ادراک

ضیائے سیرتِ انور سے ضوفشاں ہے حیات
نقوشِ پائے نبی سے ہمیں ملا ادراک

گزر گئے ہیں جہاں سے بھی تاجدارِ شعور
بکھر گیا اسی رستے پہ جابجا ادراک

بلال و بوذر و سلمان بنتے جاتے ہیں
درِ حبیب سے ہوتا ہے جب عطا ادراک

جبیں تمدن و تہذیب کی چمکنے لگی
عجیب شان سے جلوہ نما ہوا ادراک

جو زیبِ چشمِ بصیرت ہو خاکِ راہِ حجاز
تو قلب و ذہن میں ہوتا ہے رونما ادراک

ترے حبیب کی مدحت کا حق ادا ہو پائے
مجھے نصیب ہو اتنا تو اے خدا ادراک

مرے نبی کا طریقہ ہے علم کی تقسیم
مرے حضور کی سنت ہے بانٹنا ادراک

اگر نصیب ہو دریائے مِنْ لَّدُنْ کی نمی
خدا کے فضل سے ہوتا نہیں فنا ادراک

مرے کفیل و مربی ہیں مصطفیٰ شہزاد
مجھے یقین ہے ہوگا فزوں مرا ادراک

شہزاد مجددی

شیخ الاسلام: ایک ہمہ جہت شخصیت

اداریہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ رواں صدی کے مجدد ہیں۔ آپ کو اللہ رب العزت نے دین کے جملہ پہلوؤں میں خدمت کی توفیق اور موقع عنایت فرمایا ہے۔ اگر ہم شیخ الاسلام کی خدمات کے بیسیوں پہلوؤں میں سے صرف ایک پہلو اصلاحِ احوال کو لیں تو اس میدان میں اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام کو گراں قدر خدمتِ دین انجام دینے کی توفیق بخشی۔ اخلاقی و روحانی اصلاح احوال ہو یا فکری و نظریاتی اور اعتقادی اصلاح احوال۔۔۔ تعلیمی و تحقیقی اور تنظیمی و انتظامی اصلاح احوال ہو یا معاشرتی اصلاحِ احوال، ہر محاذ پر شیخ الاسلام کا ایک نمایاں و متحرک قائدانہ کردار نظر آتا ہے۔ اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام کو جن خوبیوں اور محاسن سے مزین کیا ہے ان خوبیوں کا استعمال بھی انہوں نے انتہائی اخلاص اور محنت شاقہ سے کیا ہے جس کے اثرات و ثمرات تمام براعظموں میں بسنے والے افراد تک پہنچ رہے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد آج سے 4 دہائیاں قبل رکھی، اگر اس دور پر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے تو ہمیں معاشرتی اعتبار سے اخلاقی اقدار پامال ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ عامۃ الناس تو کجا لوگوں کی اخلاقی و روحانی اصلاحِ احوال کا فریضہ سر انجام دینے والی ہستیاں بھی اخلاقی و روحانی کردار سے عاری ہو چکی تھیں۔ اخلاق و کردار سنوارنے والے مرکز ویران ہو چکے تھے۔ ایسے ماحول میں شیخ الاسلام نے نہ صرف اپنے بلند کردار اور اخلاق کا نمونہ پیش کیا بلکہ افرادِ معاشرہ اور دنیا بھر میں پھیلی اُمت مسلمہ کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے میں کردار ادا کیا۔ تحریک منہاج القرآن کے دنیا بھر میں موجود لاکھوں کارکنان 19 فروری کو ان کی 73 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو عمر خضر عطا فرمائے اور وہ خدمتِ دین کے میدان میں اسی طرح علمی و تحقیقی اعتبار سے کارہائے نمایاں انجام دیتے رہیں۔

شیخ الاسلام نے علم کے ہر میدان میں علمی و فکری سطح پر اُمت کو راہنمائی مہیا کی ہے۔ بالخصوص علوم القرآن کے باب میں ان کی خدمات سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی دینی و قرآنی خدمات رواں صدی کا ایک قابل ذکر اور قابل رشک باب ہیں۔ قرآن مجید رُشد و ہدایت کا ایسا سرچشمہ ہے جو اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ یہ ایک ایسی رسی ہے جس کو تھامے بغیر نہ تو خدا تک رسائی ہو سکتی ہے اور نہ ہی صراطِ مستقیم تک

رسائی ممکن ہے۔ کسی بھی تحریک، تنظیم یا جماعت کی حقانیت اور اقرب الی الصواب ہونے کا معیار صرف اور صرف قرآن مجید ہے جو قرآن مجید سے جتنا زیادہ متمسک ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ حق پر ہے اور جو نورِ قرآن سے جتنا دور ہو گا وہ اتنا ہی ہدایتِ الٰہی سے محروم رہے گا۔ یہی وجہ ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عالمگیر دعوت دین کے لئے اپنی تحریک کا نام منہاج القرآن رکھا یعنی قرآن کا راستہ۔ تحریک منہاج القرآن کا قرآن مجید کے ساتھ گہرے ربط واتصال کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے۔

اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ رواں صدی میں علوم القرآن کے فروغ کے لئے جتنا کام تحریک منہاج القرآن کے بانی وسرپرست شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کیا، اُتنا کام کسی اور تحریک اور شخصیت کے کریڈٹ پر نظر نہیں آتا۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے گراس روٹ لیول تک علومِ قرآنیہ کے فروغ کے لئے وفاق سمیت پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں دروس قرآن کا اجراء کیا۔ شیخ الاسلام نے تحریک کے اہدافِ سبعہ میں تیسرا ہدف رجوع الی القرآن کو قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کے بعد ہمارا بنیادی دستور صرف قرآن مجید ہو گا۔ شیخ الاسلام کی فکر کا بنیادی امتیاز یہ ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اسباب کی تشخیص کر کے اس کا مناسب علاج قرآن مجید سے تجویز کیا۔ آپ کے نزدیک قرآن مجید سے انحراف ایسا مرض ہے جس نے اُمت کی علمی، فکری، نظریاتی، سیاسی، معاشرتی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی و تہذیبی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ علوم القرآن کے باب اور خدمتِ دین کے تناظر میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے قرآنی فکر کو عام کرنے اور اسے علمی اساس مہیا کرنے کے لئے قرآن مجید اور علوم القرآن پر متعدد اور نہایت وقیع کتب تصنیف کیں۔ تشنگانِ علم ان قرآنی حقائق و معارف اور اسرار و غوامض تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کتب کے بغیر بہت مشکل ہیں۔ بانی تحریک نے انتہائی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ علوم القرآن پر نہایت مفید لٹریچر تیار کیا جن میں عرفان القرآن، قرآنک انسائیکلوپیڈیا اور اب The Manifest Quran سمیت 24 سے زائد کتب شامل ہیں۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے علمی، تحقیقی و فنی محاسن کا تذکرہ کیا جائے تو شرق و غرب کے علمی حلقے آپ کے اعلیٰ اور بے مثال کام اور مقام کے معترف ہیں۔ ان کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ ہر علمی نقطہ ٹھوس، جامع اور قاطع دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے قرآن اور حدیث رسول ﷺ کو ہر دلیل کا محور و مرکز بنایا۔ مضبوط استدلال کو اپنی شناخت بناتے ہوئے محققانہ، مدبرانہ اور مفکرانہ انداز سے علمی نکات بیان فرمائے۔ اسی بنا پر اپنا ہو یا غیر ہر کوئی مجدد رواں صدی ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی ثقاہت، تحقیقی وجاہت اور فکری صائبیت کو تسلیم کرتا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی

ہمہ جہت شخصیت کا یہ کمال ہے کہ وہ بیک وقت مختلف محاذوں پر مصروفِ عمل رہتے ہیں اور کسی بھی محاذ کو نظر انداز نہیں ہونے دیتے۔ دعوت و تبلیغ ہو یا سیاست کا میدان کارزار، اُمت کی فلاح و بہبود ہو یا خدمتِ انسانیت، تحقیق و تصنیف ہو یا خطابت کی جولانیاں، آپ ہمہ وقت تمام میادین میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے نظر آتے ہیں۔

اہل سنت کے بنیادی عقائد میں جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور حضور نبی اکرم کی ذات و کمالات پر ایمان رکھنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے وہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام، آپ ﷺ کے اہل بیت اطہار اور اولیائے عظام سے محبت و تکریم بھی اہل سنت کے شعائر میں سے ہے۔ شومئی قسمت آج ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اہل بیت اطہار کی محبت کو اہل سنت کے عقائد میں باعث نزاع بنایا جارہا ہے۔ ان حالات میں ان ذواتِ مقدسہ کی محبتوں کو از سر نو اجاگر کرنا اور ان کے فضائل و کمالات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرنا نہ صرف وقت کا تقاضا بلکہ ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اُمتِ مسلمہ کو درپیش دیگر مسائل کی طرح مرورِ زمانہ کے سبب پنپنے والے باطل عقائد کی اصلاح کا بیڑہ بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے قرآن و سنت اور سلف صالحین کی تعلیمات کی روشنی میں دلائل سے اُمت میں اصلاح کا یہ مجددانہ کردار بھی بحُسن خوبی انجام دیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری وہ شخصیت ہیں جنھوں نے خدمتِ دین اور فلاحِ عامہ کو تحریک منہاج القرآن کا مرکز و محور بنایا۔ آپ نے جہاں ہزار ہا کتب کا تحفہ اُمت کو دیا وہاں شاندار ویلفیئر پراجیکٹس کا اجراء بھی کیا جن سے مستفید ہونے والے مستحقین کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہے۔ شیخ الاسلام نے تعلیم کے شعبہ میں بطور خاص توجہ دی اور ان کی سرپرستی میں بے مثال تعلیمی ادارے قائم ہوئے جن میں منہاج یونیورسٹی لاہور، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، نظام المدارس پاکستان، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، منہاج کالج برائے خواتین، منہاج ویمن کالج خانیوال، الاعظمیہ ،آغوش آرفن کیئر ہوم، منہاج انسٹی ٹیوٹ آف تحفیظ القرآن سرفہرست ہیں۔ مستحقین کے لئے فری میڈیکل ڈسپنسریز، ایمبولینس سروس، فری آئی سرجری کیمپ، بیت المال، فراہمی آب، سستے دستر خوان اور اجتماعی شادیوں جیسے پروگرام بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

تاریخ اسلام کا ہر دور ایسے مجددین اور شیوخ الاسلام سے مزین رہا ہے جنھوں نے اپنے اپنے زمانے میں پیش آمدہ مسائل کا جامع حل پیش کیا اور مشکلات کے گرداب میں پھنسی اُمت کو بآسانی باہر نکال کر اپنا فریضہ بطریقِ احسن انجام دیا ہے۔ اسی مبارک سلسلے کے تناظر میں جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت اور علمی کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ان تمام شیوخ الاسلام اور مجددین کی فیوضات کی جھلک مجدد رواں صدی کی ذات میں نمایاں نظر آتی ہے۔ (چیف ایڈیٹر: ماہنامہ منہاج القرآن)

جمالِ مصطفیٰ ﷺ کے تعارف کا عظیم مشن

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

آج سے تقریباً 4 دہائیاں قبل عالمِ اسلام میں بالعموم اور وطنِ عزیز میں بالخصوص فرقہ پرستی کی ہوائیں جب بہت تیزی سے نوجوانوں کو مایوس کرچکی تھیں، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تحریکِ منہاج القرآن کا آغاز کیا اور اپنی دعوت کی بنیاد تعلق باللہ، ربط رسالت، رجوع الی القرآن، اتفاق واتحادِ امت اور فروغِ علم وامن کو قرار دیا۔ یہ دعوت ایک منفرد دعوت تھی کیونکہ اس سے قبل اگر عشقِ رسول ﷺ پر مبنی بیان سننے کو ملتے تھے تو ان میں تعلق باللہ، قرآنی فکر، فروغ علم و شعور اور وحدتِ امت جیسی خصوصیات نہیں تھیں اور اگر توحید، قرآن یا اتحاد کی بات ہوتی تو محبتِ رسول ﷺ اور ادبِ اہلبیت وصحابہ رضی اللہ عنہم کی چاشنی سے خالی تھی۔ شیخ الاسلام نے نوجوانوں کو بلند عزائم سے ہمکنار کرتے ہوئے اعلیٰ وارفع مقاصد سے آشنا کیا۔ علامہ محمد اقبالؒ نے امت کی پستی اور حرماں نصیبی کی تشخیص کردی تھی۔ حکیم الامت کے بتائے ہوئے اسی نسخۂ عشقِ رسول ﷺ کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حکمت اور دلیل کے ساتھ قوم کے دل و دماغ میں منتقل کیا۔ انھوں نے جن سطحوں پر فروغِ عشقِ رسول ﷺ اور ربطِ رسالت ﷺ کی طرف توجہ دی ان میں سے چند ایک کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے:

۱۔ عقائدِ صحیحہ کا تحفظ اور ترویج

مذہبی انتہا پسندی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں عقائدِ صحیحہ کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ آپ نے اپنے علم و فکر اور طرزِ عمل کے ذریعے ایسا کردار ادا کیا ہے کہ عقیدہ کے باب میں کوئی التباس باقی نہیں رہتا بلکہ ہر چیز کی حقیقت کو واضح کر کے رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ آپ کے علم و فکر اور حکمتِ دین کے انوار سے صرف عالمِ اسلام ہی نہیں بلکہ یورپ بھی مستفید ہو رہا ہے۔

شیخ الاسلام مدظلہ نے ایک مصلح کی حیثیت سے تفرقہ و انتشار کے اس ماحول میں فہم و بصیرت اور تدبر و حکمت سے اصلاحِ امت کا فریضہ سرانجام دیا۔ تجدیدِ دین اور اصلاحِ احوالِ امت کا کٹھن فریضہ سرانجام دیتے ہوئے آپ نے علومِ دینیہ اور جدید سائنسی و عصری علوم دونوں کو تھامے رکھا۔ اصلاحِ عقائد کے لئے ایک طرف آپ نے قدیم ذخیرہ علوم و فنون پر استدلال کی بنیاد رکھی اور دوسری طرف اعتدال و توازن پر مبنی عقائدِ صحیحہ کی حقانیت و صداقت کو عقلی و سائنسی بنیادوں پر بھی ثابت کیا ہے۔

☆ آج اسلام پر ہونے والے حملوں میں سب سے اہم ترین اور شدید ترین حملہ توحید اور رسالت کے پاکیزہ تصورات پر کیا جا رہا ہے اور نسلِ نو کے ذہنوں میں عقائد اسلامیہ کے حوالے سے تشکیک و التباس پیدا کیا جا رہا ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی بصیرت اور دلائل مبین کی بنیاد پر اسلام کے اس اساسی عقیدہ پر چھا جانے والی گرد و غبار کو دور کیا کر کے اس کے رخِ تاباں کو روشن تر کر دیا ہے۔ آپ نے عقیدہ توحید سے متعلق پائی جانے والی طویل غلط فہمیوں اور افراط و تفریط کو رفع کرنے کے لیے توحید کے آداب و تقاضوں پر مشتمل خالص علمی و ادبی، تحقیقی اور اعتدال و توازن پر مبنی متعدد تصانیف امت مسلمہ کو فراہم کرتے ہوئے عقیدۂ توحید کے تحفظ کو یقینی بنایا۔

☆ تحریک منہاج القرآن کے قیام کے وقت دیگر مذہبی و اعتقادی فتنوں کے ساتھ حضور ﷺ کی شان و عظمت کے حوالے سے انکار زوروں پر تھا۔ شیخ الاسلام نے اس حوالے سے اعتقادی اصلاح کا علم بلند کیا اور قرآن و حدیث کی نصوص پر مشتمل علمی دلائل کے ذریعے محبت رسول ﷺ کے چراغ روشن کیے۔ آپ نے حضور ﷺ کی نسبت اور محبت و ادب کے متفقہ اور مسلمہ عقیدہ کو نہ صرف واضح کیا بلکہ اس پر اٹھائے گئے اشکالات و اعتراضات کو عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ رد کیا۔

انتہا پسندی کے اس تاریک ماحول میں عقیدہ رسالت سے متعلقہ شیخ الاسلام مدظلہ کی جملہ کتب اور

خطابات اپنے اندر فکر و آگہی کے کئی جہاں سموئے ہوئے ہے اور عقیدہ رسالت سے کماحقہ آشنائی کے لئے شیخ الاسلام کی نادر علمی تحقیقات کا اہم کردار ہے۔

☆ عقائد و تعلیماتِ صحیحہ کے تحفظ کے حوالے سے شیخ الاسلام کے اس کردار کی بھی ایک دنیا معترف ہے کہ جب اسلام پر دہشت گردی و انتہا پسندی کا لیبل لگایا جانے لگا اور اسلام کے تصورِ جہاد کو نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے مسخ کیا جانے لگا اور اسلام کو اپنی تاریخ کے مشکل ترین حالات میں سے گزرنا پڑا تو اس ساری صورت حال کو دیکھ کر شیخ الاسلام مدظلہ نے نتائج سے بے خوف ہو کر اور ہر قسم کی مصلحت کو پس پشت ڈالتے ہوئے مجددانہ کردار ادا کرتے ہوئے اسلام اور جہاد کے نام پر کی جانے والی دہشت گردی کی ان کارروائیوں کے خلاف آواز بلند کی اور اسلام کے دینِ رحمت و محبت اور داعیِ امن و سلامتی ہونے کو قرآن وحدیث اور ائمہ دین کے فتاویٰ و آراء کی روشنی میں ثابت کیا۔

> مذہبی انتہا پسند کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں عقائدِ صحیحہ کے لئے شیخ الاسلام کی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے

اس سلسلہ میں ایک طرف سے آپ نے تاریخ اسلام کا مفصل ترین اور جامع ترین فتویٰ جاری کرتے ہوئے اسلام کے رخ روشن کو تازگی عطا کر دی اور دوسری طرف جملہ شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے الگ الگ قیامِ امن نصاب مرتب فرمایا۔ آپ نے دنیا کے مختلف ممالک میں نامور اہل علم و دانش کے سامنے اسلام کا تصورِ امن، اسلام دین محبت، اسلام کا تصور جہاد، اسلام اور رواداری اور برداشت کے موضوعات پر اپنے علمی و فکری لیکچرز کے ذریعہ دین حق کے دفاع کا عملی فریضہ سرانجام دیا۔

☆ اسلامی عقائد کے ذیل میں ایک اہم باب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی شان ہے۔ گزشتہ کئی دھائیوں سے مسلمانوں کو اس حوالے سے بھی مختلف چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تاریخ انسانی کے ان منتخب اور اسلام کے اس محسن طبقے کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ ان شخصیات کی عزت و عظمت کا دفاع کیا جائے۔ مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علمی و فکری، تحقیقی و تاریخی دلائل و براہین کے ساتھ حضرات

صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام پر ہونے والے حملوں کا تدارک کرتے ہوئے ان کی شان کا دفاع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے عظمت و شان صحابہ اور عظمتِ اہلِ بیت اطہار علیہم السلام اور دین اسلام میں ان نفوس قدسیہ کے مقام و مرتبہ اور حیثیت اور دینِ حق کے لئے ان کی خدمات سے کماحقہ آگاہی کے لئے متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

موجودہ دور میں جب اپنوں کی نادانیوں اور غیروں کی دشمنیوں نے دین اسلام کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ جہاں پر اسلام کی تعلیمات امن و محبت کو مسخ کر دیا گیا تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور اس کے حیات افروز پیغام کے احیاء و تجدید کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو اس صدی کے مجدد کے طور پر منتخب فرمایا۔ شیخ الاسلام مدظلہ نے قرآن و سنت، اسوۂ صحابہ اور طریق اسلاف سے اکتساب فیض کرتے ہوئے تجدیدِ دین کا فریضہ سرانجام دینے کا حق ادا کر دیا۔

۲۔ محبت و ادب اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فروغ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ربطِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درج ذیل قرآنی حکم کے تتبع میں چار بنیادوں پر استوار کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔
(الاعراف، ۷: ۱۵۷)

’’پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

اس قرآنی ترتیب کی روشنی میں آپ نے بڑی خوبصورتی سے حقیقتِ دین سمجھائی اور اقبال کے بقول ’’دین ہمہ اوست‘‘ کا فلسفہ ذہن نشین کروایا۔ یعنی تبلیغ و اشاعتِ دین اور اتباع و اطاعت کا دم بھرنے والوں کے سینے اگر محبت و تعظیمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہوں گے تو یہ نری ’’بولہبی‘‘ ہوگی خدمتِ دین ہرگز نہیں۔ جب دل محبت و تعظیم سے خالی ہوں گے تو زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کی عزت و تعظیم کی کوئی ضمانت میسر نہیں آئے گی۔

شیخ الاسلام مدظلہ نے دلوں میں جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پختہ کرنے اور اسے ایمان و عمل میں اجاگر کرنے کیلئے نوجوانوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن رکھا اور اتباع کا آفاقی تصور پیش کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی، مذہبی، سماجی اور سیاسی زندگی کے مبارک اسوۂ کو اختیار کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ

تحریک کا ہر رکن پہلے عاشقِ رسول ﷺ ہے اور بعد میں مبلغِ دین۔ اس کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی دعوتی کاوشیں بھی ہیں اور آپ ﷺ کا پیکر جمال بھی۔

دعوت کو کارگر بنانے کے لیے عقیدہ رسالت ﷺ کی ناگزیریت کو شیخ الاسلام نے براہِ راست قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح کیا۔ چنانچہ شیخ الاسلام نے ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے طول و عرض میں خطبات و دروس دیئے۔ خطاب کا موضوع کوئی بھی ہو، اس میں محبتِ رسول ﷺ کی اہمیت لازمی اجاگر ہوگی۔ حتیٰ کہ ارکانِ اسلام، اجزائے ایمان سب کی اساس غلامی رسول ﷺ کو قرار دیا۔ یہ کارنامہ آپ نے اتنی خوبصورتی اور حکمت سے انجام دیا کہ معاندینِ رسالت میں سے کسی کا نام لئے بغیر عقیدۂ توحید و رسالت ﷺ کی حقیقت سمجھا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات و صفات سے متعلق اٹھنے والے جملہ اعتراضات کا مسکت جواب دیا لیکن معترضین کی ذات کو نشانہ نہیں بنایا۔ اس حکمتِ دعوت کا اثر یہ ہوا کہ وہ مذہبی طبقہ بھی اپنی غلطی کا احساس کرنے لگا جو قبل ازیں محض ہٹ دھرمی اور اسلاف پرستی کے چکر میں حقیقتِ کبریٰ کا منکر تھا۔

> شیخ الاسلام نے اپنی بصیرت
> اور دلائلِ مبین کی بنیاد پر
> اسلام کے اساسی عقائد پر چھا
> جانے والی گرد کو دور کیا

مندرجہ بالا حقائق کے علاوہ شیخ الاسلام کا سب سے بڑا کارنامہ عشقِ رسول ﷺ کا عالمی سطح پر فروغ و احیاء ہے۔ افریقہ سے لے کر مشرق بعید کے ممالک اور یورپ سے لیکر لاطینی امریکہ، آسٹریلیا، مشرقِ وسطی اور دنیائے انسانیت کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ نے محبتِ مصطفی ﷺ کا آفاقی پیغام نہ پہنچایا ہو۔ یورپ کی چکاچوند میں مادیت کے بتوں کے سامنے سربہ سجود لاکھوں نوجوان، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو اٹھا کر آپ نے صاحبِ گنبدِ خضراء کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔ ان کا جینا مرنا، شب و روز کی محنتوں اور مشقتوں کا حاصل اب مصطفوی تحریک ہے۔

۳۔ حدیثِ نبوی ﷺ کی ترویج

برصغیر پاک و ہند میں مسلکِ محبتِ اہلِ سنت پر بدقسمتی سے روایت پرستی اور جہالت کی تہمت لگ

چکی تھی کیونکہ معاصرین نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ تعلیم و تدریس، تحقیق، تصنیف اور تحریک و تفکیر کے میدانوں میں قابلِ ذکر پیش رفت کرلی ہے۔ شیخ الاسلام نے تن تنہا دعوتی، تنظیمی، تحریکی، فلاحی اور تعلیمی میدانوں میں نہ صرف ریکارڈ ترقی کی بلکہ دنیائے اسلام کی معتبر ترین علمی شخصیت کے طور پر اپنا لوہا منوالیا۔ آپ نے تفسیر، حدیث، علوم الحدیث، سیرت، فقہ اور فکرِ اسلامی پر قابلِ رشک علمی ذخیرہ مرتب کیا ہے۔ حدیث نبوی کے سارے ذخیرے کو نئی نسل کے سامنے پیش کرنے کے لئے از سر نو نئے ابواب اور نئی ترتیب کے ساتھ جمع فرمایا، جن کی ایک ایک سطر سے محبت رسول ﷺ کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں۔ ان تاریخ ساز کاوشوں کی اثر انگیزی بھی ایک زمانہ دیکھ رہا ہے۔

آج زندگی نئے ادوار و مقتضیات میں داخل ہو چکی ہے۔ ہر دور کی طرح آج کی حشر سامانیوں کا مقابلہ بھی اہل علم رجال دین کا فرض ہے۔ آج جس طرح قرآن کی تشریحات، اطلاقات اور مفاہیم کی تعبیر نو وقت کا تقاضا ہے اسی طرح احادیث نبوی ﷺ جو اسلام کا دوسرا بڑا ماخذ اور ذریعہ عمل (Inspiration Source of) ہے اس کی حقانیت اور حجیت مسلم کرنے کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

احادیثِ نبویہ پر کام کرنے کی ضرورت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ نسلِ نو جدید علوم وافکار سے متاثر ہو رہی ہے۔ ان کے ذہنی افق پر جدید مادی اور الحادی افکار و نظریات کی چھاپ نمایاں ہو رہی ہے جس کے مظاہر روزمرہ حالات و واقعات میں عیاں ہیں۔ ایسے میں ذہنِ جدید کی تسکین، اضطراب اور تشکیک کا اعلاج قرآن حکیم کے بعد حدیث نبوی ﷺ سے ہی ممکن ہے۔

آج علومِ معاشرت (Social Sciences)، علومِ سائنس Natural Sciences علوم الاقتصاد (Economics) علومِ طب Medical Sciences اور دیگر علوم کی نئی نئی جہتیں سامنے آرہی ہیں۔ نئی تہذیب اور ثقافت جنم لے رہی ہے اور مسلم تاریخ ایک بالکل نئے موڑ پر آپہنچی ہے جہاں اسے نئے مسائل اور نئے چیلنج درپیش ہیں۔ ان مسائل اور چیلنجز کا مقابلہ قرآن و سنت جیسے یقینی علم کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ سیاست، معیشت، معاشرت، تربیت، تجارت اور تدریس و تعلیم جیسے بنیادی موضوعات پر نئے سرے سے حدیث نبوی کے محققہ مجموعے مرتب کئے جائیں۔

مندرجہ بالا حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ عصر حاضر میں خدمت حدیث کا کتنا وسیع سکوپ موجود ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام مجد الدین والملہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ جیسے دانا و بینا شخص کی نظروں سے

یہ میادین علم و فکر او جھل نہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیات بھی مرحمت فرمائی ہے کہ وہ محض علمی ذخیرے جمع نہیں کرتے بلکہ امتِ مسلمہ کا ایک قابل ذکر حصہ خصوصاً نئی نسل ان سے مانوس بھی ہے اور ان کے اشارۂ ابرو پر جان بھی چھڑکتی ہے۔ ان کے مواعظِ حسنہ اور علمی و تحقیقی نشریات سے ایک جہان مستفیض ہو رہا ہے۔ یوں تو انہوں نے تفسیر سیرت، تصوف، سائنس، معاشیات، سیاسیات، عمرانیات اور فکریات پر بے مثال ذخیرہ سمعی، بصری اور کتابی شکل میں امت کو دیا ہے اور یہ مقدس مشن اب بھی جاری ہے لیکن احادیث نبوی ﷺ کی خدمت کے محاذ پر جتنی عرق ریزی اور جانفشانی سے انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے، یہ توفیق ہمارے دور میں عرب و عجم کے کسی شخص کے حصے میں نہیں آئی۔ بلاشبہ ان کی مجتہدانہ شان اور علمی منصب اس بات کا متقاضی بھی تھا کہ وہ اس بنیادی دینی ضرورت کی طرف متوجہ ہوتے۔

۴۔ اعتدال اور رواداری کا فروغ

تحریک منہاج القرآن دنیا میں احیائے اسلام اور تجدید دین کی وہ واحد تحریک ہے جس نے عشق و محبت رسول ﷺ کے ساتھ عملی تصوف اور اعتقادی و فکری اصلاح کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے۔ یہ سہرا بھی شیخ الاسلام کے سر ہے کہ یہ سارے امور انتہائی معتدل طریقے سے دوسروں پر تنقید کئے بغیر پوری دنیا میں سرانجام پا رہے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے آغاز میں ہی شیخ الاسلام نے محسوس کر لیا تھا کہ اس تحریک کو میانہ روی پر قائم رکھنا آسان نہیں۔ انہوں نے تاریخ عالم میں متعدد دینی تحریکوں کو بتدریج انتہا پسندی تک پہنچتے دیکھا تھا۔ انہوں نے ان کمزوریوں کا بھی تعین کر لیا تھا جو کسی تحریک کو انتہا پسندی تک پہنچا دیتی ہیں۔ لہٰذا وہ اس حوالے سے یقین کے حامل تھے کہ عشق رسول ﷺ اور ادب و تعظیم رسالت کا جذبہ وہ قوت ہے جو کبھی انتہا پسندی کی طرف نہیں جانے دیتا کیونکہ محبت اور نفرت ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ روحانیت و تصوف وہ طرز عمل اور طریقۂ تربیت ہے جو انسانیت سے محبت کے درس پر مبنی ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی تحریک کی فکری و نظریاتی بنیاد ہی درج ذیل تین عناصر پر رکھی:

۱۔ تجدید و احیائے دین   ۲۔ تصوف و روحانیت

۳۔ عشق رسول ﷺ

یہی وہ تین عناصر تھے جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو ناقابل تسخیر اور محبت و امن کا عظیم داعی بنا دیا تھا۔ لیکن جدید دنیائے اسلام اور موجودہ دورِ زوال میں ڈاکٹر طاہر القادری ہی

وہ رہنما ہیں جنہوں نے کسی ایک تنظیم و تحریک اور مذہبی دعوت پر مبنی جد و جہد میں ان تین عناصر کو جمع کر دیا۔

بین المسالک اور بین المذاہب رواداری کے اسی جذبے کے پیشِ نظر منہاج القرآن دنیائے اسلام کی سب سے زیادہ نیٹ ورک رکھنے والی، 100 سے زیادہ ممالک میں وجود رکھنے والی، پچاس ممالک میں اسلامک سنٹرز رکھنے والی اور دنیا بھر میں ممبران، رفقاء، وابستگان اور محبان کی لاکھوں میں تعداد رکھنے والی واحد تنظیم ہے۔ اس ساری مقبولیت اور نیٹ ورک کے باوجود ان پُرآشوب حالات میں تجدید دین اور احیاے اسلام کی فکر پر تصادم، انتہا پسندی کا شکار ہوئے بغیر امن و محبت، رواداری، بقاے باہمی اور تحمل و برداشت کے رویوں کو پروان چڑھانے میں مصروفِ عمل ہے اور شیخ الاسلام کے اس کردار کا ایک زمانہ معترف ہے۔

۵۔ قیامِ امن کی عالمگیر کاوشیں

آج اگر امتِ مسلمہ کے اجتماعی حالت پر نظر دوڑائیں تو کہیں فرقہ واریت نظر آتی ہے تو کہیں مسلکی تعصب۔۔۔ کہیں تصوف و عشق رسول ﷺ سے دوری نظر آتی ہے تو کہیں محض رسوم و روایات۔۔۔ کہیں اسلام سے بے اعتنائی و بے زاری نظر آتی ہے تو کہیں جدید علوم و سائنسز سے نفرت۔۔۔ کہیں غیر مسلم تہذیبوں کی اندھی تقلید نظر آتی ہے تو کہیں مذہبی تنگ نظری و انتہا پسندی۔۔۔ کہیں دجل وفریب، دغا بازی اور پرفریب نعروں پر مشتمل سے اسی شعبدہ بازی ہے تو کہیں دین و مذہب کے نام سے سیاست و دنیوی کاروبار۔۔۔ کہیں جمہوری نعروں کی آڑ میں شخصی حکمرانی کی ہوس نظر آتی ہے تو کہیں جبر وسازش کے ذریعے مسلط بادشاہت و آمریت۔

اس تاریک دور میں علماء، سیاستدان اور حکمران بالعموم باہمی انتشار کا شکار اور خود غرضی کے حصارات میں مقید نظر آتے ہیں۔ ایسے خود غرض اور منتشر ماحول میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں ایک ایسی شخصیت ہیں جو اندھیری غار کے دوسرے کنارے پر امید کا نشان دکھائی دے رہی ہے۔ وہ اسلام کے روشن چہرے پر پڑ جانے والی اس گرد کو صاف کرنے اور اپنے فکر عمل اور خداداد علمی صلاحیت کے ذریعے پوری دنیا میں ہر پلیٹ فارم پر اسلام کے دفاع کے لئے فکری و نظریاتی اور علمی و عملی محاذوں پر مصروف جدوجہد ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ اپنی تنظیمی، انتظامی، تعلیمی، تحقیقی، تبلیغی اور روحانی خدمات کے ذریعے شرق تا غرب اسلام کے پیغام محبت و امن کو کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے

تحریک منہاج القرآن کے قیام کے وقت شانِ وعظمت مصطفی ﷺ کے حوالے سے اعتقادی فتنے زوروں پر تھے

سیکڑوں کتب، ہزاروں تلامذہ اور لاکھوں چاہنے والوں کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات جس باوقار انداز میں پھیلانے کا ہمہ گیر نظام وضع کیا ہے، اس کی مثال صدیوں پر مشتمل دورِ زوال میں کہیں میسر نہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری آج وہ واحد شخصیت ہیں جو امت مسلمہ کو متحد کر کے مسلم و نان مسلم ورلڈ میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں ایک پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ صحیح معنٰی میں تمام امور کو جنگ و جدل کے بجائے مذاکرات و افہام و تفہیم سے حل کرانے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ شیخ الاسلام کے افکار میں اسلام کا وہ حقیقی تصور موجود ہے جس سے مغربی دنیا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس ہو گی اور مغربی اور اسلامی دنیا میں کھچاؤ ختم ہو گا کیونکہ آپ عالمی امن، حقوق انسانی اور مذہبی رواداری کے داعی ہیں۔

شیخ الاسلام مسلم امہ میں وہ منفرد قیادت ہیں جو مسلم امہ کو قرآن و سنت، بین الاقوامی مذہبی رواداری، انسانی حقوق اور عالمی امن کے تقاضوں پر متفق کر سکتے ہیں اور نان مسلم ورلڈ کو عالمی امن، مذہبی رواداری، حقوق انسانی اور جمہوری تقاضوں کے مطابق پالیسی وضع کرنے پر قائل کر سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اگر شیخ الاسلام کی کاوشوں کو دیکھا جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ نے قیام امن اور انسداد دہشت گردی کے موضوعات پر متعدد خصوصی لیکچرز دیئے اور متعدد کتب تحریر فرمائی ہیں۔ کئی کئی گھنٹوں پر محیط خصوصی لیکچرز اور کتب عالمی امن کے قیام، بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری اور انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے شیخ الاسلام کی مثبت، حقیقی اور عملی سوچ کی عکاس ہیں جن سے راہنمائی لیتے ہوئے دنیا دہشت گردی کے آسیب سے نجات پا کر اس معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا سکتی ہے۔ شیخ الاسلام نے عالمی دہشت گردی و قیام امن کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف اپنی زبان اور قلم کے ذریعے عالمی برادری کو واضح اور مثبت لائحہ عمل دیا بلکہ عملی طور پر بھی کئی ایسے اقدامات کئے جن سے نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں قابل قدر اضافہ ہوا بلکہ اسلام کی حقیقی اور واضح تعلیمات بھی نکھر کر سامنے آئیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات، بقاے باہمی، تحمل و برداشت، احترامِ آدمیت، حرمتِ جانِ انسانی کو عالمی سطح پر کماحقہ متعارف کروایا ہے اور اپنی دعوتی حکمت عملی سے وہ کام کر دکھایا جو ناممکن نظر آتا تھا۔ انہوں نے دنیا بھر میں ایک ایسی تحریک کی بنیاد رکھی جو اسلامی تعلیمات اور اقدار کی حقیقی محافظ اور عالمی سطح پر قیام امن کی علمبردار ہے۔ تجدید دین جس کا راستہ ہے، احیاے دین جس کا مشن ہے۔ ان کی یہ تحریک دہشت گردی اور انتہا پسندی سے کلیتاً پاک ہے۔ وہ دلیل اور منطق سے اسلامی تعلیمات کے فروغ کے خواہاں ہیں۔ اس حکمت پر عمل پیرا ہونے سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اسلامی طرز زندگی، تہذیبی شناخت اور حیات بخش تعلیمات اپنا اثر دکھائے بغیر رہیں۔

اس تحریک کے نزدیک نفرت و تعصب پر مبنی نظریات اور بے گناہ انسانیت کا قتل ظلمِ عظیم ہے۔ شیخ الاسلام کے نزدیک احیاے اسلام کی منزل فی زمانہ نفرت و تصادم سے نہیں بلکہ محبت و رواداری سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ شیخ الاسلام نے اسلام کا امن و محبت اور رواداری پر مبنی پیغام دنیا تک پہنچایا اور اسلام پر فکری اور نظریاتی محاذوں پر ہونے والے حملوں کا جواب غصے اور جلال سے نہیں بلکہ علم اور دلیل کی زبان میں دیا۔

خلاصۂ کلام

حضرت شیخ الاسلام کی ان ہمہ جہت خدمات کو بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس دور میں اللہ تعالیٰ کی حُجت اور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اعجاز کا مظہر ہیں۔ انہوں نے تن تنہا جھنگ کی سر زمین سے دعوت و عزیمت کی جن پر خطر اور سنگلاخ راہوں پر آغازِ سفر کیا تھا آج ان کے دم قدم سے وہاں حد نظر تک گلستان آباد ہو چکے ہیں۔ ان کی علمی، فکری اور تحقیقی کتب نے جہاں اربابِ علم و تحقیق کو ورطہ میں ڈال رکھا ہے وہاں ہزاروں موضوعات کی صورت میں ان کی زبانِ حق ترجمان سے نکلنے والے گہرہائے تابدار اطراف واکناف عالم میں ایمان و عمل کی بہار افروز فصلیں اگا رہے ہیں۔ ان کا فہمِ دین، محبت و امن اور علم کے گرد گھومتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی دعوت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ سے محبت پر استوار ہے۔

قائدِ تحریک منہاج القرآن نے ہر طبقہ زندگی کو اپنے شعور و آگہی کے فیض سے نوازتے ہوئے ان پر اپنی شفقتیں نچھاور کیں۔ خواتین، علماء، نوجوان، اساتذہ، طلبہ، تجارت پیشہ احباب اور صاحبانِ طریقت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی دعوت کا ایک اہم عنصر

علم اور تعلیم ہے اس محاذ پر بھی بانی تحریک کی انفرادی حیثیت اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ ان کے شجرِ امید پر خوش رنگ ثمرات کی بہاریں پورے عالم میں رونق افروز ہیں۔ ان کے قائم کردہ ادارے وطن عزیز سمیت پوری دنیا میں اسلام کی پرامن سفارت کاری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ سکولز، کالجز اور اسلامک سنٹرز میں لاکھوں افراد تحریک کے اس پرامن سلسلہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ جن کے ذریعے ہزاروں لوگوں کی نسلیں زیور علم و عمل اور دولت ایمان سے مستنیر ہو رہی ہیں اور ان کے عقائد کا تحفظ اور عمل کو جلا مل رہی ہے۔

بلاشبہ ہمارے قائد و مربی کو اللہ تعالیٰ نے اس دور فتن میں اس فہم و بصیرت سے نواز رکھا ہے جو

اپنے زمانے کی فراست علمی کے مقابلے میں شان امامت کی سزاوار ہے۔۔۔ وہ اجتہادی بصیرت عطا کر رکھی ہے جس سے مسائل کا حل خود بخود نکلتا چلا جاتا ہے۔۔۔ اور وہ مجتہدانہ شان ارزاں کی ہے جس کے سامنے معاصرین کا طمطراق خوشہ چینی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن کے کارکنان، وابستگان اور اہل محبت اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر سجدہ ہائے شکر بجالایا کریں۔ ان کی سرپرستی اور خوشہ چینی پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عوام و خواص کو کمال حکمت و بصیرت کے ساتھ پوری کامیابی سے رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات اور آپ ﷺ کی سنت و سیرت اور دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں کے ہاں یہی وہ تشنگی تھی جس کی طرف اقبالؒ یوں اشارہ کر گئے تھے:

؎ عصر ما، ما را ز ما بیگانہ کرد   از جمال مصطفی بیگانہ کرد

شیخ الاسلام وقت کی اس شدید ضرورت کے تحت امت میں جمال مصطفی ﷺ متعارف کروانے کے عظیم مشن پر کامیابی سے اپنے سفر کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔

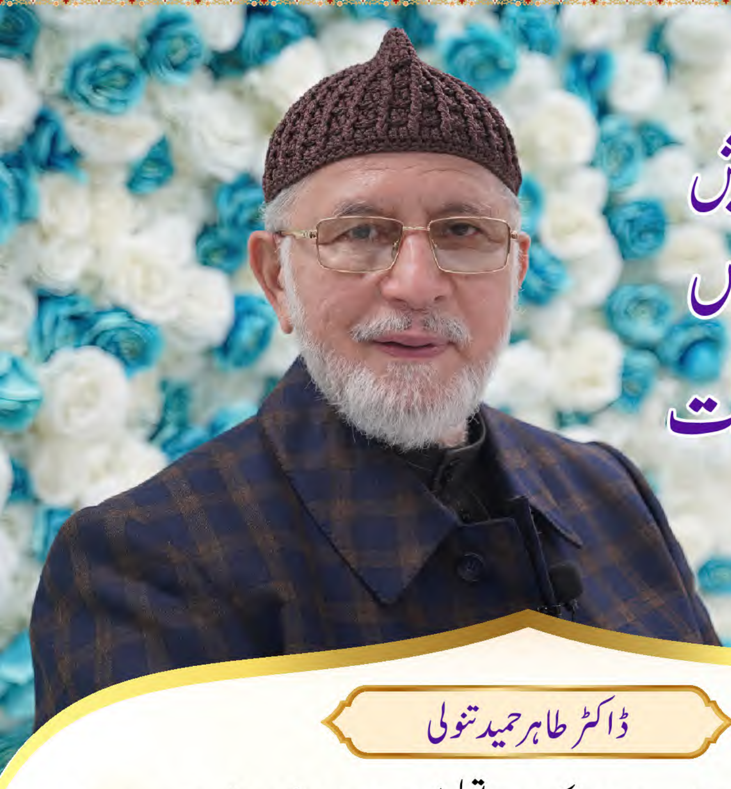

ملتِ اسلامیہ کو درپیش چیلنجز کے تناظر میں شیخ الاسلام کی خدمات

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

اسلام دین انسانیت ہے۔ تہذیب اسلامی کی بقا اور تسلسل اسی احساس کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب بھی مسلم دنیا نے اپنے اس منصب سے روگردانی کی تو بین الاقوامی سطح پر پسماندگی و زوال اور داخلی سطح پر فرقہ واریت، فکری انتشار اور اندرونی مناقشات پیدا ہوئے۔ جس دور میں بھی اسلام کے اس مزاج سے شناسا شخصیات دعوت و ارشاد اور ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لیے منظر پر موجود تھیں، ملت اسلامیہ کا وقار بحال رہا۔ اس کی مثال احیائے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں امام غزالی ہیں جن کی تصنیف احیائے علوم الدین نے اس دور میں معاصر فتنوں کے ادراک اور حل میں کلیدی کردار کی حامل ہے۔ برصغیر میں ملت اسلامیہ کے احیاء کے حوالے سے شاہ ولی اللہ کی خدمات جامعیت کی حامل ہیں۔ آپ نے ایک طرف عامۃ الناس کو قرآن و سنت کی طرف راغب کرنے کی ٹھوس کاوش کی تو دوسری طرف ملکی سیاسی و انتظامی حالات کو سدھارنے کے لیے بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ احیائے ملت اسلامیہ کی حالیہ تاریخ میں علامہ اقبال کی حیثیت ایک برزخی سنگ میل کی ہے کہ علامہ اقبال نے مشرق و مغرب کے فکر و فلسفہ کا مطالعہ کیا، مغرب کے اعلیٰ تر فکری و علمی تصورات و نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا اور پھر ملت کے ناقہ بے زمام کو سوئے حرم گامزن کرنے کی جدوجہد کی۔ ایک طرف علامہ اقبال کی نظر دور جدید کی ترقی اور علمی عروج پر تھی تو دوسری طرف وہ احیائے ملت اسلامیہ کے

لیے ملت کو تعلق باللہ و نسبت رسالت کی پختگی کے ذریعے اپنے اجتماعی وجود کو مستحکم کرنے کا درس دے رہے تھے۔

موجودہ دور میں عالمی سطح پر اسلام کے دینِ انسانیت کے طور پر نمائندگی کا فریضہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انجام دے رہے ہیں۔ آج اسلام کے بین الاقوامی سطح پر ابلاغ میں کئی مقامی اور عالمی چیلنجز درپیش ہیں۔ آج وہی شخصیت اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر سکتی ہے جو معاصر مسائل سے آگاہ ہو، دورِ نو کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے قرآن و سنت سے رہنمائی لے سکتی ہو اور خود ملتِ اسلامیہ کو داخلی سطح پر درپیش سماجی، دینی اور علمی مشکلات سے بھی آگاہ ہو۔ ان ہی مشکلات اور تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی حکمتِ عملی کو ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

۱۔ جدید علم الکلام کی تشکیل

دورِ حاضر میں عقائد کے باب میں اسلام کو درپیش چیلنج یہ ہے کہ دین عملاً آخرت کا معاملہ ہو کر رہ گیا ہے اور اس کا زندگی کے عملی معاملات سے کوئی واضح تعلق نہیں رہا۔ نتیجتاً آج عقائد؛ اوھام (Myths) اور عبادات؛ رسوم (Rituals) بن گئی ہیں اور مذہب کا عملی زندگی میں جاری اثر معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔ گزشتہ ادوار میں عقائد کو جن چیلنجز کا سامنا تھا ان میں سے اکثر و بیشتر دیگر نظامِ فکر و فلسفہ کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات پر مشتمل تھے جن کا عقلی و فکری بنیادوں پر مقابلہ کیا جاتا تھا مگر دورِ حاضر کا چیلنج ہماری اپنی عملی زندگی سے جنم لے رہا ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی تھی کہ اس فتنے کے اصل اسباب کا کھوج لگایا جائے اور اس کے ازالہ کی مؤثر سبیل کی جائے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جہاں زندگی کے دوسرے میدانوں میں اصلاحِ احوالِ امت کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں وہاں آپ نے عقائد کے باب میں نمایاں فکری خدمات انجام دیتے ہوئے مسلم علم الکلام میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ آپ نے مذکورہ بالا چیلنج کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کی اصل اساس کو تلاش کیا اور اس امر کو دلائل و براہین سے بیان کیا کہ آج امتِ مسلمہ کی دینی و مذہبی زندگی پر درج ذیل پہلوؤں سے حملے ہو رہے ہیں:

۱۔ مادیت کا حملہ	۲۔ اشراقیت کا حملہ
۳۔ متنبّیت کا حملہ	۴۔ معرضیت کا حملہ

مادیت کے حملے کے تحت مسلمانوں کے اذھان و قلوب کو مغربی تہذیب کی مادی

اقدار کی چکا چوند سے متاثر کر کے دینی اقدار پر اعتماد کو متزلزل کیا جا رہا ہے کہ وہ اسلام کی روحانی اقدار سے برگشتہ ہو جائیں۔

اس حملے اور فتنہ کے جواب میں شیخ الاسلام نے تصوف کا زندہ، عملی اور حرکی تصور متعارف کروایا۔ نسل نو کی کثیر تعداد آپ کے دروس تصوف سے متاثر ہو کر اسلام کی روحانی اقدار کی گرویدہ ہوئی۔ ہر سال منہاج القرآن کے مرکز پر دس روزہ اعتکاف اور سالانہ روحانی اجتماع آپ کی فکری و عملی کوششوں کے عملی پیرائے کی ایک شکل ہیں جہاں سے ہر سال ہزاروں افراد روحانی تازگی لے کر واپس لوٹتے ہیں۔

> وہی شخصیت اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کر سکتی ہے جو معاصر مسائل سے آگاہ ہو

اشراقیت کا فتنہ بھی اسلام کے روحانی پہلو کے بگاڑ کا باعث ہے کہ اس فتنے کے تحت شریعتِ مطہرہ سے آزاد، آزادروی پر مشتمل کھوکھلی روحانیت کو رواج دیا جا رہا ہے۔

شیخ الاسلام نے شریعت کو روحانیت و طریقت کی بنیاد کے طور پر بیان کیا جس پر آپ کے کثیر خطابات اور تصانیف شاھد ہیں۔

اسلام پر ہونے والا تیسرا بڑا فتنہ متنبیت کا ہے۔ اس سے مراد جھوٹی نبوت ہے۔ برصغیر میں قادیانیت کے فتنے کے قلع قمع کرنے میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کا کردار قابل ذکر ہے۔ دورِ حاضر میں جب مباہلہ کے عنوان سے قادیانیت کی طرف سے دوبارہ نسل نو کو گمراہ کرنے کی سازش کا آغاز ہوا تو آپ نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے قادیانیت کے سربراہ کو مینار پاکستان کے سائے تلے مباہلہ کی فیصلہ کن دعوت دی۔ مینار پاکستان کے سائے تلے قادیانیت کے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں ہونے والی یہ ختم نبوت کانفرنس نہ صرف قادیانیت کے فتنہ کا قلع قمع ثابت ہوئی بلکہ ملک میں موجود فرقہ وارانہ فضا میں مختلف مکاتب فکر کے اجتماع اور اتحاد امت کی علمبردار کانفرنس بھی بن گئی۔

ان فتنوں میں مؤخر الذکر معرضیت کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک اور مہلک ہے کیونکہ اسی حملہ کا اثر ہے کہ ہمارا نظامِ عقائد عملی سطح پر بے اثر اور بے روح ہو کر رہ گیا ہے۔ اس حملہ کے زیرِ اثر ایسی کاوشیں ہو رہی ہیں کہ اسلام کے نام پر افرادِ امت کو حضور اکرم ﷺ سے دور کیا جا رہا ہے اور توحید

سے عام معمولاتِ زندگی تک سے متعلق عقائد کو ایک ایسے بگاڑ سے دوچار کر دیا گیا ہے جس کا مقصد امت کو اپنے مرکز سے دور کرنا ہے تاکہ امت کا آپ ﷺ سے قلبی، روحانی اور حبی و عشقی تعلق کمزور کر دیا جائے اور اسے توحید کی حفاظت کا عنوان دے دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے اس فتنے کے قلع قمع کے لئے مؤثر کاوشیں فرمائیں اور عقائدِ اسلامی کو حقیقی روح کے ساتھ واضح کیا کہ آج معاشرے میں عقائد کے باب میں مناظروں اور مجادلوں کا کلچر کم و بیش ختم ہو گیا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق کی پختگی کی بات کم و بیش ہر مکتبہ فکر کے ہاں ہونے لگی ہے۔

۲۔ سیرت الرسول ﷺ کی حقیقی تفہیم کی ضرورت

آج دوسرا چیلنج جس کا ہمیں من حیث الامہ سامنا ہے، وہ سیرت الرسول ﷺ کی حقیقی تفہیم سے محرومی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ صرف اہل اسلام کے لیے ہی نمونۂ عمل، اللہ رب العزت کی ہدایات کی توضیحِ کامل، قرآن حکیم کی عملی تفسیر یا احکامِ الٰہیہ کی عملی تعبیر نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک ایسا جامع نمونہ ہے جس کی پیروی کرتے ہوئے فلاح اور ابدی کامیابی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ تاہم سیرت رسول ﷺ کی پیروی کے نتائج، اثرات اور ثمرات اس بنیادی حقیقت سے متعلق ہیں کہ سیرت کی پیروی کس یقین، ارادے، عزم اور نیت کے ساتھ کی جارہی ہے۔

جہاں تک سیرت رسول ﷺ کی پیروی اور زندگی میں مطلوبہ اثرات مرتب ہونے کا تعلق ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ تعلیم اس انداز سے آگے بڑھائی جائے کہ اس سے قارئین میں جذبہ حبی بھی پیدا ہو اور نسبت رسالت مآب ﷺ کے استحکام کی راہ بھی نکلے۔ تاحال سیرت پر لکھی جانے والی جملہ کتب کا موضوع ''کیا؟'' تھا یعنی سیرت کے واقعات کیا ہیں؟ جب کہ دورِ حاضر کے بدلتے تقاضوں اور ضروریات کے تحت فن سیرت میں بیان اور تصنیف کی جہات کو توسیع پذیر کرنے کی ضرورت ہے۔

دورِ حاضر کا تقاضا یہ ہے کہ اب سیرت کے بیان میں ''کیا؟'' کے ساتھ ساتھ ''کیوں؟''، یعنی اس واقعہ کی وجہ (Reason)۔۔۔۔۔؟ ''کیسے''، یعنی وقوع ہونے کا طریقہ کار (Mechanism) کیا تھا۔۔۔؟ اور ''کس لیے''، یعنی اس واقعہ کا مقصدِ وقوع کیا تھا؟ اسے بھی شامل کیا جائے۔

اسلام کا ابتدائی زمانہ وسعت پذیری کا دور تھا۔ اسلام کی ریاست میں توسیع ہو رہی تھی، لہٰذا ابتدائی سیرت نگاروں نے سیرت کو مغازی کے عنوان کے تحت بیان کیا۔ مغازی کا مقصد آپ ﷺ کے

عہد مبارک کے غزوات، سرایا، مہمات اور اسلامی ریاست کی عسکری تنظیم و تربیت کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کرنا تھا۔ مغازی کے مطالعہ سے بعثت نبوی سمیت اسلامی ریاست کے قیام، توسیع، استحکام اور انتظام کے بارے میں اہم اور مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑی اہم اور بنیادی معلومات ہیں مگر موجودہ دور میں اسلام کو احیاء کا چیلنج درپیش ہے، لہٰذا اس دور میں سیرت نگاری کا تقاضا یہ ہے کہ ماسبق کتب سیرت کی طرح صرف حالات و واقعات کو ہی نہ بیان کیا جائے بلکہ سیرت کی روشنی میں مذکورہ چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونے کی سبیل بھی تلاش کی جائے۔

> شیخ الاسلام معاصر مسائل سے آگاہ اور دورِ نو کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت کے حامل ہیں

آج ہمیں سیرت کے واقعات میں موجود ربط اور حکمت معلوم کر کے اس کے دورِ حاضر کے حالات پر انطباق کرنے کی اہلیت حاصل کرنا ہے۔ اس تناظر میں جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی تصانیف اور خطبات و دروس کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ان میں نسبتِ رسالت مآب ﷺ کے استحکام کا رنگ ہر جا نمایاں نظر آتا ہے۔ تاہم وہ کتب جو سیرت رسول ﷺ سے متعلق ہیں، ان میں بدرجہ اولیٰ اور بتمام و کمال اس امر کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ نسبت کو کس طرح سے مستحکم کیا جاسکتا ہے۔ شیخ الاسلام نے ''سیرت الرسول ﷺ'' کی تصنیف میں جن امور کو مدنظر رکھا، آیئے اُن کا سرسری جائزہ لیتے ہیں:

(۱) مطالعہ ٔسیرت کا منہاج

شیخ الاسلام کی عہد آفریں تصنیف ''سیرت الرسول ﷺ'' کا دو جلدوں پر مشتمل مقدمہ اپنی مثال آپ ہے۔ جس میں آپ نے سیرت رسول ﷺ کی حکمت و فلسفہ اور معاصر مسائل کے حل کے حوالے سے دورِ حاضر میں ہماری انفرادی اور قومی زندگی کے لیے سیرت کی معنویت کو بیان کیا ہے۔ اس میں سرفہرست سیرت کے مطالعے کے منہاج کا تذکرہ ہے۔ یہاں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ دورِ حاضر میں سیرت کے فہم میں حائل ایک سبب نہ صرف سیرت کا ادھورا فہم ہے بلکہ اس کے نتیجے میں ہماری انفرادی اور قومی زندگی مختلف مسائل سے بھی دوچار ہے۔ اس ''مقدمہ'' میں شیخ الاسلام

نے ان چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مطالعہ سیرت کے بنیادی اصول متعین فرمائے ہیں۔

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل سے تائید و توضیح

ذاتِ نبوت ﷺ کے ساتھ تعلق کے باب میں فہم سیرت کے حوالے سے ’’مقدمہ سیرت الرسول ﷺ‘‘ میں صرف بنیادی قواعد و ضوابط تک ہی بات کو محدود نہیں رکھا گیا بلکہ شیخ الاسلام نے اس کی تائید و توضیح براہ راست سیرتِ صحابہ سے فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں بیٹھنے والے اولین خوش نصیب افراد تھے جنہوں نے نہ صرف براہ راست بارگاہِ نبوت سے فیض تربیت پایا بلکہ وہ اس نمونہ مثالی پر بھی ڈھلے جس کو آج ہم پیروی کی مثال بنا سکتے ہیں۔

(۳) حضور ﷺ کے شخصی فضائل و شمائل کی معرفت

’’سیرت الرسول ﷺ‘‘ میں شیخ الاسلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کا تعارف کرواتے ہوئے اور آپ ﷺ کی سیرت کی مختلف جہات کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کے شخصی فضائل اور خلق کی عظمت و کاملیت کے مختلف پہلوؤں کو بھی یہاں موضوع بحث بنایا ہے۔ خلق محمدی کے معاشرتی پہلو، خلقی پہلو، حلم کے پہلو، حیا، سخاوت، صبر اور مخلوق پر رحمت و شفقت کے پہلو اور آپ کے تواضع کے پہلو کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ اور آپ کے منصب نبوت کی مختلف جہات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کی سیرت مبارکہ صرف دینی یا مذہبی ضرورت ہی نہیں بلکہ ہمارے لیے ایک معاشرتی، سماجی، انسانی اور شخصیتی ضرورت بھی ہے یعنی ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کے لیے مثالی شخصیات کا ہونا ضروری ہے جب تک معاشرے کے افراد مثالی نہیں ہوں گے، معاشرے کی ہیئت اجتماعی مثالی حیثیت اختیار نہیں کر سکتی۔ اگر افراد کو باکردار بنانا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کے سامنے ایک ایسا نمونۂ عمل ہو جس کی پیروی کر کے وہ اس معیار کو حاصل کرنے کی جدوجہد کریں اور معاشرے کے اہم اور فعال اجزائے ترکیبی بن سکیں۔

اس حوالے سے اگر کوئی شخصیت نمونہ کامل ہو سکتی ہے تو وہ حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ تاہم آپ کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ جو تعلق استوار کرنا ہو گا وہ تعلق آپ ﷺ کے کمالات، آپ کے محاسن، فضائل اور شمائل کی معرفت حاصل کرتے ہوئے آپ کی عظمت اور بے مثلیت کا ایسا اعتراف و یقین ہے جس کے نتیجے میں ذاتِ نبوت کے ساتھ محبت اور عشق پر مبنی تعلق ہمارے ایمان و ایقان کا جزو بن جائے۔

۳۔ بین المذاہب رواداری اور قیامِ امن

آج تیسرا بڑا چیلنج جو ہمیں بطورِ امت درپیش ہے وہ قیامِ امن ہے اور اس حوالے سے بین المذاہب رواداری کا فروغ ہے۔ تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قیادت میں اس عظیم مشن کے لئے دنیا بھر میں مصروف جدوجہد ہے۔ اسلام کی آفاقی تعلیمات کا علمبردار ہونے، انسانی حقوق کی نشر و اشاعت اور دنیا کے ہر ملک کے لیے امن و آشتی کے پیغام کے فروغ کے سبب دنیا بھر کی اصلاحی اور اسلامی تحریکوں میں تحریک منہاج القرآن نے انفرادیت اور امتیاز حاصل کیا ہے۔ آج اس تحریک کو ملت اسلامیہ کی وہ نمائندہ تحریک سمجھا جاتا ہے جو وطن عزیز اور بیرون ممالک میں اصلاحِ احوال کے مشن کی تکمیل میں مصروف عمل ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی بصیرت و حکمت سے دورِ حاضر کے چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اپنی جدوجہد کو ان خطوط پر استوار کیا:

۱۔ وابستگان تحریک میں ایمان، اخلاقی برتری، عمل و کردار، تقویٰ اور اسلام کی عطا کردہ اعلیٰ انسانی اقدار کو فروغ دیا جائے۔

۲۔ فکری واضحیت سے آراستہ ایسے افراد تیار کیے جائیں جو راست فکر اور راست عمل کا مظہر ہوں۔

۳۔ عہد حاضر کے اخلاقی، معاشی، مادی، سیاسی، سائنسی اور عسکری چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے علم کو فروغ دیا جائے اور تخلیقی علم کے کلچر کو عام کیا جائے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جدوجہد صرف وطن عزیز تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار عالمی سطح پر پھیلا ہوا ہے۔ تہذیبوں کے مابین مفاہمت اور مکالمے کی بات انہوں نے عالمی سطح پر اٹھائی ہے۔ ان کی جدوجہد کا مقصد یہ ہے کہ:

☆ عالمی سطح پر حکومتوں کو باہمی افہام و تفہیم اور بات چیت کی طرف راغب کیا جائے۔

☆ ان ممالک کے عوام اور اہل دانش تک رسائی حاصل کر کے اور ان تک حقائق پہنچائے جائیں تاکہ باہمی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

☆ پھر ان ممالک میں ایسے عناصر سے رابطہ اور تعارف کی راہ ہموار کی جائے جن سے کلی یا جزوی اشتراکِ عمل ممکن ہے۔

دہشت گردی کی نفی، اسلامی تعلیمات کی غلط تعبیر کی مذمت اور عالمی سطح پر قیامِ امن کے اسلام کے کردار کو اجاگر کرنے کے سبب دنیا بھر کے اہلِ فکر و نظر نے آپ کے اس کردار کو تحسین پیش کی ہے۔

اسلامی تصورات و تعلیمات کا تحفظ بذریعہ علم و امن

شیخ الاسلام نے اسلام کے علم و دانش اور اعلیٰ تصوراتی محاذوں کے خلاف حملوں کا مقابلہ مخاصمت یا غیض و غضب کی فضا میں نہیں بلکہ تعلیم و تعلم، علم دوستی اور منطق کو فروغ دے کر کیا ہے۔ اوسلو میں ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء میں بین الاقوامی امن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”اسلام میں جس چیز کو قابلِ ذکر طور پر انتہائی اہمیت حاصل ہے وہ اوّل و آخر ابتدا تا انتہا سوائے امن کے اور کچھ نہیں۔ کوئی چیز جو امن کے خلاف، امن کے منافی، امن سے متصادم اور امن سے متضاد ہو اس کا مطلقاً اسلامی تعلیمات سے کوئی سروکار نہیں اور چاہے جو کوئی بھی ہو اگر اس کے مزاج اور کردار میں دہشت گردی یا انتہا پسندی کا مادہ ہے اور وہ انسانی معاشرتی عالمی امن کے لئے خطرے کا باعث ہے تو مطلق طور پر اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ دین کا مخالف ہے۔“

تحریک منہاج القرآن کئی سالوں سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔ دہشت گردی اور خودکش حملوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دہشت گردی کی روک تھام کے لیے تحریک منہاج القرآن کے نوجوان مسلمانوں کو اعتدال پسندی کا درس دے رہے ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں ایسے عوامل جن سے معاشرے میں انتہا پسندی کا خطرہ ہو سکتا ہے اور نوجوان نسل (جو ابھی پختہ ذہن نہیں) انتہائی قدم اٹھا سکتی ہے، ایسی صورتِ حال میں اسلام کے سنہرے اصولوں پر عمل کر کے ان سے بچا جا سکتا ہے۔

خلاصۂ کلام

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تمام فورمز شیخ الاسلام کی ولولہ انگیز اتحاد آفریں قیادت میں ایسی معاشرتی ثقافتی سرگرمیوں کے حوالے سے جو کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں، وہ دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کا موجب ہیں۔ وطنِ عزیز میں بھی آپ کی کاوش کا مطمع نظر ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جہاں ہر طرح کی تفرقہ بازی اور کشاکش کا خاتمہ کر کے باہمی ہم آہنگی اور امن و آشتی کی فضا کو فروغ ملے۔ دریں سلسلہ آپ نے درج ذیل حوالے سے جدوجہد کی:

۱۔اعتقادی سطح پر اعتدال کا فروغ
۲۔مذہبی سطح پر اعتدال کا فروغ
۳۔سماجی سطح پر اعتدال و ہم آہنگی کا فروغ

شیخ الاسلام نے نہ صرف برصغیر بلکہ تمام عالم اسلام میں مذہبی عقیدہ و عمل میں میانہ روی پیدا کرنے کے لئے جو کارنامہ سرانجام دیا اس سے صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے انہوں نے دنیا بھر کے دورے کئے، کیمونٹی سنٹر، یونیورسٹیوں اور دیگر مقامات میں خطابات اور لیکچرز دیئے جن کے ذریعے اعتدال پسند اسلام کا پرچار کیا اور مذہبی قدامت پرستی کے رحجان کی حوصلہ شکنی کی۔

شیخ الاسلام نے شریعت کو روحانیت وطریقت کی بنیاد کے طور پر بیان کیا جس پر آپ کے کثیر خطابات اور تصانیف شاہد ہیں

تاحال ان کے ہزارہا لیکچرز تمام formats میں دستیاب ہیں جو صحیح اسلامی اقدارِ امن، رواداری، اور محبت کو فروغ دینے میں ان کی انتھک کوششوں کا بین ثبوت ہیں۔ ان لیکچرز کے علاوہ ان کی شائع شدہ تصنیفات کی تعداد سیکڑوں میں ہے جن سے اسلام کے روشن اور متحمل پیغام کی اشاعت دینی اور قانونی اعتبار سے کی گئی ہے جو ان کے نقطہ نظر کی ترجمان ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک جدوجہد اور ایک فکر کا عنوان ہیں۔ جو فی زمانہ کردار و عمل ہی نہیں بلکہ سوچ و فکر اور رویّوں میں تبدیلی کے لیے مصروف جدوجہد ہیں۔ آپ کی ان کاوشوں کے اندرون ملک اور عالمی سطح پر مرتب ہونے والے اثرات آج بقائے باہمی کے اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے میں مدہو سکتے ہیں جہاں حقوق انسانی کے تحفظ کے ساتھ امنِ عالم کی ضمانت موجود ہو۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جدوجہد کا مقصود ملت اسلامیہ کے اس کردار اور مقام کی بحالی ہے جسے فراموش کرنے کے باعث ملت مسائل سے دوچار ہے:

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقہ بے زمام را

اسلام کے تشخص کا تحفظ اور شیخ الاسلام

شیخ عبدالعزیز دباغ

مصدر العلوم قرآن مجید کے نزول کی برکت سے مسلمانوں پر علم و حکمت کے وہ دروازے کھلے کہ امت مسلمہ چہار دانگ عالم میں رشد و ہدایت کا منبع ٹھہری اور ازمنہ ظلمات میں غلطاں اقوام مغرب اسرار حیات کے شعور کے حصول کے لئے مسلمانوں کی طرف راغب ہوئیں۔ مغرب کے پاس 600 سال تک پڑھانے کیلئے اپنی کوئی کتاب نہیں تھی، وہ مسلمان سائنسدانوں اور محققین کی کتب کے تراجم کر کے اپنے تعلیمی اداروں میں تعلیم دیتے تھے۔ عالم انسانیت کو علم و تحقیق اور لائبریریاں قائم کرنے کی سوچ مسلمانوں نے دی۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو قرآن نے علم و تحقیق اور فہم و تدبر سے جوڑا اور وہ بہترین امت قرار پائے۔

رواں صدی کے دور انحطاط میں خدمت قرآن کی عظیم سعادت اللہ تعالیٰ نے قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو بخشی کہ وہ اس شعور کو بیدار کریں کہ اگر مسلمان اپنی عہد رفتہ کی شان حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ علم اور تحقیق سے اپنے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کریں۔ شیخ الاسلام نے قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لئے یوں تو اپنی ساری زندگی وقف کر دی مگر اس کے لئے ٹھوس اور تاریخی اقدام بھی کئے جن کی مثال نہیں ملتی۔ 5 ہزار سے زائد موضوعات اور 8 والیم پر مشتمل قرآنی انسائیکلوپیڈیا قرآن فہمی اور علوم القرآن کے فروغ کے حوالے سے ایک منفرد اور بے مثال

73 YEARS
Happy Birthday
to our Beloved Shaykh
Historical Visit 2024
Schedule
of
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad
Tahir-ul-Qadri
Malaysia
8th to 13th August 2024
Hong Kong
14th to 20th August 2024
South Korea
21st to 27th August 2024
Japan
28th August to 03rd September 2024
محمد جمیل چودھری (امیر MAC) ساؤتھ کوریا
علی عمران قادری (صدر MAC) جاپان
محمد حفیظ (سیکرٹری جنرل MAC) چائنہ
فیصل نجیب (ناظم میڈیا MAC) ہانگ کانگ
محمد طاہر (ممبر MAC) ہانگ کانگ
شہزاد علی بھٹی (ممبر MAC) ساؤتھ کوریا
احمد حسن سلہری (ممبر MAC) چلی
محمد عمر القادری (ممبر MAC) ملائیشیا
محمد طارق (ممبر MAC) ہانگ کانگ
عبدالرسول بھٹی (ممبر MAC) ملائیشیا
محمد ناصر چودھری (ممبر MAC) تائیوان
معاذ اعجاز (ممبر MAC) جاپان
Minhaj Asian Council (MAC)

Welcome to
MALAYSIA
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad
Tahir-ul-Qadri
8th To 13th August 2024
73rd HAPPY BIRTHDAY
Beloved Leader
Minhaj ul Quran International Malaysia

Visit To Hong Kong
14th August To 20th August 2024
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad
Tahir-ul-Qadri
73rd Happy Birthday
Haji Mohammad Najib
(President)
Minhaj ul Quran International Hong Kong

خدمت ہے۔ اس قرآنک انسائیکلوپیڈیا کی انفرادیت یہ ہے کہ قرآن مجید میں زیر بحث آنے والے تمام احکامات ربانی کی ایک فہرست مرتب کر دی گئی ہے، جس کی مدد سے عام پڑھا لکھا مسلمان متعلقہ موضوع تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

تعلیمات قرآن کے فروغ کے سلسلے میں آپ نے قرآن حکیم کا تفسیری اردو ترجمہ کیا اور پھر Glorious Quran کے نام سے اس کے انگریزی ترجمے کا بھی اہتمام کیا جسے اب دو دہائیاں گذر چکی ہیں۔ شیخ الاسلام نے اب اردو کی طرح قراں حکیم کا نئی نسل کی لسانی ضروریات کے پیش نظر عربی سے براہ راست انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ The Manifest Quran کے نام سے یہ عظیم ترجمہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔

> **شیخ الاسلام ایک ایسے دیدہ ور ہیں جنہوں نے نہ صرف اُمت کو لاحق فکری عوارض کی تشخیص کی بلکہ علاج بھی کیا**

دین اسلام کے تشخص کو اجاگر کرنے اور فروغ وابلاغ کے لئے شیخ الاسلام نے آٹھ جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز ''الموسوعتہ القادریہ'' تالیف کر کے بھی امت کو علوم الحدیث کا انمول تحفہ عطا کیا ہے۔ اس نادر مجموعۂ علوم الحدیث کی گذشتہ چار صدیوں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ علوم الحدیث کی اہم ترین مدلل و محقق ابحاث پر مشتمل یہ موسوعہ گذشتہ سات آٹھ سو سال کے ائمہ محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ جسے نئے اِستشہادات اور نئے شواہد کے اضافہ جات سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے۔

شیخ الِاسلام نہ صرف قدیم علوم اسلامیہ پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ انہیں جدید علوم عصریہ پر بھی مہارت تامہ حاصل ہے۔ قدیم و جدید کے اس حسین امتزاج کے باعث آپ مشرق و مغرب کے مابین علمی و فکری بُعد اور فاصلوں کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ اپنے علمی و فکری اور تجدیدی و اجتہادی کام کی ثقاہت و ثروت کی بدولت عالم عرب و عجم میں اسلامی فکر و فلسفہ کے حوالے سے مستند اور معتبر جانے جاتے ہیں۔ عصر حاضر میں ان کا وجودِ مسعود نعمتِ غیر مترقبہ اور عطیہ اُلٰہی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک ہمہ جہتی شخصیت ہیں اور اُن کی خدماتِ جلیلہ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ ان کی علمی و فکری جہات پر اگر الگ الگ بحث کی جائے تو کئی مجلدات درکار ہیں۔ شیخ

الاسلام کی خدمات کو اُن کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے میں اس مضمون میں اُن کی شخصیت اور خدمات کے درج ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالوں گا:

۱۔ نسبتِ رسالت ﷺ کا فروغ ۲۔ معاشرتی وحدت کا قیام

۳۔ فروغِ علم ۴۔ فلاحِ عام

۱۔ نسبتِ رسالت کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار

نسبت رسول ﷺ کے فروغ و استحکام کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کاوشیں راہِ محبت و ادبِ مصطفی ﷺ میں ایک تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے عشق رسول ﷺ کے فروغ کو اپنا مقصد حیات بنا کر نعرۂ حریت بلند کیا کہ آؤ درِ مصطفے ﷺ کی طرف کہ اس غلامی سے جو آزادیاں جنم لیتی ہیں، دنیا والے ان کی لذت کیا جانیں۔ ’’بہ مصطفےٰ ﷺ برساں خویش را‘‘ کا نعرۂ مستانہ تحریک منہاج القرآن کے قیام کی شکل میں دنیا والوں کے سامنے آیا کیونکہ ’’بہ مصطفےٰ ﷺ برساں خویش را‘‘ ہی قرآن کا منہاج ہے۔ یہ منہاج علاقائی یا مسلکی نہیں بلکہ ہمہ گیر اور آفاقی ہے۔ اس کا اطلاق صرف اہل پاکستان پر یا صرف بر صغیر کے مسلمانوں پر یا صرف اہل عرب پر نہیں بلکہ پوری دنیا پر ہوتا ہے۔ اس کے معانی محدود نہیں بلکہ لا محدود ہیں۔

شیخ الاسلام دیدہ ور ہی نہیں، حکیم الامت بھی ہیں۔ مرض کی تشخیص کے بعد علاج پر کمر بستہ ہو گئے۔ یہ ایک کثیر الجہتی عمل تھا۔ عالمی سطح پر اسلام کے صحیح تشخص کا تحفظ اور امن عالم کی بحالی؛ نسبتِ رسالت کے فروغ میں مضمر ہے اور اس عظیم جدوجہد کے لئے میدانِ عمل، سیرت رسول ﷺ کا ادراک اور اس کی پیروی ہے۔ امت کو یہ نسخہ کیمیا عطا کرنا ہے کہ جب تک وہ در رسول ﷺ سے اپنی نسبتِ قلبی استوار نہیں کرتے وہ نہ تو اسلام کی حقیقت کو پا سکتے ہیں نہ ایمان کی اصل کو پہچان سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام یہ تاریخی تجدیدی ذمہ داری نبھانے کے لئے شب و روز ایک کئے ہوئے ہیں۔ مختصر عرصے میں سیکڑوں کتب تصنیف کر ڈالی ہیں۔۔۔ ہزاروں خطابات کئے ہیں۔۔۔ اور دنیا کے نوے سے زائد ممالک میں اس منہاج کے پرچار، امن عالم کے حصول اور نسبت محمدی ﷺ کو فروغ دینے کے لئے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے سنٹرز قائم کئے ہیں۔

شیخ الاسلام ایک آواز ہے جو چہار دانگ عالم میں گونج رہی ہے کہ مسلمانو اٹھو اور درِ رسول کے ہو جاؤ کہ نجات کی خیرات یہیں سے عطا ہو گی۔۔۔ مذاہب عالم کے ماننے والو، سن لو! اسلام نام ہی امن کا

ہے۔۔۔ سیرت رسول ﷺ اٹھا کر دیکھو تاکہ تم جان سکو کہ محمد عربی ﷺ کون ہیں۔۔۔ یہ تو آپ کے نجات دہندہ ہیں۔۔۔ آؤ، ڈائیلاگ کرو۔۔۔ سنو، دیکھو، اور جو نظر آئے اس پر ایمان لاؤ کہ اسی میں تمہاری بھی نجات ہے۔ جو رسول کا ہو جاتا ہے، اللہ اس کا ہو جاتا ہے، کائنات کی ساری قوتیں اس کی ہو جاتی ہیں۔ اسلام نام ہی حب رسول ﷺ کا ہے، نسبت رسول ﷺ کا ہے، ان ﷺ کی خاطر اپنی جان کا سودا کرنے اور ان ﷺ کے ہاتھ خود کو بیچ دینے کا نام اسلام ہے۔ جو یہ کام کر گیا اس کا بیڑا اتر گیا۔

۲۔ معاشرتی وحدت کے قیام کے لیے شیخ الاسلام کی کاوشیں

قومی اور بین الاقوامی معاشرت میں حسن معاملات اور بقائے باہمی کے فروغ کے حوالے سے معاشرتی وحدت (Integration) کی اصطلاح بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اسے عام اور سادہ الفاظ میں اگر یوں بیان کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ پرامن بقائے باہمی کے ثمر کے طور پر اس معاشرے میں اعلیٰ اخلاقی، انسانی اور روحانی اقدار کا اس طرح رواج پاجانا کہ ہر فردِ معاشرہ ان اقدار کو عملی طور پر اپنے اندر سموئے ہوئے مجسمِ اقدار نظر آئے۔ تمام افراد رنگ، نسل، مذہب اور علاقہ کے لحاظ سے بے شک مختلف ہوں مگر اس طرح یکجا نظر آئیں کہ وہ معاشرہ جنت نظیر بن جائے۔ جس طرح ایک گلدستہ میں لگے ہوئے مختلف رنگ اور طرز کے پھول اپنی شناخت میں الگ مگر خوشبو پھیلانے کے عمل میں یکسانیت کے حامل ہیں۔

اسلامی تعلیمات ان حالات میں ہمیں Integration کا پیغام دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف Integration کی بنیاد رکھی بلکہ اس پالیسی پر عمل فرما کر دنیا کو ایک نمونہ بھی عطا فرمایا۔ مکہ میں جب مسلمانوں کا جان و مال غیر محفوظ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ایک مسیحی ملک تھا جہاں مسیحی بادشاہ کی حکومت قائم تھی۔ مہاجر مسلمانوں نے ایک عرصہ وہاں قیام کیا۔ یہ Integration کی ایک قدیم اور عظیم مثال ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو وہاں Integration ہی کو اپنی پالیسیوں کی بنیاد بنایا۔ وہاں یہودی قبائل بھی آباد تھے اور عیسائی بھی۔ چنانچہ آپ نے میثاق مدینہ کی شکل میں Multicultural سوسائٹی میں Integration کی بنیاد ڈال دی۔ اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا اور مدینہ کے معاشرے کو تعصبات سے پاک فرمادیا۔ یہ اسلامی Integration کی ایک عظیم مثال ہے۔

آج کے عالمی حالات کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو یہ کہنا مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا کہ سیرت مصطفی ﷺ سے ملنے والی Integration کی ان خوبصورت مثالوں کی روشنی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر

محمد طاہر القادری نے آج مختلف ممالک اور معاشروں میں موجود ان مسائل کو اسی وقت بھانپ لیا تھا جب آپ 80ء کی دہائی کے اوائل میں تحریک منہاج القرآن کے پیغامِ امن کے فروغ کے لئے ان ممالک کے دوروں پر نکلے اور وہاں منہاج القرآن انٹر نیشنل کی تنظیم سازی کا عمل شروع کیا۔ آپ نے دیکھا کہ اسلام کے بارے میں ان معاشروں میں آگہی کا فقدان ہے لہذا آج اسلام کی Scientific Interpretation کی ضرورت ہے اور اصل بنیادی اسلامی عقائد کے فروغ کی ضرورت ہے تاکہ ایک طرف اسلام کے بارے میں پائے جانے والے اس تاثر کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے کہ اس کے نظریات شدت پسندی یا انتہا پسندی پر مبنی ہیں اور اس میں تحمل، بردباری اور رواداری کی گنجائش نہیں اور دوسری طرف ان معاشروں کا حصہ بن جانے والے مسلمان شہریوں اور ان کے بچوں کی تربیت کی جائے تاکہ وہ ایسا طرز عمل اپنائیں جو خالصتاً اسلامی اخلاقیات کا مظہر ہو۔ ان میں اعتدال پسندی، رواداری، تحمل اور بردباری کو فروغ دیا جائے تاکہ اسلام پر اٹھائے جانے والے انتہا پسندی کے لیبل کو اتارا جا سکے اور مغربی اقوام اسلام کے صحیح تشخص کا ادراک حاصل کر سکیں اور اس کاوش کے نتیجے میں جو نظریاتی اور معاشرتی تبدیلی آئے گی اس سے ایک صحت منداور پر امن Multicultural سوسائٹی وجود میں آئے گی جس میں Integration کی روح موجود ہو گی اور جملہ امتیازات اور تعصبات کا تدارک ہو سکے گا۔

رواں صدی کے دورِ انحطاط میں خدمتِ قرآن کی عظیم سعادت اللہ تعالیٰ نے قائد تحریک منہاج القرآن کو بخشی ہے

شیخ الاسلام بحیثیت سفیر امن منہاج القرآن انٹر نیشنل کے عظیم قائد کے طور پر عالمی سطح پر سرگرم عمل ہیں۔ آپ امن و سلامتی کے فروغ کی وہ آواز ہیں جو بیک وقت پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ آپ نے اپنی ہمہ جہتی سرگرمیوں کے ذریعے اس امر کو ثابت کیا کہ اسلام مذہبی جنون، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے وجود میں آیا۔ اسلام دہشت گرد ہے نہ مسلمان دہشت گرد۔ اسلام دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام دہشت گردی کی ضد ہے اور جو دہشت گرد ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام، ایمان اور احسان نام ہی محبت و اخوت اور اعلیٰ اخلاقی و انسانی قدروں کا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ اسلام نہیں بلکہ غیر اسلام ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پوری مغربی دنیا میں اسلام کے اس انتہائی واضح اور موثر پیغامِ امن کو دلائل کے ساتھ ہر پلیٹ فارم پر پیش کیا ہے تاکہ سب پر واضح ہو جائے کہ اسلام رواداری اور امن کا دین ہے اور یہ پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے اور تکریم انسانیت اور انسانی حقوق کے تحفظ کا درس دیتا ہے، ہر طرح کی انتہا پسندی کی نفی کرتا ہے اور ناحق خون خرابے اور فتنہ و فساد کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام فلاح انسانیت کے لئے multiculturalism اور integration پر زور دیتا ہے کیونکہ یہی بقائے باہمی کے فروغ کا عملی طریقہ ہے۔

شیخ الاسلام نے یورپ میں مسلمان Youth کو Deradicalize کرنے اور Spiritualize کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ نوجوانوں کو Focus کرتے ہوئے یورپ میں الہدایہ کیمپ (al-Hidaya)، النصیحہ کیمپ اور دیگر علمی و فکری اور روحانی سرگرمیوں کا آغاز کر رکھا ہے۔ جس میں یورپ بھر سے نوجوان نسل بالخصوص شرکت کرتی ہے۔

بقائے باہمی اور حقیقی تعلیمات اسلام کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام کے خطابات، انٹرویوز اور Talks کا ایک سلسلہ ہے جو جاری ہے اور یہ دراصل ان کا عالمی دانشوروں، پالیسی سازوں، ماہرین تعلیم، مورخین، سفارت کاروں اور حکمرانوں کے ساتھ وہ گہرا Contact ہے جس کا مقصد صرف ایک ہے کہ آنے والے وقت کا رخ امن و سلامتی اور فلاح و تکریمِ انسانیت کی منزل کی طرف موڑ دیا جائے۔

شیخ الاسلام نہ صرف قدیم علوم

اسلامیہ پر دسترس رکھتے ہیں

بلکہ انہیں جدید علوم

پر بھی مہارتِ تامہ حاصل ہے

مزید یہ کہ Integration کے عمل کو تیز کرنے اور اس کے لئے collective mind set کو وجود بخشنے کے لئے mobile libraries کے ذریعے سے مقامی آبادی تک لٹریچر پہنچانے کا کام ہو رہا ہے۔۔۔ سیمینارز، ورکشاپس، ڈسکشن گروپس اور پبلک میٹنگز کا اہتمام ہو رہا ہے۔۔۔ Interfaith Dialogue کا عمل جاری ہے جس سے بین المذاہب رواداری فروغ پا رہی ہے۔۔۔ youth پر توجہ مرکوز کر کے نئی نسل کے اندر صحت مند معاشرتی رویوں کی ترویج ہو رہی ہے تاکہ مسلمان اپنے عمل کے اعلیٰ تر ہونے کے ناطے تمام افرادِ معاشرہ کے لئے پسندیدہ سمجھا

جانے لگے اور یہی تو integration کا اصل رنگ ہے۔

پرامن معاشرہ کی تشکیل کا لائحہ عمل

اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے منہاج القرآن کے کارکنوں کو اپنے اوپر جس محنت کی ضرورت ہے وہ محنت شیخ الاسلام خود اپنی نگرانی میں کروا رہے ہیں۔ اول دن سے ہی شیخ الاسلام عملی دعوت پر زور دیتے آئے ہیں اور کہتے چلے آرہے ہیں کہ دعوت کا اولین مخاطب خود داعی کی اپنی ذات ہوتی ہے لہٰذا ہر کارکن کو اپنی تعمیر ذات پر بھرپور توجہ دے کر اپنے اندر پرکشش معاشرتی رویوں کو تخلیق کرنے کی ضرورت ہے۔

قارئین! یہ وہ رویہ ہے جو Integration کو کمال پر لے جاتا ہے اور معاشروں کے مابین پائے جانے والے تعصبات اور تحفظات دور ہو جاتے ہیں۔ کوئی tension باقی نہیں رہتی اور پورا معاشرہ اعتدال پسندی اور امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ شیخ الاسلام یہ کام دنیا بھر کے مختلف معاشروں میں سرانجام دے رہے ہیں۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل اپنے ایسے ہی پروگرام کے ساتھ دنیا کے 100 سے زیادہ ممالک میں مصروف جدوجہد ہے اور صورتحال یہ شکل اختیار کرتی جارہی ہے کہ مقامی حکومتیں اپنے اپنے معاشروں میں پائی جانے والی tensions کو دور کرنے کے لئے MQI کے زعماء اور قائدین سے مشاورت کر کے اصلاح احوال کا لائحہ عمل وضع کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور یوں انہیں حالات کو خوشگوار رکھنے میں نہ صرف مدد ملتی ہے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو بھی سمجھا جانے لگا ہے۔

یہی کام اعلیٰ سطح پر بھی ہو رہا ہے اور مختلف ممالک کے تھنک ٹینکس شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی سے رابطہ میں رہتے ہیں، انھیں اپنے ہاں مدعو کرتے ہیں اور حصول امن اور بقائے باہمی کے فروغ اور integration کے عمل کو نتیجہ خیز بنانے کے سلسلے میں رہنمائی بھی حاصل کرتے ہیں۔

۳۔ فروغِ علم میں شیخ الاسلام کا کردار

اسلام کے تشخص کے تحفظ اور بقائے باہمی کے جذبہ کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمات کا تیسرا زریں پہلو فروغِ علم ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ نے تحریک منہاج القران انٹرنیشنل کی بنیاد ''علم وحکمت'' اور ''خیراً کثیراً'' پر استوار کی۔ علم کا فروغ تحریک کی وہ بنیاد ہے کہ جس پر منہاج القران کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی دانست میں نہ صرف وطن عزیز پاکستان بلکہ ساری دنیا میں تحفظِ اسلام، بقائے باہمی اور امن اجتماعی کا واحد حل

تعلیمِ عامہ کے ذریعے لوگوں میں پیار، محبت، اخوت اور بھائی چارے کے فروغ میں مضمر ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے شیخ الاسلام کے لئے ملک عزیز میں بنیادی سطح پر ایسے تعلیمی اداروں کے قیام کا عمل ناگزیر تھا کہ جس کے اندر پیار، محبت اور سب انسانوں کے لئے امن اور سلامتی کا درس دیا جاتا ہو۔ سکولوں اور مدرسوں میں رائج روایتی نصاب تعلیم کی بجائے ایک ایسے جدید نصاب کو متعارف کرانے کی ضرورت تھی کہ جو طالب علموں میں گروہی، طبقاتی، مسلکی سوچوں اور قدامت پسندی، (Conservatism) تعصب اور تنگ نظری کے رجحانات کی بجائے آفاقی، روحانی، ملی، اجتماعی، اجتہادی اور سائنسی نظریات اجاگر کرنے کا حامل ہو۔ جو اُن میں فراخدلی، رواداری، کشادہ دلی اور وسیع النظری پر مبنی احساسات اور جذبات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک ہمہ جہتی شخصیت ہیں، ان کی خدماتِ جلیلہ کا دائرہ کار بہت وسیع ہے

اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے آپ نے اپنے ہاں زیر تعلیم طالب علموں کی خصوصی تربیت فرمائی اور ان کے اندر پنہاں انسانی اقدار (Human Values) کو اجاگر کرنے پر توجہ فرمائی۔ مینجمنٹ سیاسیات، روحانیات، اقتصادیات، قانونیات، عصریات اور دین سے متعلق سائنسی مضامین عصری تقاضوں کے مطابق خود پڑھائے اور اُن کی عملی تربیت دی۔ شیخ الاسلام علم کی دنیا میں بین الاقوامی سطح پر ایک نابغہ ٔروزگار کی حیثیت سے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علاوہ امریکہ اور یورپ کی معروف یونیورسٹیوں میں اسلام اور امن عالم کے موضوعات کے حوالے سے ان کی ایک منفرد علمی پہچان ہے۔ امن عالم کے لئے ان کی مساعی جمیلہ کو ساری دنیا میں سراہا جارہا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری پیار، محبت، تحمل، برداشت اور فروغِ علم کے ذریعے بقائے باہمی اور امنِ عالم کے قیام میں یقین رکھتے ہیں۔ بنا بریں اپنے مشن کی بنیاد بھی آپ نے دعوت الی الخیر، تعلق باللہ، ربط رسالت، محبت، تعظیم رسول ﷺ، رجوع الی القرآن، فروغِ روحانیت و تصوف، اصلاحِ احوال، اتحاد اور تعلیماتِ اسلامی کی حقیقی روح سے امت مسلمہ کے نوجوانوں کو آگہی اور بیداری شعور کے زیور سے آراستہ کرنے پر رکھی۔ آپ کے مشن کے فکری اور نظریاتی امتیازات میں جامعیت، خالصیت، صالحیت، انقلابیت اور آفاقیت کے بنیادی جوہر نمایاں ہیں۔

۴۔ فلاحِ عامہ کے لیے شیخ الاسلام کی خدمات

دنیا میں بقائے باہمی اور قیامِ امن کے لیے انسان کو غم سے نجات دلانا ناگزیر ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ تحریک کے شعبہ منہاج ویلفیئر فاونڈیشن کے قیام کا مقصد نوعِ انسانی سے بلا تمیز رنگ، نسل، زبان اور مذہب ہمدردی کے جذبات کو فروغ دینا ہے۔ یہ باہمی رواداری، بھائی چارے، اخوت اور مساوات کی فضا قائم کرنے اور تمام طبقات کو ساتھ لے کر ایک حقیقی اسلامی فلاحی معاشرے کی تشکیل کے لیے عملی جدوجہد ہے۔ علم، صحت اور فلاح عام کے میدان میں منہاج ویلفیئر فاونڈیشن کے کارنامے لازوال اور بے مثال ہیں۔ بہت وسیع پیمانے پر زلزلہ زدگان اور سیلاب سے تباہ ہونے والے خاندانوں کی بحالی کے منصوبوں کی تکمیل، ہر سال بے سہارا یتیم بچیوں کی اجتماعی شادیوں کے منصوبے اور لاہور میں یتیم اور بے سہارا بچوں کی کفالت اور تعلیم اور تربیت کے لئے ایک عظیم الشان کمپلیکس ''آغوش'' کی تعمیر نبی اکرم ﷺ کا تحریک منہاج القران پر براہ راست وہ فیضان ہے جس کو شیخ الاسلام نے نبی محتشم ﷺ کے خاص احسان سے تعبیر کیا ہے۔

> شیخ الاسلام کی آواز چہار دانگ عالم
> میں گونج رہی ہے کہ مسلمانوں
> درِ رسول ﷺ کے ہو جاؤ، یہیں سے
> نجات اور خیرات ملے گی

منہاج القران انٹرنیشنل کے تحت دنیا کے 100 ممالک کے لاتعداد مراکز اور مرکزی سطح پر قائم تحریک کے بیسیوں شعبہ جات، انتہائی منظم اور باصلاحیت تنظیمات اور ان کے تحت متعدد فورمز نہایت کامیابی سے ملک عزیز پاکستان اور دنیا بھر میں تحریک منہاج القران کے لاکھوں رفقاء وابستگان ہمہ وقت اسلامی اقدار کے تحفظ، بقائے باہمی اور قیامِ امن کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں، برکتیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خصوصی توجہات و عنایات اسلام کے اس بطلِ جلیل یگانۂ روزگار پر نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے کہ آج کے دور میں وہ نجات دہندہ ہیں اس لئے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں محبت و ادبِ مصطفی ﷺ میں گندھی ہوئی اُن کی تعلیمات ہی کے ذریعے نہ صرف بقائے باہمی اور قیامِ امن کا خواب ممکن ہو گا بلکہ دہشت گردی وانتہا پسندی کا بھی حقیقی معنی میں سدِّباب ہو سکے گا۔

یورپ میں نوجوانوں کی تربیت

محمد اقبال فانی (صدر منہاج سکالرز فورم یورپ)

نوجوان امتِ مسلمہ کا قیمتی سرمایہ ہیں، اِنھیں تعلیم و تربیت کے عمل سے گزار کر خیر و فلاح اور تعمیر و ترقی کے کاموں میں مصروف کیا جائے تو یہ ایک نعمت ہیں اور اگر عدمِ تربیت کے سبب یہ شر و فساد کے رنگ میں رنگ جائیں تو انتہائی مفسد و نقصان دہ ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے نوجوانوں کو اپنی خاص توجہات کا مرکز بنایا، ان کی تربیت کی اور ان پر اعتماد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخِ اسلام میں نوجوانوں نے اسلام کی بہترین نمائندگی کی اور اخلاقی بلندی و عظمتِ اسلام کا پیغام مستقبل میں آنے والی نسلوں اور قوموں تک پہنچا دیا۔

دورِ حاضر اپنے دامن میں ایسی اجنبیت رکھتا ہے جس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی، اس لیے عہدِ حاضر کا جوان بہت سے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ بقول قلندرِ لاہوری:

عصرِ ما مارا ز ما بیگانہ کرد
از جمالِ مصطفی بیگانہ کرد

یورپ میں مسلمانوں کا قومی تشخص مذہب کی بدولت قائم ہے، مگر موجودہ دور میں مغربی تمدن کے وضع کردہ مادی نظامِ حیات کے غلبہ و تسلط اور ''جدید مغربی روشن خیالی'' کے تصور

نے تہذیب و روایات کا مضبوط نظام تہہ و بالا کر دیا ہے، جس کی وجہ سے انسانی فکر کئی معنوی تبدیلیوں سے گزر رہی ہے، جس سے اپنی مضبوط فکری روایت سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ مسلم نوجوان متاثر ہو رہا ہے۔

انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب کی وجہ سے فلسفۂ مادیت ابھرا اور پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ایک طرف دینی، اخلاقی اور روحانی قدریں لپیٹی جانے لگیں تو دوسری طرف تحریکِ استشراق کے ذریعے اسلام کے بنیادی معتقدات پر کاری ضرب لگانے کا سلسلہ جاری کر دیا گیا۔ ایسا پیچیدہ ماحول یورپ میں مقیم نوجوانوں میں خالص مادہ پرستانہ (Materialistic) طرزِ زندگی کی وجہ سے شناختی بحران (Identity Crisis)، تشکیک (Doubts)، التباسات (Confusions) اور میڈیا وار (Media War) کی وجہ سے دین سے بیزاری لے کر آیا۔ آج اکثر جدید ذہن حیران و پریشان ہے۔ یہ ایک ایسا دور ہے جس کے بارے میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَدَعُ الحَلِيمَ حَيرَانَ۔ (المعجم الأوسط ۲: ۶۵)

''حلیم الطبع نوجوان کو بھی حیران (کنفیوز) کر دے۔''

ا۔ یورپ میں مقیم مسلمان نوجوانوں کے تصورات و خیالات کی تطہیر میں منہاج القرآن کا کردار

تعلیم و تربیت ایک مسلسل عمل ہے مگر یورپ میں مسلمانوں کی ہجرت کے بعد معاشی مشکلات، والدین کے خود تعلیم و تربیت سے بے بہرہ ہونے، اسلامی اداروں کی کمی، تربیت میں سختی، مادری یا قومی زبان میں نصاب کی عدم دستیابی، تربیت کو مذہبی فریضہ نہ سمجھنے اور بری صحبتوں کی وجہ سے پہلی نسل (First Generation) خاص طور پر اس کی کمی کا شکار رہی اور جوانوں کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، دینی، عقلی، نفسیاتی اور معاشرتی تربیت کے فریضے کی ادائیگی میں کسی حد تک غفلت، کوتاہی اور لاپرواہی برتی گئی۔ تکثیری لادین معاشرے میں مناسب تربیت کے فقدان کی وجہ سے نوجوانوں کے رجحانات بھی سیکولر، لبرل یا جدت پسندانہ ہوگئے ہیں۔ اس وقت یورپین مخلوط معاشرے میں اور تشکیک و الحاد کی فضا، مادی ترقی اور فحاشی و عریانی کے امڈتے سیلاب میں تین طرح کے اذہان پروان پڑھ رہے ہیں اور تین طرح کے ذہنی سانچے تیار ہو رہے ہیں:

ا۔ وہ نوجوان جو مضبوط و متعدل علمی و فکری روایت سے جڑے ہوئے ہیں۔

۲۔ وہ نوجوان جو الحاد و دہریت کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔

۳۔ وہ نوجوان جو دونوں رجحانات کے مابین ابھی تک حیران و پریشان ہیں۔

یورپ میں مقیم مذکورہ اذہان کی تربیت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور منہاج القرآن انٹر نیشنل نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس لیے کہ تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ ہر صدی میں ایسی کوئی نہ کوئی شخصیت الوہی اہتمام سے میسر آتی رہی جو مسلمانانِ عالم کو تازگی و فرحت اور احیاء و تجدید سے ہمکنار کرتی رہی۔ منہاج القرآن کی قیادت وسیادت کی یہ خوبی ہے کہ وہ نم زدہ مٹی نہ صرف تلاشتی ہے بلکہ اسے تعلیم و تربیت کے پانیوں میں گوندھ کر پھر زرخیزی و پیداوار کے قابل بنادیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں پروان چڑھنے والے نوجوانوں کے دلوں میں عشقِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ کے ایسے چراغ روشن کیے جارہے ہیں جو انہیں مادیت کی ظلمتوں، انحراف کے اندھیروں اور التباس کی دبیز تہوں سے نکال کر ایمان کی شاہراہ پر گامزن کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی رہنمائی اور ہدایت کی روشنی میں منہاج القرآن انٹر نیشنل یورپ نے اس پُر فتن دور میں اصلاحِ احوالِ امت اور تعمیرِ جوانانِ ملت کے لیے جہاں اپنے حلقاتِ تربیت، مطالعاتی مجالس (Study Circles)، محافل ذکر و فکر، دینی و علمی مذاکرات اور سلسلہ ہائے دروسِ قرآن وسنت سے یورپ میں نوجوانوں کو عملی و اعتقادی، علمی و فکری اور اخلاقی و روحانی طور پر مضبوط کیا ہے، نوجوانوں کو جذباتی، اخلاقی، روحانی اور نظریاتی طور پر نہ صرف اپنی پہچان دی ہے بلکہ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو نکھار کر انہیں معاشرے کے دوسرے افراد کی رہنمائی کے قابل بنایا ہے۔

اسی طرح ملحدانہ نظریات کا شکار ہونے والے نوجوانوں کی واپسی کے لیے بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے طویل مجالسِ علم منعقد کرکے ان کے تمام سوالات کا مبسوط جواب دیا ہے اور انہیں از سرِ نو دین کی دعوت دی ہے۔ اسی طرح وہ نوجوان جو کہ جادہِ حق پر گامزن رہنے کی بجائے تردّد و تحیر کی وادیوں میں ہچکولے کھاتا رہتا ہے، کبھی حق کو پہچان کر اس پر مطمئن اور گامزن ہو جاتا ہے اور کبھی بدی کی راہ پر یوں پھسل جاتا ہے کہ اچانک اس پر ہر طرف سے بُرائی کے دروازے کھل جاتے ہیں، اِس کے عقیدے میں شک، رویے میں اِنحراف اور عمل میں فساد پیدا ہو جاتا ہے، ان کو مستقل صالح صحبت اور پے در پے تربیت دینے کے لیے بھی منہاج القرآن کے مراکز پر مسلسل مجالس کا اہتمام ہوتا رہتا ہے تاکہ وہ طالع سنگتوں سے بچ کر راہِ حق پر اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔ بالخصوص نوجوانوں کی فکری ضروریات کی تکمیل اور منفی سماجی کنٹرول سے بچاؤ کے لیے منہاج یوتھ لیگ اور منہاج سسٹر لیگ ہر وقت متحرک رہتے ہیں۔

۲۔ اعتقادی فتنوں کے سدِّباب میں

منہاج القرآن کا کردار

اس وقت یورپ میں مقیم مسلمانوں کو دو قسم کے دینی و اعتقادی فتنوں سے حفاظت درکار ہے:

۱۔ ایسے اعتقادی فتنے جو مسلمان ممالک میں پیدا ہوئے اور لوگوں کے ساتھ ہجرت کر کے یورپ میں منتقل ہوئے، جیسے فتنہ قادیانیت، فتنہ ناصبیت ورافضیت، فتنہ تکفیریت وخارجیت اور فتنہ انکارِ حدیث وغیرہ

۲۔ ایسے اعتقادی فتنے جو خالصتاً یورپ کی سرزمینوں پر پیدا ہوئے، جیسے فتنہ الحاد، فتنہ گستاخیِ رسالتِ مآب ﷺ، فتنہ انکارِ مذہب، فتنہ توہینِ قرآن اور فتنہ توہینِ امہات المؤمنین وغیرہ

نوجوان ذہن ان دونوں قسموں کے فتنوں سے شدید اضطراب میں گم ہے۔ یورپ کے نوجوان کا مسئلہ نہ نور و بشر اور حاضر و ناظر کی مباحث ہیں، نہ افضیلت و مفضولیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نہ ہی شیعہ سنی اور حنفی و شافعی فقہی اختلاف ہے۔ اس کا مسئلہ صرف اپنے دینی تشخص کی بحالی اور اپنے عقیدہ و ایمان کی حفاظت ہے۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے منہاج القرآن کی دعوت کو ہر قسم کی فروعی و مسلکی اور فرقہ پرستانہ چھاپ سے پاک رکھا، اہلِ سنت کی پہچان قائم کی اور صرف اور صرف قرآن و سنت کو اپنی دعوت کا مرکز بنایا تاکہ مخاطبین شکوک و شبہات سے پاک اذہان کے ساتھ قرآن و سنت کے علوم سے اپنی زندگیوں کو مزین کر سکیں۔ منہاج القرآن کے معتدل طرزِ تبلیغ، ٹھوس علمی و عقلی استدلال اور جاندار اعتقادی و ایمانی حفاظت کے لیے کی جانے والی کاوشوں کے نتیجہ میں اس وقت ہزارہا نوجوانوں کی زندگیاں سنور رہی ہیں۔

عقیدہ و ایمان کے تحفظ کے لیے منہاج القرآن کی مساعی مذہبی تشخص، سماجی انفرادیت، خاندانی روایت، اخلاقی کمال، فجور و تقویٰ کی تمیز کو اجاگر کرنے کے ساتھ نوجوان نسل میں اپنی تہذیب و ثقافت کے رنگ منتقل کرنے پر بھی مشتمل ہے۔ اس لیے کہ جب کوئی قوم اپنی تہذیب سے محروم ہو جاتی ہے اور تمدن و ثقافت کے میدان میں دریوزہ گری پر اُتر آتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اپنے فکر و عقیدہ سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ منہاج القرآن محض ایک فکر نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی تہذیب، اسلامی طرزِ حیات اور پرانی اقدار کی محافظ تحریک ہے۔ یورپ کے سماجی ماحول اور تکثیری معاشرے میں عام مسلمانوں کی بالعموم اور نوجوانوں کی بالخصوص

اعتقادی وایمانی، اخلاقی وروحانی، فکری و نظریاتی اور علمی و عملی اصلاح کے لیے منہاج القرآن جامع پروگرام رکھتا ہے۔

۳۔ یورپ میں عقائد صحیحہ کے فروغ کے لیے منہاج القرآن کی سرگرمیاں

عقیدہ ہی ایک مسلمان کو دیگر انسانوں سے ممیز و ممتاز کرتا ہے۔ عقیدہ و عمل انسانی زندگی کے دو اساسی دائرے ہیں۔ عقیدہ؛ عمل کی بنیاد ہے، درست عقیدہ درست عمل کو جنم دیتا ہے اور گمراہ عقیدہ بد عملی کی بنیاد بنتا ہے۔ عقیدہ ہی ایک مسلمان کو دیگر انسانوں سے ممیز و ممتاز کرتا ہے۔ لہذا منہاج القرآن کی تربیت کا پہلا مرحلہ عقیدہ وایمان کی پختگی ہے۔ دیارِ غیر میں ملی بقا اور اعتقادی و دینی تحفظ کے لیے منہاج القرآن کے پلیٹ فام سے درج ذیل اسباب مہیا کیے جاتے ہیں:

(۱) اصول الدین والدعوہ کورس

مسلمانانِ یورپ کی دینی ضرورتوں کو فوری پورا کرنے کے لیے یہ کورس شیخ الاسلام کے حکم پر ترتیب دیا گیا ہے تاکہ دردمند مسلمان اور متحرک داعی پیدا کیے جاسکیں۔ یہ کورس پانچ مضامین پر مشتمل ہے، جن میں عقیدہ، فقہ، تصوف، تجوید و قرأت اور تحریک شامل ہیں۔ اس کورس کے تین لیول اور 90 لیکچرز ہیں اور ہر لیکچر دو گھنٹے کا ہے۔ اس وقت منہاج ویمن لیگ یورپ کے پلیٹ فارم سے سیکڑوں خواتین اس کورس کے ذریعے دین سیکھ رہی ہیں۔ اسی طرح منہاج یوتھ لیگ، منہاج سسٹرز، یورپ میں منہاج سکولز اور ایگزیکٹو اور شوریٰ کے ممبران بھی اس کورس کے ذریعے دین سیکھ رہے ہیں۔ اس کورس کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- بنیادی عقائد سے روشناس کرانا اور عقیدہ صحیحہ کا فروغ۔
- شریعت کے اوامر و نواہی کی پابندی سے آگاہ کرنا۔
- طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عائلی و مالی معاملات کو بالتفصیل پڑھانا اور ان کی عملی اہمیت و ناگزیریت سے آگاہ کرنا۔
- اَخلاقِ حسنہ اور اَخلاقِ سیئہ سے آگاہ کرنا اور معاشرتی زندگی میں اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد پیدا کرنا۔
- تجدید و اِحیاء دین اور اِصلاحِ اَحوالِ اُمت کے عظیم مشن سے آگاہ کرنا۔
- علمی پختگی، اَخلاقی بالیدگی اور فکری واضحیت دینا۔
- جدید دور کے تقاضوں کے مطابق leadership skills پیدا کرنا۔

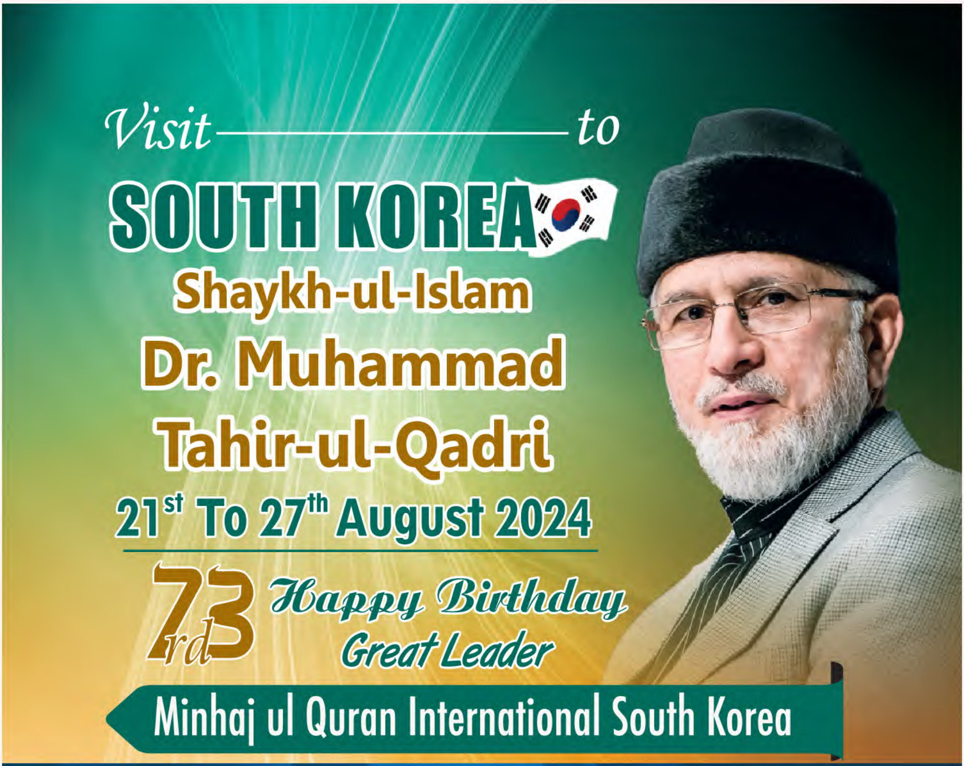
Visit to
SOUTH KOREA
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad
Tahir-ul-Qadri
21st To 27th August 2024
73rd Happy Birthday
Great Leader
Minhaj ul Quran International South Korea

Welcome to JAPAN
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
28th August To
03rd September 2024
73rd Happy Birthday
Minhaj ul Quran International Japan

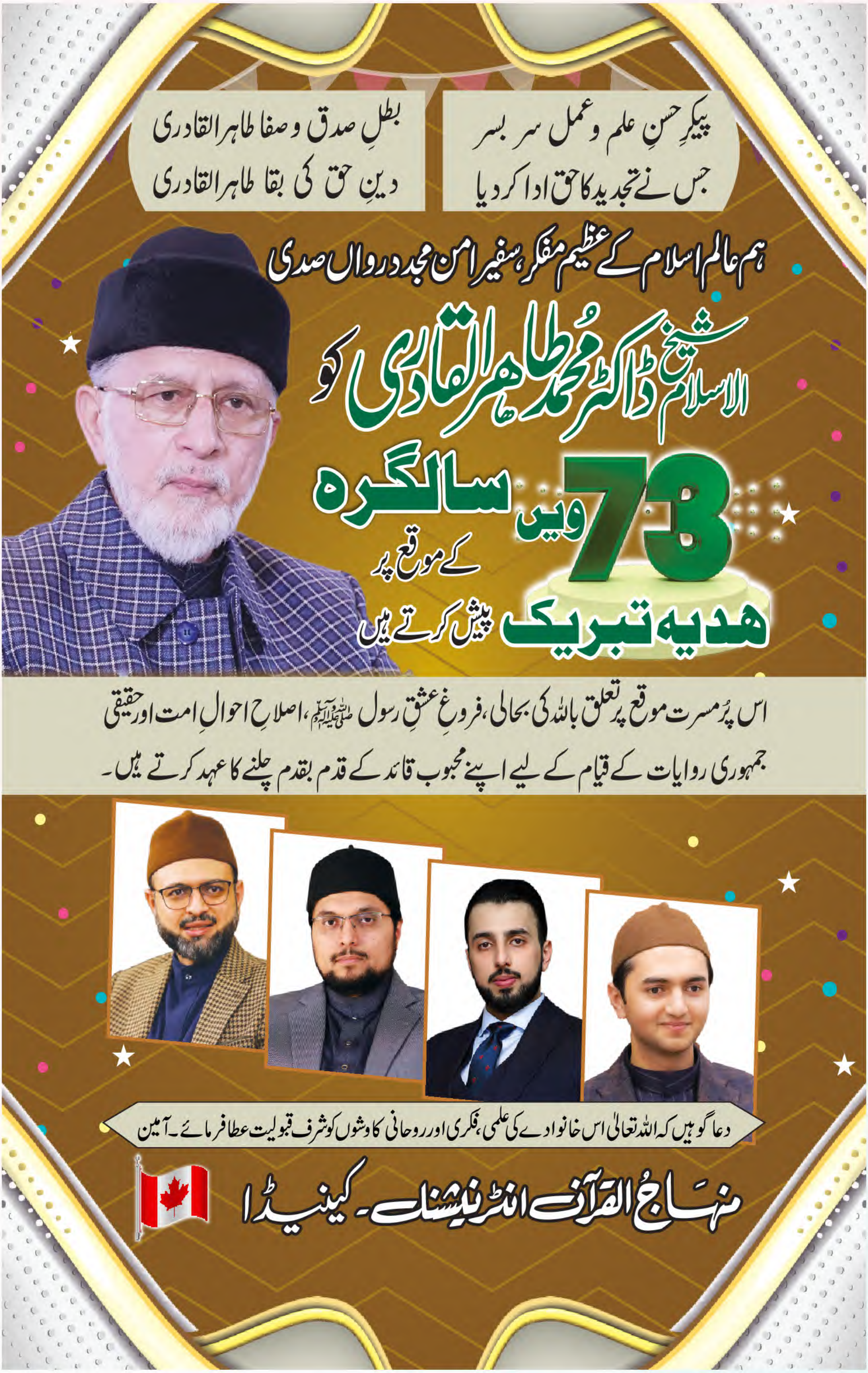
پیکرِ حسن علم و عمل سر بسر
جس نے تجدید کا حق ادا کر دیا
بطلِ صدق و صفا طاہرالقادری
دینِ حق کی بقا طاہرالقادری
ہم عالم اسلام کے عظیم مفکر، سفیر امن مجدد رواں صدی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو
73 ویں سالگرہ
کے موقع پر
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
اس پُرمسرت موقع پر تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ رسول ﷺ، اصلاحِ احوالِ امت اور حقیقی جمہوری روایات کے قیام کے لیے اپنے محبوب قائد کے قدم بقدم چلنے کا عہد کرتے ہیں۔
دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خانوادے کی علمی، فکری اور روحانی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین
منہاج القرآن انٹرنیشنل۔ کینیڈا

(۲) درسِ نظامی کورس

یورپ میں مسلمانوں کی علمی و دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے طویل المیعاد کورسز کے ذریعے ایسے علماء پیدا کرنا ناگزیر ہے جو مستقبل کی دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے منہاج یورپین کونسل اور منہاج سکالرز فورم کی مشترکہ کاوش سے منہاج یونیورسٹی کے الحاق کے ذریعے یورپ کے کئی ممالک میں باقاعدہ درسِ نظامی پڑھایا جارہا ہے تاکہ ایسے علماء پیدا کیے جاسکیں جو لوکل زبانوں میں مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کی حفاظت کے لیے اپنا کردار ادا کرسکیں۔ ڈنمارک، ناروے، فرانس، سویڈن، اٹلی، جرمنی، سپین، یونان میں اس وقت سیکڑوں طلبہ اس کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کررہے ہیں۔ درس نظامی کے تینوں درجوں (الشہادۃ الثانویہ، الشہادۃ العالیہ اور الشہادہ العالمیہ) میں تدریس جاری ہے۔ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ نہ صرف لوکل زبانوں میں فروغِ دین کے لیے کوشاں ہیں بلکہ ان زبانوں میں اسلامی لٹریچر بھی تیار کررہے ہیں اور شیخ الاسلام کی کتب کے تراجم بھی کررہے ہیں۔

(۳) منہاج سکولز

یورپ کے تمام ممالک میں منہاج القرآن کے جتنے بھی مراکز ہیں ان سب پر بچوں کی تعلیم وتربیت کا بھرپور نظام ’’منہاج سکولز‘‘ کی شکل میں موجود ہے۔ تمام منہاج سکولز ’’منہاج ایجوکیشن بورڈ یورپ‘‘ (MEBE) سے ملحق ہیں۔ یکساں نصابِ تعلیم کے ذریعے قرآن مجید، تجوید، اسلامیات، اردو، اخلاقیات، فقہ، المنہاج السوی اور مختلف سورتوں کی تفسیر پڑھائی جارہی ہے۔ اس وقت عربی کے بعد اردو وہ واحد زبان ہے جس میں سب سے زیادہ اسلامی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اور شیخ الاسلام کی اکثر کتب بھی اردو زبان میں ہیں۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر مسلمان طلبہ کو یورپ میں اردو زبان سے آشنا کردیا جائے تو یہ دراصل انہیں تمام اردو کتب تک رسائی دینا ہوگا۔ اگر زندگی میں کبھی وہ عقیدہ وایمان کی بابت کسی الجھن کا شکار ہوں گے تو اردو کتب ان کی رہنمائی کے لیے موجود ہوں گی۔

(۴) الھدایہ کیمپ

نائن الیون (11 / 9) کے دنیا پر بہت گہرے اور وسیع اثرات مرتب ہوئے، پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف تفریق اور اسلاموفوبیا ابھر کر سامنے آیا۔ مختلف ممالک میں وار آن ٹیرر (War on Terror) کے نام پر جتنی بھی قانون سازی کی گئی اس کا ہدف اسلام اور مسلمان تھے۔ ایک خوف کی فضا پیدا کرکے اسلام اور مسلمانوں پر انگلیاں اٹھائی گئیں، اسے اسلام اور مغرب کی جنگ بنا کر

خوب میڈیا ٹرائل کیا گیا۔ اس جنگ کا اثر انفرادی سطح پر بھی ہوا اور اجتماعی پر بھی، مسلمان ممالک پر بھی ہوا اور مسلمان افراد پر بھی۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان نوجوان طبقہ کے ذہن میں حقانیتِ اسلام کے بارے میں یہ سوالات جنم لینے لگے کہ کیا اسلام امن کا دین ہے۔۔۔؟ اسلام کا تصورِ جہاد کیا ہے۔۔۔؟ کیا دہشت گردی اور خود کش حملے جائز ہیں۔۔۔؟ کیا خود کش حملہ آور مسلمان ہیں۔۔۔؟ کیا بے گناہ مسلم یا غیر مسلم کا قتل یا ایذا رسانی جائز ہے؟ الغرض اس طرح کے کئی سوالات مسلم ذہن کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ ان نامساعد حالات میں ضروری تھا کہ مغرب کے سامنے اسلامی تعلیمات کا مقدمہ صحیح انداز میں پیش کیا جائے اور تعلیماتِ اسلام پر جو گرد ڈالی جا رہی ہے اسے جھاڑ کر تعلیماتِ دین کا ستھرا، شفاف اور واضح چہرہ دنیا کے سامنے بالعموم اور مسلم نوجوان طبقے کے سامنے بالخصوص پیش کیا جائے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل یورپ میں سابقہ اڑھائی دہائیوں سے ان اہم ملی و بین الاقوامی ایشوز کے ضمن میں نوجوانوں میں شعور اجاگر کرنے کے لیے الھدایہ پراجیکٹس کا اہتمام کرتا آرہا ہے۔ الھدایہ کیمپ کا مقصد مادیت پرستی، انتہا پسندی، فرقہ واریت اور اسلاموفوبیا جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے نوجوانوں کو فکری اعتبار سے واضحیت دینا اور یورپ و برطانیہ میں مقیم مسلم فیملیز اور نوجوانوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اُنہیں عصری چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی گائیڈ لائن مہیا کرنا ہے۔ اب تک ہزارہا نوجوان الھدایہ پراجیکٹس کے ذریعے اپنی فکری الجھنوں کا حل تلاش کر چکے ہیں اور اب بھی نئے نئے موضوعات کے ساتھ ان کیمپس کا اہتمام ہوتا آرہا ہے۔

مزید تفصیلات ان سائٹس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

https://www.al-hidayah.co.uk

https://minhaj.org

(۵) النصیحہ کیمپ

النصیحہ کیمپ بنیادی طور پر اخلاص فی العمل، تزکیہ نفس، تصفیہ باطن، روحانی ترقی، اخلاقی کمال اور شخصیت سازی کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں، جس میں پورے خاندان شرکت کرتے ہیں اور مختلف اخلاقی و روحانی تربیت کا سامان انہیں مہیا کیا جاتا ہے۔ انسان کی طبیعت میں بنیادی طور پر دو طرح کے انحرافات پائے جاتے ہیں، کبھی وہ خالق کے حقوق کی بجاآوری سے انحراف کرتا ہے یعنی توحید کے باب میں عدمِ معرفت، عدم اطاعت، عدمِ خوف و خشیت، عدمِ توکل اور قنوطیت و اُمل کا شکار ہو جاتا ہے اور کبھی مخلوق کے حقوق کی بجاآوری سے انحراف کرتا ہے یعنی لوگوں کے خلاف اپنے دل میں غصہ، حسد،

کینہ، بدگمانی، تکبر، غیبت، بغض کو پال لیتا ہے اور اس کا نفس ریاء کاری، بخل، عجب و خود پسندی، بے صبری اور عزت و تعریف کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ ان باطنی بیماریوں سے نکالنے کے لیے مسلسل نصیحت کے عمل کو جاری رکھنے کے لیے منہاج القرآن النصیحہ کیمپ کا اہتمام کرتا ہے تاکہ نوجوان نسل کی صحیح راہ پر تربیت کی جاسکے۔

مزید تفصیلات ان سائٹس پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

https://minhaj.org

https://www.minhajsisters.com/english/tid/56709/An-Nasiha-series-by-Minhaj-Women-League-Norway.html

https://www.minhajsisters.com/english/tid/57465/An-Nasiha-Camp-2023-A-Transformative-Journey-with-Dr.-Ghazala-Hassan-Qadri.html

(۶) مطالعاتی مجالس (Study Circles)

مطالعاتی مجالس کا اہتمام خاص طور پر یوتھ لیگ کے نوجوانوں کے لیے ہفتہ وار بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یورپ میں مقیم نوجوانوں کے لمحاتِ فراغت کو مؤثر بنانا، اچھی سنگت پیدا کرنا، علم میں اضافہ کرنا اور مباحثہ وتدریس کی استطاعت پیدا کرنا ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے ایک کتاب یوتھ کے تمام نوجوانوں کے مطالعہ کے لیے متعین کر دی جاتی ہے، وہ سب اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اپنے نوٹس بناتے ہیں، بعد میں ایک دن متعین کر کے مختلف جوان مختلف ابواب کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ پھر پینل ڈسکشن ہوتی ہے اور جو ذہنی الجھنیں پیدا ہوتی ہے، ان کے جوابات منہاج یونیورسٹی فاضلین اور علماء سے لیے جاتے ہیں۔ ان مجالس میں نوجوانوں کی خاص دلچسپی ہوتی ہے اور یہ روایت سے ہٹ کر ایک خالص علمی کاوش ہوتی ہے۔

(۷) نفلی اعتکافات:

نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے یورپ میں منہاج القرآن کے مراکز پر رمضان المبارک میں بالخصوص اور دیگر چھٹیوں میں بالعموم اختتامِ ہفتہ (Weekend) پر دوروزہ نفلی اعتکافات کا اہتمام تسلسل سے کیا جاتا ہے۔ ان اعتکافات میں بنیادی عقائد و فرائض کی تدریس و تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے اور نماز روزہ کے ضروری مسائل یاد کروائے جاتے ہیں۔ ائمہ و فاضلین ان مجالس میں خاص طور پر شرکت کرتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطابات دکھائے جاتے ہیں۔ والدین بھی ان اعتکافات میں خصوصی دلچسپی لیتے ہیں، نوجوانوں کی اخلاقی وروحانی تعلیم وتربیت میں نفلی اعتکافات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ جس طرح نوجوانوں کے لیے نفلی اعتکافات کا اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح منہاج القرآن ویمن لیگ اور منہاج سسٹرز بھی ان اعتکافات کا اہتمام کرتی ہیں تاکہ مسلمان خواتین اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دیا جاسکے۔

(۸) سوال وجواب کی نشستیں

یورپ کے مخصوص ماحول میں سوشل، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی بدولت مسلمانوں کو نت نئے چیلنجز کا سامنا رہتا ہے۔ اس لیے کچھ مراکز پر پندرہ روزہ اور کچھ مراکز پر ماہانہ بنیادوں پر نوجوانوں کے لیے سوال وجواب کی نشستوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ ناروے میں سوال وجواب کی ان نشستوں کو ''امام کے ساتھ چائے'' (Te med Imamen) کا عنوان دیا جاتا ہے۔ جس میں نوجوان غیر روایتی اور دوستانہ ماحول میں کھل کر اپنے اپنے سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ یورپ میں منہاج القرآن نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے روایتی اور غیر روایتی ہر طریقہ استعمال کرتا ہے تاکہ تبلیغِ دین حق ادا ہو سکے۔ منہاج سسٹرز اور ویمن لیگ کے لیے بھی اس کا اہتمام ہوتا ہے۔

(۹) یوتھ لیگ مولد فیسٹیول

جہاں ایک طرف نوجوانانِ ملت کو اسلام اور نبی اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے آزادی اظہارِ رائے کی چھتری کے نیچے مغربی ذرائع ابلاغ اسلام اور شعائرِ اسلام کے خلاف، کبھی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی اور قرآن وسنت کے خلاف اور کبھی اسلامی حدود اور تعزیرات کے خلاف زہر افشانی کرتے رہتے ہیں اور بے جا الزام تراشی کے ذریعے ذہنی انتشار، شکوک وشبہات اور طبیعتوں میں ہیجان پیدا کرتے رہتے ہیں، وہاں دوسری طرف ایسے نوجوان بھی پیدا ہو چکے ہیں جو بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مادر پدر آزاد میڈیا کی ہلاکت آفرینی کے سامنے بند باندھنے کے لیے مسلم نوجوان کے دل میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی محبت کی شمع روشن کرنا ناگزیر ہے۔

یوتھ فیسٹیول یوتھ کو سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ سے جوڑنے کی ایک کاوش ہے۔ کیونکہ اگر نوجوان آقا کریم ﷺ سے جڑ جاتا ہے اور ان عشقِ رسول سے اس کا دل آباد ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔

(۱۰) منہاج سپورٹس کلب

معیاری تعلیم کے لیے جسم اور دماغ کی نشو ونما کو لازمی تصور کیا جاتا ہے۔ مختلف کھیل، آرٹ اور

دیگر فنونِ لطیفہ مزاج اور شخصیت میں ٹیم ورک، نظم وضبط، تعاونِ باہمی، اطاعتِ امیر، مقابلے اور مسابقت کی آبیاری کرتے ہیں۔ یورپ کے آزادانہ ماحول میں تعلیمی مصروفیات سے فراغت کے بعد نوجوانوں کو اگر کوئی مثبت مشغولیت نہ دی جائے تو امکانِ غالب یہی ہے کہ ان کا یہ وقت غیر ضروری بلکہ نقصان دہ مشاغل میں صرف ہوگا۔ اس لیے یورپ کے اکثر ممالک میں منہاج یوتھ لیگ کی باقاعدہ فٹ بال، کرکٹ، والی بال اور دیگر کھیلوں کی اپنی ٹیمیں ہیں۔ منہاج القرآن کے مراکز پر اور منہاج سکول کے طلبہ کے مابین بھی اکثر و بیشتر کھیلوں کی ترویج کی کوششیں جاری رہتی ہیں۔ یورپ کے کئی مراکز پر طلبہ کے لیے ٹیبل ٹینس اور روبوٹ گیمز کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے تاکہ نوجوانوں کو تفریح کے ساتھ ساتھ صاف ستھرے ماحول میں اچھی سنگتوں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع دیا جاسکے۔

۴۔ یورپ میں منہاج القرآن کا تربیتی نظام

منہاج القرآن کا تربیتی نظام آقا کریم ﷺ کے منہجِ تربیت پر قائم ہے، جس میں ایمان کے بعد کتابِ ہدٰی کی تعلیم ہے۔ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ، فَازْدَدْنَا بِهِ

(سنن ابن ماجہ، ۱: ۴۲، رقم الحدیث: ۶۱)

”ہم ایامِ شباب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، آپ ﷺ نے ہمیں ایمان سکھایا اور پھر اس کے بعد کتاب اللہ کی تعلیم دی جس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔“

ہمارے نظامِ تعلیم و تربیت میں ایمان بالقرآن کے بعد تلاوت و حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ تعلیم و تعلم اور تدبر و تفکر بالقرآن بھی شامل ہیں۔ کیوں کہ یہی وہ شاہِ کلید ہے جس سے حیاتِ انسانی کے تمام مقفل باب کھل جاتے ہیں، سربستہ رازوں سے پردہ اٹھتا ہے اور محدود عقلِ انسانی کو جِلا مل جاتی ہے۔

منہاج القرآن کے تمام مراکز پر روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ بنیادوں پر تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس وقت عرفان القرآن یورپ کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو کر عوام الناس تک پہنچ چکا ہے اور کچھ ممالک میں نشر و اشاعت کے مراحل میں ہے۔

☆ تدریسِ قرآن کے ساتھ ساتھ، حدیث اور فقہ و تصوف کی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے کہ تاکہ جہاں ایک طرف جہانِ علم آباد ہو وہیں دوسری طرف جبینیں حسنِ بندگی سے روشن اور دلِ نورِ ایمان سے مزین ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں المنہاج السوی، طہارت اور نماز، سلوک و تصوف

کا عملی دستور اور تذکرے اور صحبتیں نوجوانوں کا بنیادی نصاب ہے۔ یوتھ لیگ کا ہر نوجوان ہر وقت ان کتب کے مطالعہ کا اہتمام کرتے ہیں اور کئی کئی بار ان کی ورق گردانی کرتے ہیں تاکہ صحبت کے فیوض و برکات کو محفوظ رکھ سکیں۔

☆ آج منہاج القرآن یورپ میں عقیدہ اہلِ سنت کی مستند پہچان ہے۔ ہفتہ وار محافلِ ذکر و فکر ہوں یا حلقاتِ درود و سلام ہوں۔۔۔ پندرہ روزہ مطالعاتی مجالس ہوں یا النصیحہ کیمپ ہوں۔۔۔ ماہانہ دروسِ قرآن وسنت ہوں یا تذکارِ اولیاء کی شامیں اور سالانہ الہدایہ کیمپ ہوں۔۔۔ منہاج القرآن کی دعوت و تربیت کا نور جس طرح بچوں پر برس رہا ہے اسی طرح بزرگوں، جوانوں، بیٹیوں اور بہنوں پر بھی برس رہا ہے۔ زندگیاں بدل رہی ہیں، پردیسیوں میں اسلام کا دیس آباد ہو رہا ہے۔ تشکیک والتباس دم توڑ رہے ہیں۔ ساقی منہاج القرآن کی نگاہیں تزکیہ کا جام پلا رہی ہیں اور دروس وخطابات تعلیم وحکمت کے موتی لٹا رہے ہیں۔ جس نے دامن تھاما اس کا دامنِ مراد بھر گیا، جس نے سماعت کیا، وہ دانا ہوا، جس نے دیکھا وہ دیوانہ بنا۔

غنیمت جان لے جتنی ملی ہے
کہ میخانہ کھلا ہے کوئی کوئی!

۵۔ معاشرتی مسائل کی رہنمائی میں منہاج القرآن کا کردار

عوام الناس معاشرتی ماحول سے اثر قبول کرتے ہیں۔ اگر معاشرے میں اچھائی غالب ہو تو نوجوان اچھے اخلاق اور کردار کے مالک بنتے ہیں اور اگر معاشرہ برائی میں مبتلا ہو تو بچے اور جوان بری عادات اپنا لیتے ہیں۔ یورپین معاشرے میں وحی اِلٰہی کے فیض سے محرومی، اخلاق باختگی، اعتدال و توازن کی کمی، دینی تعلیم و تربیت کے فقدان اور گلوبلائزیشن کے ملحدانہ اثرات کی وجہ سے جہاں دینی زندگی کا توازن بگڑا ہے، وہیں معاشرتی اور معاشی زندگی بھی شدید متاثر ہوئی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں منہاج القرآن کی خدمات درج ذیل ہیں:

(۱) بین المذاہب ہم آہنگی کا فروغ

قرآن مجید نے ''لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ'' اور ''قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ'' کے حکم کے نزول کے ساتھ مذہبی آزادی اور نظریاتی اختلاف کے تصور کو قبول کر کے اقوامِ عالم کو یہ پیغام دیا ہے کہ اسلام ہر اعتبار سے ہم آہنگی، مذہبی آزادی اور یگانگت کا داعی ہے اور پوری انسانیت کو مابہ الاتفاق پہلوؤں پر مجتمع کرنے کا عزم رکھتا ہے اور بلاجواز لڑنے اور فساد برپا کرنے کی تائید

نہیں کرتا، بلکہ امن واستحکام کے ساتھ باہمی اعتماد قائم رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنے کا مدعی ہے اور معاہداتِ صلح وامن کی پیشکش کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے کے لیے ”نظامت بین المذاہب تعلقات“ کو تشکیل دیا گیا ہے۔ اس نظامت کا بنیادی مقصد مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنا ان کی مذہبی وثقافتی تقاریب میں شریک ہو کر انہیں اسلام کے تصور امن و محبت، اخوت و بھائی چارے، انسانی اقدار کی عظمت اور احترام انسانیت کے عظیم تصور سے روشناس کرانا ہے۔ یورپ میں بقاءِ باہمی کے اس تصور کو نوجوانانِ ملت میں اجاگر کرنے کے لیے ”پیس اینڈ انٹیگریشن کونسل“ مسلسل مصروفِ عمل ہے، جس کے تحت مختلف مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ مل کر سیمینارز کا اہتمام کرنا، مشترکات کو اجاگر کرنا اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو سمجھنے کی کوشش کرنا شامل ہے۔ اس کونسل کے زیرِاہتمام منہاج القرآن کے نوجوان ہر سطح پر مصروفِ عمل ہیں۔

(۲) گھریلو کشیدگیوں میں رہنمائی

انسان معاشرت پسند ہے اس لیے اجتماعی زندگی سے لگاؤ رکھتا ہے اور سماج سے کٹ کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ اجتماعی عمرانی حیات کی بنیادی اکائی خاندان ہے، جو زوجین کے معاہدہِ نکاح کی صورت میں وجود میں آتا ہے۔ مگر یورپی معاشرے کی ساخت میں خاندانی اور اخلاقی اقدار زوال پذیری کا شکار ہیں۔ کیونکہ یہاں بیوی بھی کماتی ہے، اس لیے وہ اپنے آپ کو شوہر کے تابع اور محتاج تصور نہیں کرتی اور ایک خاص حد سے آگے اس کی بات کو گوارا نہیں کرتی جس کی وجہ سے کئی بار بہت جلد معاملات طلاق تک جا پہنچتے ہیں۔

اس صورت حال میں خاندانی نظام کی بقا کے لیے منہاج مصالحتی کونسل اور ”منہاج پیس اینڈ انٹیگریشن کونسل“ مسلسل اپنی خدمات سرانجام دیتی رہتی ہے۔ اب اس کونسل کی خدمات کا دائرہ کار دیگر مذاہب کے پیروکاروں تک پھیل چکا ہے۔ نوجوانوں کی عائلی مسائل کے حل کے لیے انفرادی مصالحتی کوششوں کے علاوہ مختلف سماجی کورسز بھی کروائے جاتے ہیں، جن میں منگنی، نکاح، طلاق کے متعلق بنیادی رہنمائی، والدین کی ذمہ داریاں، میاں بیوی کے حقوق، منفی سماجی کنٹرول سے بچنے کے طریقے اور تربیتِ اولاد وغیرہ سے متعلق کورسز شامل ہیں۔

(۳) بری صحبتوں سے بچاؤ کی کوششیں

یہ دورِ فتن ہے جس میں صحبت کا تصور بدل گیا ہے، سوشل میڈیا غیر اقداری (Value Neutral) ہے،اس کی صحبت ہر ایک کو متاثر کر رہی ہے۔انسان کے عقیدہ وایمان اور افکار و نظریات ظاہری و باطنی حملوں کی زد میں ہیں۔ذرائع ابلاغ کی ترقی اور برقی جالوں نے ایک سکرین پر خیر اور شر کو جمع کر دیا ہے۔ایک زاویہ پر یہ انسانی ترقی ہے تو دوسری زاویے پر تباہی۔ایک پہلو سے صالح سنگت میسر ہے تو دوسرے پہلو سے صحبتِ بد بھی۔اب ہر بچہ وبچی اور ہر بوڑھا و جوان بیک وقت اس اچھی اور بری صحبت کے ساتھ تنہائی میں ہیں۔اب ہر خلوت؛ جلوت میں اور تنہائی؛ صحبت میں بدل گئی ہے۔اس برقی صحبت کے اثراتِ بد سے بچاؤ صرف اور صرف نیک صحبت سے ہی ممکن ہے۔ صحبت کا توڑ صحبت سے ہی ہوگا، بری صحبت کے اثرات کا ازلہ اچھی صحبت کے اختیار کرنے سے ہوگا۔موجودہ دور میں نیک صحبت فرض ہو چکی ہے اس لیے شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

’’اگر آپ چاہتے ہیں بری صحبت کے اثرات سے زندگی بچ جائے اور ایمان محفوظ ہو جائے تو نیک صحبت اختیار کریں جس کے ذریعے ایمان کی حفاظت ہونی ہے۔ جتنی جامع، ہمہ گیر اثرات والی صحبتِ بد ہے جس میں ہم گھر گئے ہیں دنیا میں اسی طرح جامع، ہمہ گیر اثرات رکھنے والی نیک صحبت بھی ہونی چاہیے۔‘‘

الحمدللہ منہاج القرآن کے نوجوانوں کے پاس شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں اس صدی کی سب سے طاقتور مرکز مائل سنگت موجود ہے، جس نے یورپ میں ہزارہا نوجوانوں کو مائل کر کے قرآن وسنت کی تفہیم کی راہ پر ڈال رکھا ہے۔ ہمارے مراکز کے جملہ پروگرامز اسی نیک صحبت کے تسلسل کو قائم رکھنے کی کوشش ہے تاکہ نوجوان نسل کو بدی کے اثرات سے بچایا جا سکے۔

حرفِ آخر

رب العالمین کا شکر ہے کہ یورپ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فیضِ تربیت سے سرشار ہونے والے نوجوانوں کی زندگیاں قرآن وسنت سے وابستہ ہیں، مراکزِ اسلامی اور مساجد ان کے دم سے آباد ہیں، ان نوجوانوں کے شب وروز مصطفوی مشن کے فروغ کے لیے موقف ہیں۔ یہ نوجوان اسلام کے پیغام کو اپنے قلب وروح اور معمولاتِ زندگی میں راسخ کر رہے ہیں اور فرصت کے لمحات صالح سنگتوں، پاکیزہ کتابوں اور حسنات بھری محفلوں میں گزارتے ہیں۔ منہاج القرآن معاشرہ سازی کے عمل میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ اللہ رب العزت ان کاوشوں کو شرفِ پذیرائی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

نابغۂ عصر: دلیل فردا و امروز

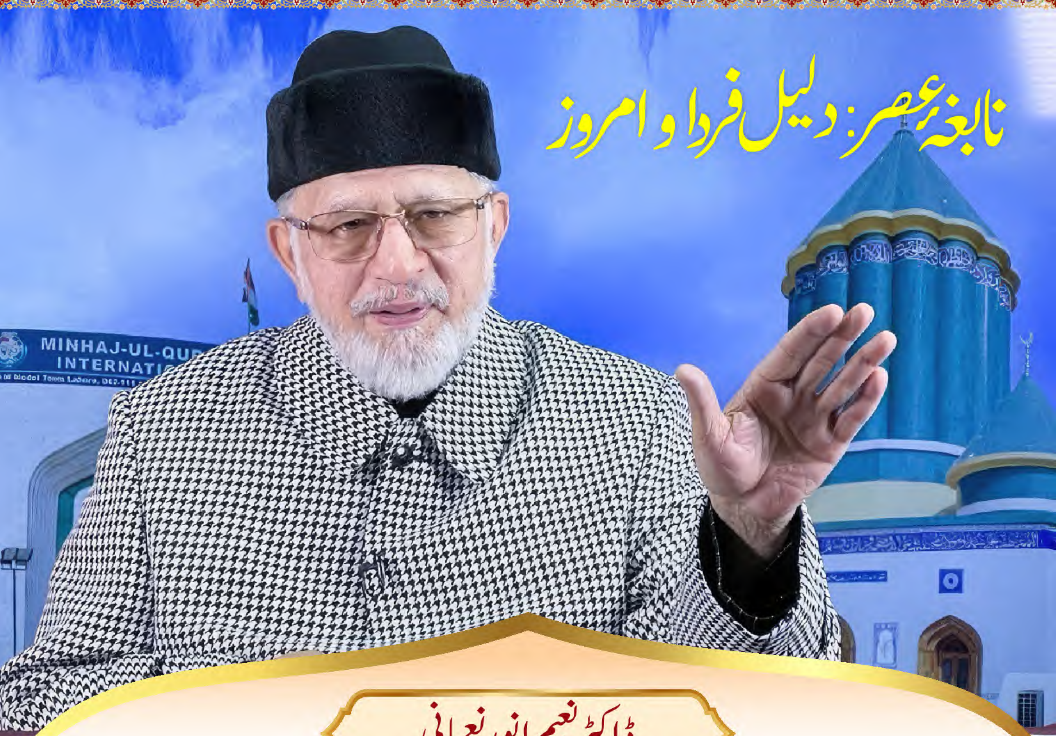

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

انسانی معاشرے کی تعمیر اور تکمیل میں انسانی شخصیات کا کردار ہمیشہ اہم رہا ہے۔ افراد سازی سے قوم سازی تک کا سفر رہبر و راہنما کے ذریعے تکمیل تک پہنچتا ہے۔ کوئی بھی تاریخ ساز شخصیت اللہ کی بارگاہ سے انسانوں کے لیے اپنے دور کی ایک عظیم نعمت ہوا کرتی ہے۔ عصرِ حاضر میں باری تعالیٰ کے انعامات میں سے نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذات و شخصیت اس قوم و امت کے لیے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ آپ نے اپنی شخصیت اور کردار کی قوت سے وقت کے دھارے کا رخ موڑا ہے۔ جس میدان میں قدم رکھا ہے، اس میں انمٹ نقوش ثبت کیے ہیں اور جس طرف رخ کیا ہے، زمانے کی ہوا کو اسی طرف موڑا ہے۔ آپ کی شخصیت میں باری تعالیٰ نے وہ chrisma رکھا ہے کہ آپ ہر سطح کے مخاطب کو نہ صرف قائل کر لیتے ہیں بلکہ اپنی طرف مائل بھی کر لیتے ہیں۔ آپ نے عصرِ حاضر میں جو فرمایا ہے، وہی بول زمانے کی بولی بنا ہے اور آپ نے جو لکھا ہے وہی عصرِ حاضر کا حوالہ بنا ہے۔

نابغۂ عصر کی قوت، دلیلِ زمانہ ہے

شیخ الاسلام کے پاس دلیلِ فردا اور دلیلِ امروز کی وہ قوت ہے جس سے آپ کے بڑے بڑے ناقد اور مخالف بھی قائل ہو جاتے ہیں، حتی کہ نہ ماننے والے بھی مان جاتے ہیں۔ آپ کی اس قوتِ دلیل کی

انفرادیت و امتیاز کو اسی صورت سمجھا جا سکتا ہے جب ہم زمانے میں مروّجہ دلیل کی مختلف اقسام و انواع کا مطالعہ کریں:

۱۔ کچھ لوگوں کے پاس ’’دلیلِ عصائی‘‘ ہوتی ہے۔ وہ اپنی تحکمانہ اور جابرانہ شخصیت اور قوت سے اپنے مخالف اور حریف کو مطیع کرتے ہیں۔

۲۔ کسی کے پاس ’’دلیل ابوائی‘‘ ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے حریف کی ذات و شخصیت پر وار کرتا ہے اور اس کی کردار کشی کرتا ہے اور استدلال کو سنے بغیر اس کے مضبوط و مستحکم موٗقف کو رد کر دیتا ہے۔

۳۔ کسی کے پاس دلیل ترحم ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ کسی عصبیت، گروہی وفاداری، جماعتی وابستگی، ذاتی عداوت و رنجش اور کسی ذاتی خامی و کمی کی بنا پر اپنے مخالف کی ہر خوبی کا انکار کرتا ہے اور اپنی فضیلت و برتری پر بضد رہتا ہے۔

۴۔ کسی کے پاس ’’دلیلِ عوامی‘‘ ہوتی ہے، جس میں وہ اپنے مخالف کو عوامی احساسات و جذبات کے ذریعے مجروح کرتا ہے۔ از خود ہی اس کی طرف من پسند الزام اور نامناسب کلمات منسوب کرتا ہے اور اس کے کلام اور عمل کو سیاق و سباق سے کاٹ کر اس کا قول اور فعل بنا دیتا ہے اور پھر از خود ہی اپنی زبان سے اپنے حلقہ احباب میں اس کی کردار کشی شروع کر دیتا ہے اور عوامی احساسات اور جذبات سے کھیلتے ہوئے اس پر فتویٰ بازی کے تیر برسانے لگتا ہے۔ یوں وہ اپنے مخالف کے بے داغ کردار کو داغدار کرتا ہے۔۔۔ اس کی علمی وجاہت کو جہالت بناتا ہے۔۔۔ اس کی ثقاہت کو ضعف بناتا ہے۔۔۔ اس کی فکری صلابت کو گمراہی شمار کرتا ہے۔۔۔ اس کی حق پر استقامت کو ضلالت قرار دیتا ہے۔۔۔ عوام کو خوش کرنے اور ان کو گمراہ کرنے کے لیے وہ اپنے فریق مخالف کی کردار کشی میں ہر حد پار کر جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے منصب کو بھی بے آبرو کرتا ہے اور اسلام کی اقدار کے منافی عمل بھی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

> شیخ الاسلام کے پاس دلیلِ فردا
> اور دلیلِ امروز کی وہ قوت ہے
> جس سے آپ کے بڑے بڑے
> ناقد بھی قائل ہو جاتے ہیں

۵۔ کسی کے پاس ’’دلیلِ حق‘‘ ہوتی ہے۔ یہ دلیلِ حق ہی دلیلِ اسلام ہے جو قرآن اور سنت پر

مبنی ہے اور اسی دلیل میں اقوام و امم کی دنیوی حیات اور اخروی نجات ہے۔

۶۔ کسی کے پاس ''دلیلِ مکرر'' ہوتی ہے۔ وہ ایک ہی دلیل کو ہر جگہ دہراتا چلا جاتا ہے اور اسی پر ساری زندگی صرف کردیتا ہے۔ وہ اپنا رعب صرف اسی ایک دلیل پر قائم کرتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ دلیل تجدید نہ ہونے کی بناء پر اپنی اہمیت اور افادیت کھودیتی ہے اور اس دلیل سے اس کا استدلال کمزور پڑنے لگتا ہے۔

۷۔ کسی کے پاس ''دلیلِ مبہم'' ہوتی ہے۔ ایسے شخص کا موقف نہ اِدھر کا ہوتا ہے اور نہ اُدھر کا ہوتا ہے بلکہ زمانہ جدھر کا ہوتا ہے، اس کا رخ بھی اُدھر ہی کا ہوتا ہے۔

☆ زمانے میں مروجہ مذکورہ ''دلیل'' کے علاوہ ایک حقیقی دلیل بھی ہے جسے ''حجت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ ہی اصل دلیل ہوتی ہے۔ اس حجت کا قرآنی مفہوم ویحق الحق ویبطل الباطل ہے۔ یعنی جس کے ذریعے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کیا جائے۔ امام غزالی کہتے ہیں کہ حجت وہ بات ہے جو مخالف کے ذہن میں قائل کے موقف کو ثابت کردے۔ حجت معلومِ نظری سے مجہولِ نظری تک پہنچاتی ہے۔

یاد رکھیں! دلیل خود ایک بہت بڑا علم ہے اور وہ دلیل جس میں ثقہ علم نہیں ہے، وہ دلیل؛ دلیل نہیں ہے۔ غرضیکہ دلیل کا وجود علم سے ہے اور علم کا جادو اور طلسم خود دلیل ہے۔ دلیل کا اظہار ہم اپنے قول، فعل اور حال سے کرتے ہیں۔ زبان، قلم، عمل اور کردار؛ یہ سب کے سب دلیل کے اظہار کے ذرائع اور پیمانے ہیں۔ دلیل ان سب ذرائع سے اپنے پورے اظہار کے ذریعے اپنی حقانیت زمانے سے خود ہی منوالیتی ہے۔ ہماری زبان اور ہمارا عمل؛ ہماری دلیل کی تفسیر و تشریح اور تبیین و توضیح ہوتا ہے۔ دودھ کو سفید ثابت کرنا دلیل ہے لیکن اگر اس کو کالا یا سبز کہا جائے تو یہ دلیل نہیں ہے بلکہ قول ذلیل اور قول تکذیب ہے۔

> نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر
> محمد طاہر القادری کی ذات و
> شخصیت اس قوم و اُمت کے
> لئے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے

☆ دلیل کو ''برہان'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ لیکن ہر دلیل برہان نہیں ہوتی:

البرهان الحجة البينة الفاضلة او استدل ينتقل فيه الذهن من قضايا مسلمة الى اخرى تنتج منها ضرورة۔

اہل مناطقہ کے ہاں برہان وہ دلیل ہے جو بڑی واضح اور مفصل ہو اور اس دلیل سے مراد وہ استدلال بھی ہے جس میں انسانی اذہان کو مسلّم چیزوں سے ان چیزوں کی طرف منتقل کیا جائے جو ان سے بدیہی، طبعی اور عقلی طور پر ثابت ہوں۔

برہان کی فقہی تعریف یہ ہے کہ

الدلیل الذی یظھر بہ الحق ویتمیز عن الباطل۔

برہان وہ دلیل ہے جس سے حق کا اظہار ہو اور جس سے باطل کی شناخت ہو۔

اسی سے برہانِ قاطع کا لفظ بھی ہے اور یہ وہ دلیل ہے جو ہر ایک کو لاجواب کر دے۔ یہ ایسا واضح بیان ہے جو ہر نصیحت پر فائق ہوتا ہے۔

نابغۂ عصر: ایک حجت۔ ایک برہان

نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنے ہر کام کو ایک حجت، برہان اور دلیلِ قاطع بنایا ہے۔ آپ نے اپنے مصمم ارادے کے ذریعے 17 اکتوبر 1980ء کو منہاج القرآن کے قیام کو ایک دلیل، حجت اور برہان کی صورت میں دنیا کے سامنے رکھا۔ آپ کا یہ مصمم ارادہ آپ کی شہرہ آفاق کتاب ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' میں موجود آپ کی 1973ء کی ڈائری کے اوراق کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ منہاج القرآن کی صورت میں آپ کی دلیل، حجت اور برہان کے اپنے قیام کے وقت سے ہی ایسے اثرات مرتب ہوئے ہیں کہ ہر طرف مقبولیت کے علم بلند ہوتے ہیں اور ہزاروں افراد اس حجت و برہان کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ کی تصانیف، دروس قرآن، خطابات اور اقدامات ہر ایک حجت، برہان اور دلیل قاطع بن کر سامنے آتے ہیں۔

(ا) میدانِ خطابت میں حجت، برہان اور دلیلِ قاطع

ذیل میں میدانِ خطابت میں آپ کی حجت، برہان اور دلیلِ قاطع ہونے کے مظاہر درج کیے جاتے ہیں:

☆ 1982ء تا 1989ء میں ماڈل ٹاؤن سے گونجنے والی آپ کی آواز نے لاہور کے شہریوں اور تمام ملک کے ہر اہل علم کو اپنی طرف راغب کیا۔

☆ یہ آپ کی قوت دلیل عدالتوں کے ماحول کو بھی مسخر کرتی رہی ہے۔ آپ کو 1982ء میں اپیلٹ شریعت بنچ کا مشیر فقہ (Advisor on fiqh) بنا دیا جاتا ہے۔ 20 تا 23 جون 1982ء آپ کی دلیل عدل و انصاف کے ایوانوں پر اپنے علمی اور فقہی جوہر کو ثبت کرتی ہے جس کے نتیجے وفاقی شرعی عدالت آپ کے دلائل سے قائل ہو کر پاکستان میں رجم کو بطورِ حد نافذ کرتی ہے۔

☆ منہاج یونیورسٹی کی خشت اول 29 دسمبر 1982ء میں رکھ دی جاتی ہے اور یہ یونیورسٹی بعدازاں ان کی تعلیمی و علمی خدمات کے حوالے سے زمانے کے سامنے ایک دلیلِ ناطق بن جاتی ہے۔

☆ 11 اپریل 1983ء میں یہ آواز قومی اور بین الاقوامی افق پر چھا جاتی ہے اور اس آواز نے اہلِ پاکستان کو اپنا ایسا گرویدہ بنا لیا تھا کہ ہر کوئی ہفتے، پندرہ دن میں اس آواز کو سننا اپنا فرض سمجھنے لگا تھا۔ اس آواز نے لاکھوں لوگوں کے دلوں کے تار چھیڑ دیئے تھے اور اہلِ ایمان کے عقائد کو درست کرتے ہوئے انھیں صالحیت کی راہ دکھائی تھی۔ اس آواز نے بے مقصد زندگیوں کو زندگی کا عالمی اور آفاقی مقصد بتایا تھا۔ اس آواز نے نوجوانوں کے اخلاق و اعمال کو سنوارا تھا اور خواتین کو سیرت فاطمۃ الزہراء پر گامزن کیا تھا۔

جو بھی اس آواز کو سنتا گیا، وہ اس کا اسیر ہوتا چلا گیا۔ یہ آواز پاکستان کے قومی اور بین الاقوامی افق پر فہم القرآن کے نام سے پاکستان ٹیلی ویژن پر گونجنا شروع ہوئی۔ پھر یہ آواز ہر آئے دن غالب اور موثر ہوتی چلی گئی اور اس آواز نے ہر میدان میں بڑے بڑے شہسواروں کو مغلوب کیا تھا اور مسلسل کر رہی ہے۔ خواہ وہ مذہب کا میدان ہو یا سیاست، علم و ادب اور معاشرت و سماج کا کوئی میدان۔ یہ آواز درِ رسالت کی دریوزہ گر ہو کر آج تک سب پر غالب ہے۔ دنیا کی کوئی بھی قوت اور طاقت اس آواز کو نہ خرید سکی ہے اور نہ بند کرا سکی ہے اور علم و عمل اور اخلاق سے لیس یہ آواز آج بھی گونج رہی ہے۔

(۲) میدانِ تربیت میں حجت، برہان اور دلیل قاطع

کسی بھی تحریک کے لیے اس کا سب سے بڑا اثاثہ اس کے افراد ہوا کرتے ہیں جو اس تحریک کے پیغام کو مختلف لوگوں، معاشروں اور ممالک تک پہنچاتے ہیں اور مختلف زمانوں اور مختلف نسلوں میں آگے بڑھاتے ہیں۔ یہ افراد چراغ سے چراغ جلاتے ہیں اور ہزاروں سینوں کو روشن کرتے ہیں۔ یہ اپنے قائد کی آواز اور تحریک کے مشن کے پیامبر بنتے ہیں۔ لوگ ان کے کردار سے مشن کا تعارف اور قائد کی ذات کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ اسی تناظر میں نابغۂ عصر تربیت کے میدان میں ایک دلیلِ قاطعہ، حجت اور برہان بن کر سامنے آتے ہیں۔

اس سلسلے میں افراد کی تیاری کے حوالے سے عمومی تنظیمی اسلوب پر 8 جولائی 1983ء میں منہاج القرآن تربیتی کنونشن کی صورت میں ایک مستقل نظام تربیت برپا کر دیا گیا تھا جبکہ سالانہ روحانی بنیادوں پر افراد کی تیاری کے سلسلے میں ایک مستقل سالانہ تربیتی و روحانی پروگرام کا اجراء بصورتِ اعتکاف 27 رمضان 1983ء کو کر دیا گیا تھا۔

تربیت کے میدان میں اس حجت و برہان نے وہ مناظر بھی دنیا کو دکھائے ہیں کہ یورپ کے ہزاروں نوجوان اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس دلیل علم و تربیت نے ان کو الحاد کے فتنوں اور مادیت کے حملوں سے بچایا ہے۔۔۔ ان کے ایمان کو راہِ حق پر ثبات دیا ہے۔۔۔ ان کے کرداروں کو داغدار ہونے سے بچایا ہے۔۔۔ ان کی برباد ہونے والی نوجوانیوں کو سنبھالا ہے۔۔۔ ان کو ظلمتوں کے گڑھوں سے نکالا ہے اور انھیں راہِ ہدایت پر گامزن کیا ہے۔۔۔ ان کی زندگیوں کو حرام سے نکال کر حلال پر ثابت قدم کیا ہے۔۔۔ ان کی جبینوں کو اللہ کے حضور جھکایا ہے۔۔۔ ان کو عرفان ذات کے شعور سے عرفانِ الٰہی کی منزل پر پہنچایا ہے۔ غرضیکہ نابغۂ عصر کی یہ دلیلِ تربیت ہر آنے والے دن زیادہ سے زیادہ موثر ہوتی چلی جارہی ہے۔

(۳) میدانِ عمل وانتظام میں برہانِ قاطع

17 فروری 1984ء کا سورج اس تحریک کی تاریخ میں ایک نئے انداز سے طلوع ہوا، جب اس تحریک کی فکر کو ایک معنوی وخیالی حیثیت سے نکال ایک ٹھوس، جامع اور قابل مشاہدہ حقیقت کا روپ دے دیا جاتا ہے اور اس کا عالمی اور آفاقی فکر کا امین ایک بین الاقوامی معیار کا حامل سیکرٹریٹ قائم کر دیا جاتا ہے جو آج ساری دنیا میں منہاج القرآن انٹرنیشنل سیکرٹریٹ کے نام سے جانا پہچانا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد عالم عرب و عجم کی عظیم روحانی شخصیت قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضور پیر سید نا طاہر علاؤالدین الگیلانیؒ القادری اپنے دست اقدس سے رکھتے ہیں۔

یہ سیکرٹریٹ اپنے موسس اور اپنے بانی کی انتظامی دلیل کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ دنیا بھر میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مراکز کا بھی مرکز ہے۔ اس کا انتظامی ڈھانچہ ایک خود کار نظام کے تحت چل رہا ہے اور اس سیکرٹریٹ کو یہ خاصیت اور انفرادیت حاصل ہے کہ یہ دورِ حاضر کے جملہ تقاضوں اور جدید ٹیکنالوجی کو اپنے اندر سموئے ہیں۔ اس کے بے شمار شعبہ جات ہیں جن میں کام کرنے والے تمام سٹاف اور جملہ عہدیداران ایک انتظامی یونٹ اور وحدت میں جڑے ہوئے ہیں۔ ہر شعبہ ایک نتیجہ خیز عمل دے رہا ہے اور ایک واضح ہدف کے ساتھ چل رہا ہے۔ ہر شعبے کی کارکردگی ہی اس کے وجود کا جواز ہے۔

باصلاحیت اور اہل افراد کا چناؤ اس سیکرٹریٹ کے ہر شعبے کو دوسرے شعبے سے ممتاز اور منفرد کرتا ہے۔ خود احتسابی سے اجتماعی جوابدہی کا نظام اس کے ہر شعبے کو ہر دم متحرک اور ہر لمحہ فعال رکھتا ہے۔ اس سیکرٹریٹ کو کثیر کل وقتی اور جزوقتی افرادی قوت ہر وقت آباد رکھتی ہے۔ اس کی گہما گہمی اور اس کی

تحریکی سر گرمیاں ہر لحظہ اپنا اثر دکھا رہی ہوتی ہیں۔ ہر ذمہ دار اور ہر عہدیدار ایک واضح ہدف اور ایک مقرر ٹارگٹ کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اجتماعی انتظامی وحدت اس سیکرٹریٹ کو اپنے نظم، کام اور اہداف میں حسین سے حسین تر بنائے ہوئے ہے۔ جو شخص بھی پہلی مرتبہ اس سیکرٹریٹ کا وزٹ کرتا ہے، اس کے شعبہ جات کو دیکھتا ہے اور اس کے مکمل تعارف سے آگاہ ہوتا ہے تو وہ انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ یہ سیکرٹریٹ اپنے موسس کی کیا ہی عجب انتظامی دلیل ہے۔

اب تک اس سیکرٹریٹ کا وزٹ کرنے والی سیکڑوں بین الاقوامی شخصیات کا اعتراف اور کھلم کھلا اظہار اس پر گواہ و شاہد ہے۔ تحریک کے عظیم قائد کا یہ انتظامی ملکہ عصرِ حاضر کی دینی تحریکوں میں خال خال ہی نظر آتا ہے۔ ہر مخالف رائے رکھنے والا جب اس سیکرٹریٹ میں محو مشاہدہ ہوتا ہے تو وہ بھی اس کے سحر میں کھو جاتا ہے۔ اس کی زبان اس کے موسس کی عظمتِ انتظام کا اظہار اور اس کا قلم اس سیکرٹریٹ کے بانی کی عبقری شخصیت کی شہادت دے رہا ہوتا ہے۔ یہی حقیقی فضیلت ہے اور یہی اصلی عظمت ہے جس کی ترجمانی عربی کا یہ مقولہ کرتا ہے کہ:

الفضل ما شهدت به الاعداء

فضیلت تو وہ ہے جس کا اظہار دشمن بھی کرے۔

(۴) علم کے میدان میں دلیلِ قاطع اور حجت

نابغۂ عصر کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ علم کے میدان میں بھی دلیلِ قاطع، حجت اور برہان ہیں۔ بڑے بڑے لاینحل علمی مسائل کو حل کرنا اور علمی و فکری الجھنوں کو دور کرتے ہوئے قوم و ملت کی رہنمائی کرنا بھی اس نابغۂ عصر کا امتیاز ہے۔ مسئلہ دیت ہو یا رجم بطور اسلامی حد کا تعین، حقوق نسواں ہوں یا تحفظِ ناموسِ رسالت، ہر علمی محاذ پر نابغۂ عصر ''دلیلِ قاطع'' بن کر سامنے آتے ہیں۔

اہلِ علم اور صاحبانِ فکر و نظر کے سامنے نابغۂ عصر نے اسلامی تعلیمات میں اختلاف رائے کی حکمت کو اجاگر کیا۔ عصری تقاضوں کے مطابق اسلام کی عظمت کو ثابت کیا اور اسلامی تعلیمات پر ہونے والے حملوں کا تدارک کیا۔ جس کے نتیجے میں ماڈرن طبقہ کی ایک بڑی تعداد اسلام کی طرف راغب ہوئی، ان کے ذہنوں میں اٹھنے والے اشکالات رفع ہوئے اور اسلام کے بارے پیدا کردہ ان کے شکوک و شبہات کا خاتمہ ہوا۔ نتیجتاً مکمل دلجوئی اور کامل یکسوئی کے ساتھ اسلام کو انھوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔

یوں تحریک کے اس عظیم قائد نے اپنوں کو غیر ہونے سے بچایا ہے اور غیروں کو اپنا بنایا ہے۔۔۔ اسلام سے دور ہونے والوں کو اسلام کے قریب کیا ہے۔۔۔ لوگوں کو اپنے دلیل علمی کے ذریعے اللہ

سے واصل کیا ہے۔۔۔ اپنی دلیل علمی کے ذریعے ان کو رسول اللہ ﷺ کا مطیع اور اسوہ رسول کا پیروکار بنایا ہے۔۔۔ اور دین اسلام کا سچا وفادار اور علمبردار بنایا ہے۔

☆ اس عظیم قائد نے ناموسِ مصطفی، عظمتِ صحابہ اور مقامِ اہلِ بیتِ اطہار کا حقیقی معنی میں دفاع کیا اور بین المذاہب رواداری اور بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دے کر معاشرتی وحدت پیدا کی اور مذہبی فرقہ واریت کا خاتمہ کیا اور ایک دوسرے کے درمیان محبت اور مودت کا تعلق قائم کرتے ہوئے باہمی احترام و اکرام کے جذبات کو فروغ دیا۔

☆ 11-14 اپریل 1988ء میں شہر لاہور میں آپ کی سائنسی اور علمی دلیل کا اظہار عصرِ حاضر کے سائنسی علم کے باب میں ہوا اور بالخصوص دور جدید میں اسلام کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے انٹرنیشنل مسلم لائرز فورم کے زیر اہتمام تاریخی خطباتِ لاہور کا انعقاد ہوا۔ یہ خطباتِ لاہور آپ کی دلیل علمی کا بھرپور اظہار تھے۔ ان کے موضوعات خود عصر جدید کی نوجوان نسل اور تعلیم یافتہ لوگوں کو ایک علمی چیلنج کا جواب تھے۔ ان خطبات لاہور میں آپ کی قوت دلیل کبھی اسلام اور جدید سائنسی تحقیقات کو اجاگر کرتی تھی۔۔۔ کبھی اسلام اور جدید تصور قانون کو واضح کرتی تھی۔۔۔ کبھی اسلام اور تصور معیشت سے اہل زمانہ کو آگاہ کرتی تھی۔۔۔ کبھی اسلام اور سائنسی تحقیقات کے مخفی گوشوں کو وا کرتی تھی۔ غرضیکہ اپریل 1988ء کا پورا مہینہ شہر لاہور میں ان خطبات لاہور کا چرچا ہر خاص و عام کی زبان پر گونجتا رہا۔

☆ اسی طرح اس عظیم قائد کے ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' کے لیکچرز نے معاشرے کی اکثریت کو ایک نئی فکر سے روشناس کروایا۔

خلاصۂ کلام

انسانی تاریخ کا سفر اور انسانی کارواں آج تک کبھی میدانِ حرب سے گزرا ہے اور کبھی میدانِ تہذیب سے گزرا ہے۔ میدانِ حرب کا موثر ہتھیار تلوار رہا ہے اور میدانِ تہذیب کا موثر ہتھیار دلیل رہا ہے۔ تلوار میدانِ حرب میں اپنے ماہر، تجربہ کار حامل کو فاتح ٹھہراتی رہی ہے جبکہ دلیل میدانِ تہذیب میں اپنے حامل کو غالب اور نامور کرتی رہی ہے۔ نابغہ عصر، شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے زمانے میں دلیل کی قوت کا بھرپور استعمال کیا ہے اور تمام دنیوی اور دینی میادین میں اپنی دلیل کی قوت کا لوہا منوایا ہے۔ آپ کی دلیل کی قوت نے اپنوں اور غیروں سے یکساں اعترافِ عظمت اور اظہارِ فضیلت کرایا ہے۔ کچھ نے ان پر اس نعمت کے بے پایاں ہونے کا اظہار جلوت میں کیا ہے اور کچھ نے

دنیوی مصلحتوں کے بندھن کا شکار ہو کر اپنی خلوتوں میں اس کا اظہار کیا ہے۔

قرآن مجید تو خود سارے انسانوں کے لیے دلیل قطعی اور برہان حتمی ہے۔ اسی دلیلِ قرآن کا فیض بارگاہ رسالتمآب ﷺ سے منہاج القرآن کی صورت اور اس کے بانی و موسس کی ذات میں جاری و ساری ہے۔ گویا منہاج القرآن آج کی موجود دنیا میں صرف ایک تحریک، ایک ادارہ اور ایک عمارت ہی نہیں ہے بلکہ یہ اسوہ رسول ﷺ کی پیروی میں ایک زندہ اور متحرک کردار بھی ہے جو اس تحریک اور اس کے بانی کے ہمہ جہتی کردار سے مسلسل عیاں ہو رہا ہے۔ شیخ الاسلام جس میدان میں بھی اترے ہیں، وہاں دلیل کی قوت کے ساتھ چھا گئے ہیں۔ انھوں نے اپنی دلیل کو جس بھی میدان میں استعمال کیا ہے تو اس میدان کا اصل چہرہ لوگوں پر عیاں کیا ہے اور اس کے حقیقی تصور اور اصل تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا ہے۔ آپ نے دین اسلام کا ایک جامع تصور لوگوں کے سامنے رکھا ہے اور اسلام کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے ساتھ قوم و ملت کے سامنے پیش کیا ہے۔ آپ نے ایک زندہ اسلام کا تصور زندہ انسانوں میں منتقل کیا ہے۔۔۔ اتحاد و وحدت امت کا تصور دیا ہے۔۔۔ فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔۔۔ دین کو ہر کسی کا خیر خواہ ثابت کیا ہے۔۔۔ دین پر عمل کو انسانیت کی معراج ٹھہرایا ہے۔

کبھی یہ دلیل سلسلہ وار دروسِ قرآن کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔۔۔ کبھی دروسِ حدیث اور تصوف کی صورت میں عیاں ہوتی ہے۔۔۔ کبھی دراسات القرآن کی صورت میں نمایاں ہوتی ہے۔۔۔ کبھی عدالتوں میں ادلّہ شرعیہ کے ساتھ اپنے موقف کے ثبات اور اس پر شرعی فیصلے کے قیام اور نفاذ کی صورت میں نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل عالمگیر دعوتی و تبلیغی نیٹ ورک بپا کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل ہزاروں نوجوانوں کو اپنا ہمنوا بناتے ہوئے جلوہ گر ہوتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل ساری دنیا میں تنظیمی نیٹ ورک بپا کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل دنیا کے نامور لوگوں کو اپنے موٴقف پر قائل کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل امریکہ، لندن، ڈنمارک، فرانس، آسٹریلیا، ناروے اور یورپ و ایشیا کی یونیورسٹیوں میں اسلام اور جدید سائنس (Islam and Modern Science) کے موضوع پر گونجتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل عالمی سطح پر اسلام کے موثر پیغام کو پہنچانے کے لیے الاتحاد العالمی الاسلامی کا پلیٹ فارم وضع کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مینار پاکستان پر چیلنج دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل سود کا متبادل نظام دیتی نظر آتی ہے۔۔۔ کبھی یہ دلیل اپنی قوت کو تسلسل دینے اور اپنی مستقل علمی وراثت کا اجراء کرتے ہوئے منہاجینز کا ایک مضبوط تحریکی اثاثہ اور ایک موثر داعی طبقہ تیار کرتی ہے جو

آپ کی آواز کو ساری دنیا میں پہنچا رہی ہے۔ غرضیکہ آپ کی دلیل نے ہر میدان کو مسخر کیا ہے۔

سیاست کی دنیا میں بھی آپ نے اپنی سیاسی دلیل سے اپنی قائدانہ حیثیت کا لوہا منوایا ہے۔۔۔ مذہب کے میدان میں بھی ہزاروں، لاکھوں اہل علم سے اپنی تحقیقی دلیل کی قوت سے اپنی علمی ثقاہت کا اعتراف کرایا ہے۔ حتیٰ کہ وہ معاشرے کے جس بھی شعبے میں گئے ہیں، اسی شعبے کی بات ان کی زبان میں کر کے آئے ہیں اور یوں اپنی بھرپور علمی دلیل کو ان سے تسلیم کرایا ہے۔

آپ کی دلیل نے ہر شعبے میں ایک قائدانہ کردار ادا کیا ہے اور اپنے سننے اور دیکھنے والوں کو یہی پیغام دیا ہے کہ تم اپنے وجود، اپنے عمل اور اپنے کردار میں ایک اذانِ سحر بنو۔ زمانے کو اپنی دلیل کی روشنی سے منور کر دو اور اپنی دلیل امروز کو اپنے روشن مستقبل کے لیے دلیل فردا بنا دو۔ یہی ایک مومن کا تشخص ہے اسی لیے اقبال کہتا ہے:

وہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی امروز
نہیں معلوم ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

اس دلیل کا منبع و سرچشمہ وہ جلالِ الٰہی اور وہ جمالِ الٰہی ہے جو بندۂ مومن کے قلب میں ایک چراغ کی صورت میں روشن ہے۔ بندہ مومن کی دلیل کی یہ ساری روشنی اسی جلال و جمال الٰہیہ سے ہے۔ اس لیے کہ بقول اقبال:

؎ ترا جلال و جمال مردِ خدا کی دلیل

Sirs Tutors Academy & Consultants
ہم تمام کلاسز، تمام مضامین فزیکل اور آن لائن
میٹرک، او اے لیول، کیمبرج، IGCSE، قاری، قاریہ، تجربہ کار اساتذہ فراہم کرتے ہیں
Bandhan Couples Organizers ہم معیاری اور قابل اعتماد رشتے فراہم کرتے ہیں
Sir Ishtiaq Shad (Minhajian) Whatsapp # 0333-2371331
Mrs. Shaista 0314-2064296 E-mail: minhajkarachi786@gmail.com

الموسوعة القادریہ فی علوم الحدیثیہ

Encyclopedia of Hadith Studies

(علمی و تحقیقی اور تعارفی مطالعہ)

ڈاکٹر محمد زُہیر اَحمد صدیقی

دین کے حقیقی فہم کے لئے شریعت کا اوّلین مصدر اور اصل الاُصول قرآن حکیم ہے جبکہ اس کے ساتھ ہی دوسرا مصدرِ اصلی سنتِ رسول ﷺ ہے۔ قرآن و سنت باہم جڑے ہوئے اور ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا اور یہ دونوں مل کر ہی شریعت بنتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو تشریعی اختیارات تاابد عطا کئے۔ لہذا قرآن کی طرح حدیث کی حجیت بھی مسلم ہے جبکہ صاحبِ قرآن نبی آخر الزمان ﷺ کی عطا کردہ سنت و حدیث کو بطورِ مصدر اصلی قبول کرنے سے انکار کفر ہے۔

ائمہ حدیث نے قرونِ اولیٰ سے ہی حدیث کے رد و قبول کے حوالے سے قواعد و ضوابط مقرر کئے ہیں۔ اُن اصول و قواعد کی معرفت سے ہی فہمِ حدیث نصیب ہوتا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں میں سے اہلِ علم حضرات کا حدیث اور علومِ حدیث سے عدمِ رغبت و عدمِ اشتغال کے سبب حدیث کی معرفت کا دعوے دار ایسا طبقہ وجود میں آگیا جو در حقیقت حدیث میں رد و قبول کے ضوابط میں خواہشِ نفس کی پیروی کرتے ہوئے جمہور اہلِ علم کے قائم کردہ اصول سے روگردانی کرتا رہا۔ ایسے وقت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا منصبی فریضہ جانا کہ علومِ حدیث پر قلم اٹھایا جائے تاکہ عصرِ حاضر میں مسلمانوں کے اس اکثریتی طبقے کے اذہان کو حدیث و سنت پر کسی بھی طرف سے اٹھنے والے اعتراضات کی گرد سے محفوظ کیا جاسکے۔ اس علمی کاوش سے نہ صرف یہ کہ عامۃ

الناس میں حدیث سے رغبت پیدا ہو، بلکہ علماء کے لیے سیکڑوں کتابوں میں منتشر قواعد چن چن کر یکجا کر دیے جائیں تاکہ انہیں علومِ حدیث کے حساس موضوعات پر کامل دسترس حاصل ہو سکے اور وہ حدیث کی تصحیح و تضعیف کے قواعد و ضوابط، مصطلحات، جرح و تعدیل کے اصول، علل، طبقات، اصول تخریج وغیرہا علوم کے بارے مکمل آشنا ہوتے ہوئے علوم حدیث میں اپنا کھویا ہوا وقار بحال کر سکیں۔

'اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةِ فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة' شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی علومِ حدیث پر تحریر کردہ چودہ مستقل کتابوں کا ایک ایسا علمی ذخیرہ ہے، جو حدیث و سنت پر اٹھنے والے اعتراضات کا کافی و شافی جواب مہیا کرتا ہے۔ یہ موسوعہ جہاں حدیث کی حجیت پر دلائل پیش کرتا ہے، وہیں حدیث کے رد و قبول پر بنائے جانے والے من گھڑت تصورات کا بھی قلع قمع کرتا ہے۔ اس موسوعہ میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے علومِ حدیث میں تصنیف شدہ صدیوں پر محیط علمی ذخیرے سے ایسے نادر شذرات جمع فرمائے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔

'اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةِ فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة' اُصول الحدیث کے اہم ترین موضوعات پر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف کردہ درج ذیل 14 کتب پر مشتمل ہے:

۱- اَلْأَنْوَارُ الْبَهِيَّةِ فِي حُجِّيَّةِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

۲- عَوْنُ الْمُغِيْثِ فِي طَلَبِ وَحِفْظِ عِلْمِ الْحَدِيْث

۳- تَرْغِيْبُ الْعِبَادِ فِي فَضْلِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَمَكَانَةِ الْإِسْنَاد

۴- الِاكْتِمَالُ فِي نَشْأَةِ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَطَبَقَاتِ الرِّجَالِ

۵- حُسْنُ النَّظَرِ فِي أَقْسَامِ الْخَبَر

۶- الْبَيَانُ الصَّرِيْحِ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْح

۷- اَلْقَوْلُ الْأَتْقَنِ فِي الْحَدِيْثِ الْحَسَن

۸- اَلْقَوْلُ اللَّطِيْف فِي الْحَدِيْثِ الضَّعِيْف

۹- الِاجْتِبَاء مِنْ شُرُوطِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَالتَّحَمُّلِ وَالْأَدَاء

۱۰- شِفَاءُ الْعَلِيْلِ فِي قَوَاعِدِ التَّصْحِيْحِ وَالتَّضْعِيْفِ وَالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْل

۱۱- حُكْمُ السَّمَاعِ عَنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاء

۱۲- الْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُولِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيْدَة

۱۳- إِعْلَامُ الْقَارِي عَنْ تَدْوِيْنِ الْحَدِيْثِ قَبْلَ الْبُخَارِي

۱۴- الْإِجْمَالُ فِي ذِكْرِ مَنِ اشْتَهَرَ بِمَعْرِفَةِ الْحَدِيْثِ وَنَقْدِ الرِّجَالِ

یہ بات پورے وثوق اور تیقن سے بلا خوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ علوم الحدیث کے باب میں ’’اَلْمَوْسُوْعَۃُ الْقَادِرِیَّۃ‘‘ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسا نادر علمی مجموعہ ہے کہ جس کی گذشتہ چار صدیوں میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔ برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص اور عالمِ عرب اور مغربی دنیا میں بالعموم کسی ایک شخصیت کے قلم سے اتنے موضوعات کے احاطے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ یہ کام عصرِ حاضر میں شیخ الاِسلام دامت برکاتہم کی تجدیدی و اجتہادی کاوش ہے، جس کے ذریعے اُنہوں نے اسلام کے علمی ورثہ کی حفاظت، ترویج وفروغ اور نشأۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ذیل میں قارئین کے لیے الموسوعۃ القادریہ کی آٹھ جلدوں میں سے ہر جلد اور اس میں موجود کتابوں کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔ تفصیلی تعارف کے لیے تعارفی کتابچہ کا مطالعہ مفید ہے، نیز موسوعۃ قادریۃ کا تعارف، امتیازات، اور تفردات پر شیخ الاسلام مدظلہ العالی کا خطاب بھی میسر ہے۔

(جلد نمبر 1) موضوع: حجیتِ حدیث

اَلْمَوْسُوْعَۃُ الْقَادِرِیَّۃ کی پہلی جلد شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ’’اَلْأَنْوَارُ الْبَہِیَّۃُ فِی حُجِّیَّۃِ السُّنَّۃِ النَّبَوِیَّۃِ‘‘ پر مشتمل ہے۔ یہ مکمل کتاب حجیتِ حدیث سنت کے مضمون پر تحریر کی گئی ہے۔ جس میں حجیتِ سنت پر متعدد قرآنی نصوص اور احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہوئے منکرینِ حدیث و سنت کے اشکالات و شبہات کا رد کیا ہے۔ یہ کتاب اپنے عنوانات کی ندرت و جامعیت، ترتیب و تحقیق اور نئے دلائل و شواہد کے اعتبار سے حجیتِ سنت پر تصنیف کردہ جملہ قدیم و جدید کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب حجیتِ سنت پر عام قاری کو جہاں بیشتر قدیم علمی تحقیقات سے متعارف کروائے گی، وہیں حجیتِ سنت پر ایسے بے شمار نئے استشہادات و دلائل بھی ملیں گے جن کا اس عنوان پر موجود سابقہ کتب میں ذکر نہیں ملتا۔

شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اس کتاب میں حجیتِ حدیث و سنت کو اس احسن انداز میں قرآنی دلائل سے مزین فرمایا ہے کہ قرآن کو مصدر ماننے والے کے پاس حجیتِ سنت کے اقرار کے سوا کوئی اور صورت باقی نہیں رہتی۔ اِس جلد میں حجیتِ حدیث کے اثبات کے بیان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت کو واضح کرنے کے لیے 100 سے زائد آیات کریمہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اثباتِ احکام میں قرآن اور حدیث کے تسویہ کا قول ثابت کیا ہے، یعنی آپ نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قرآن اور سنت اَحکامِ شرعیہ کے اثبات میں حجیت کے اعتبار سے برابر ہیں۔

(جلد نمبر 2) موضوع: حصولِ علم حدیث کے لیے سفر، اسناد کی اہمیت، قواعدِ حدیث، تدوینِ حدیث

'اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة کی دوسری جلد میں درج ذیل تین کتابیں شامل ہیں:

۱۔ پہلی کتاب ''عَوْنُ الْمُغِيْث فِي طَلَبِ وَحِفْظِ عِلْمِ الْحَدِيْث'' ہے۔اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی تحقیق کا موضوع علم حدیث کے حصول کے لیے سفر کو بنایا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے علم حدیث کے لیے سفر کی فضیلت کو قرآن وحدیث سے بیان کیا ہے۔ پھر اس پر صحابہ کرام، تابعین و اتباع التابعین کی زندگیوں سے مثالیں پیش فرمائی ہیں کہ وہ کس طرح علمِ حدیث کے حصول کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ امت مسلمہ میں ہر زمانے میں اہلِ علم حدیث کے لیے سفر کرنے، اور اس کو یاد کرنے کے عمل کو بڑی اہمیت دیتے رہے ہیں۔تاہم ہمارے زمانے میں حدیث کے لیے سفر، اور اس کو یاد کرنے کے لیے مذاکرہ معمولات کا حصہ نہیں رہا۔

اس مضمون کی اہمیت و ناگزیریت کے پیش نظر شیخ الاسلام مدظلہ العالینے اس کتاب کو تصنیف فرمانے کا ارادہ کیا۔ طلب حدیث میں سفر پر مستقل کتابیں کم ہی تصنیف کی گئی ہیں۔ علوم حدیث کی تاریخ میں مستقل 'الرحلہ' کے عنوان سے خطیب بغدادی کی کتاب 'الرحلہ فی طلب الحدیث' ہی کو مقبولیت حاصل رہی۔ باقی ائمہ نے ہر زمانے میں اپنی کتب میں اس عنوان کو دیگر مباحث کے ساتھ ذیلی بحث کے طور پر ذکر فرمایا۔

بلا شبہ موضوع کی جامعیت، مکمل تحقیق و تخریج کے اعتبار سے اس کتاب کا مطالعہ، عام قاری کو اس مضمون پر سابقہ بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیتا ہے۔

۲۔ الموسوعة القادرية کی دوسری جلد میں شامل دوسری کتاب ''تَرْغِيْبُ الْعِبَادِ فِي فَضْلِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَمَكَانَةِ الْإِسْنَاد'' ہے۔یہ کتاب شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی جانب سے امت کے لیے ایک نادر علمی تحفہ ہے۔اس کتاب میں اسناد کی اہمیت و ناگزیریت پر اور حدیث رسول کو آگے بیان کرنے کی فضیلت کو موضوعِ تحقیق بیانا گیا ہے۔

حدیثِ رسول کو روایت کرنے کے لیے سند کی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔اسی لیے سند کے علم کو دین کا جزء قرار دیا گیا ہے۔اِسناد مومن کا ہتھیار اور عالم کی سیڑھی ہے۔امت مسلمہ میں سند کا علم اس امت کے خصائص میں شمار کیا جاتا ہے۔اس علم کی بدولت تاریخ میں لکھو کھا

راویانِ حدیث کے احوال منضبط و محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ عصر روایت تک بالخصوص اور اس کے بعد کے ادوار میں بالعموم تمام مشائخ اپنے اساتذہ کے احوال محفوظ کرتے آئے ہیں۔ تاریخ عالم میں اس فن کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

اسناد کی ضرورت واہمیت پر مستقل تصنیف کی جانے والی تحقیق شدہ کتابیں بہت کم ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اسے مستقل کتاب کی صورت میں ترتیب دیا اور سابقہ متفرق کتابوں میں بکھری تحقیقات کو جمع فرمایا۔

برصغیر میں بالخصوص اسناد کی اہمیت ایک عرصے سے زوال پزیر رہی ہے اور دین پڑھنے والے اساتذہ وطلبہ میں حدیث کی سند حاصل کرنے کا جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس ماحول میں جہاں علوم حدیث کا احیاء فرمایا ہے، وہیں آپ نے اسناد کا بھی احیاء فرمایا۔ آپ نے عرب و عجم کے سفر کر کے عالم اسلام کے بڑے نامور مشائخ سے اجازات لیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ پانچ سو (500) سے زائد اسانید رکھتے ہیں۔ اور اب بحمد للہ عرب و عجم سے علماء شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ سے اجازات لینے کے لیے سفر کرتے ہیں۔ الموسوعۃ القادریہ کی دوسری جلد میں شامل یہ کتاب ہر خاص وعام کے لیے حدیث میں سند کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا سبب بنے گی۔

۳۔ الموسوعة القادرية کی جلد دوم کی تیسری کتاب ''اَلْاِکْتِمَال فِی نَشْأَةِ عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَطَبَقَاتِ الرِّجَالِ'' ہے۔ علمِ حدیث کی نشاۃ وارتقاء پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔ جو چیز اس کتاب کی امتیازی حیثیت کو مزید نکھار کر سامنے لاتی ہے وہ اس کتاب کے ابتدائی ابواب میں علم حدیث کے ان اسس وقوانین کا تذکرہ ہے جو خود اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اور اس کے رسول ﷺ نے احادیث مبارکہ میں قائم فرمائے ہیں۔ شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اس کتاب میں ذیلی عنوانات قائم فرما کر بہت سی قرآنی نصوص اور احادیث مبارکہ سے ان اصول و قواعد کا ذکر فرمایا ہے۔

قرآن وحدیث میں وارد ہونے والے یہی عمومی ضابطے تھے کہ جن کی بدولت صحابہ کرام میں حفظ سنت وحدیث کا جذبہ پیدا ہوا، انہوں نے اس کی ناگزیریت کو سمجھا، اور عملاً احادیث نبویہ کے ذخائر کو جمع فرما کر اپنے بعد آنے والے تابعین کو منتقل فرمایا۔

صحابہ کرام نے روایت کے اُن اصولوں اور معیارات پر مضبوطی سے عمل پیرا رہتے ہوئے سنت کی حفاظت کی، جو حضور نبی اکرم نے اپنی حیات مبارکہ میں حفاظتِ سنت کی غرض سے قائم

فرمائے تھے۔ یہی اصول وضوابط تھے، جن کی بنیاد پر بعد میں اُصولِ حدیث کا فن تشکیل پایا۔ صحابہ کرام رسول اللہ کی حدیث مبارک نقل اور روایت کرتے ہوئے اِن قواعد کو ملحوظ رکھتے۔ ان میں اہم یہ ہیں:

۱۔ جھوٹ کی حرمت و ممانعت۔

۲۔ فاسق کی خبر کو تحقیق کے بغیر قبول نہ کرنا۔

۳۔ راوی کی خبر کو قبول کرنے کے لیے شرطِ عدالت۔

۴۔ جھوٹی خبریں پھیلانے کی ممانعت۔

اس طرح کے دیگر درجنوں ضابطے شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے قرآن وحدیث سے استخراج فرمائے، جو علوم حدیث کے ارتقاء کا باعث بنے۔

علاوہ ازیں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں اس امر کی وضاحت کی کہ علوم حدیث کی نشاۃ و ارتقا ائمہ صحاح ستہ کے معاصر علماء سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ آپ نے تدوین حدیث میں ائمہ اربعہ کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ پھر آپ نے علومِ حدیث کے مرحلہ تدوین اور مرحلہ استقرار کا ذکر فرمایا اور بشمول امام خطابی اور امام حاکم دیگر علماءِ اسلام کا ذکر فرمایا جنھوں نے علوم حدیث پر گراں قدر خدمات پیش کی ہیں۔ شیخ الاسلام نے علومِ حدیث کے مرحلہ اکتمال کا ذکر بھی فرمایا اور ان مراحل میں امام ابن صلاح کی خدمات، امام نووی اور ان کے بعد کے زمانوں میں آنے والے مشائخ بالخصوص امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ کا ذکر فرمایا اور یہ بات ثابت فرمائی کہ علوم حدیث کی تدوین کا سلسلہ بھی اوائل صدیوں سے ہی ہو چکا تھا۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے علم الرجال، علم العلل علم الطبقات کا تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان علوم پر لکھی گئی مشہور تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔

(جلد نمبر 3) موضوع: مصطلحات الحدیث اور حدیثِ صحیح، حسن اور ضعیف کی وضاحت

اس جلد میں درج ذیل چار کتب شامل ہیں:

۱۔ اِس جلد میں شامل پہلی کتاب ''حُسْنُ النَّظَرِ فِي أَقْسَامِ الْخَبَرِ'' ہے۔ اقسام حدیث پر یہ کتاب انتہائی مفید اور جامع ذخیرہ ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں متواتر اور آحاد کو علیحدہ ذکر فرما کر ان دونوں کی ذیلی اقسام ذکر فرمائیں۔ آپ مد ظلہ العالی نے صرف احاد کی تریسٹھ (۶۳) اقسام ذکر فرمائی ہیں۔

بھٹکی ہوئی ملت کو یہ منزل کا پتہ دے
ہے رشد و ہدایت کا مرقع مرا قائد
ہم داعیِ اتحادِ امت، محبتوں کے پیامبر، سفیرِ امن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو
73 ویں سالگرہ کے موقع پر
ہدیہ تہنیت
پیش کرتے ہیں۔
اللہ رب العزت امتِ مسلمہ پر
ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔
آمین
محترم شہزاد علی بھٹی صاحب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ کوریا

ہر آن ہے مصروفِ عمل امت کی خاطر
اس مشن میں یکتا و یگانہ مرا قائد
ہم تجدیدِ دین، احیائے اسلام اور اصلاحِ احوال کے عظیم داعی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو
73 ویں سالگرہ
کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
محترم احمد حسن سلہری صاحب ناظم منہاج القرآن انٹرنیشنل چلی
(Latin America)

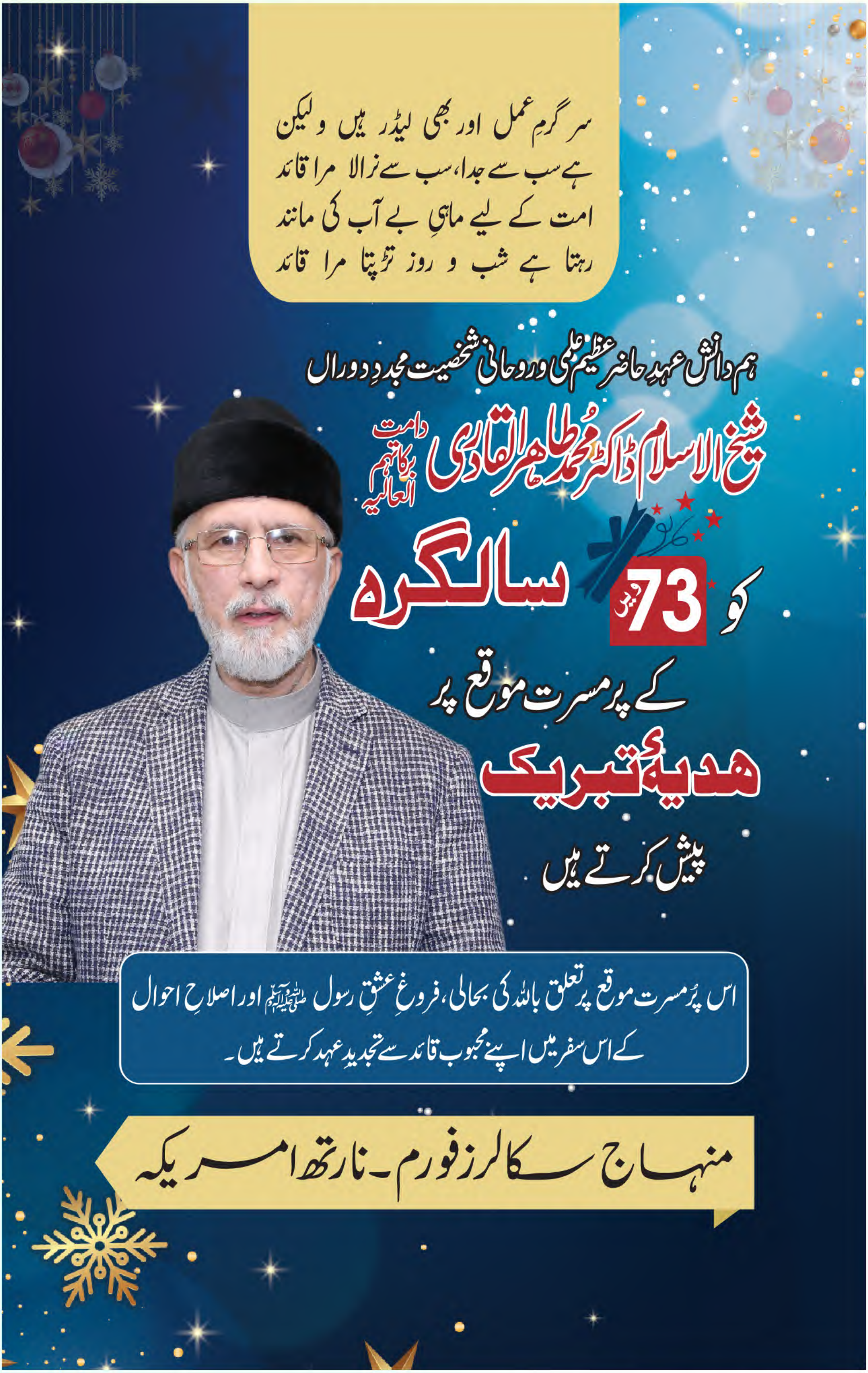
سرگرم عمل اور بھی لیڈر ہیں و لیکن
ہے سب سے جدا، سب سے نرالا مرا قائد
امت کے لیے ماہیِ بے آب کی مانند
رہتا ہے شب و روز تڑپتا مرا قائد
ہم دانش عہدِ حاضر عظیم علمی و روحانی شخصیت مجددِ دوراں
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ
کو 73 ویں سالگرہ
کے پرمسرت موقع پر
ہدیۂ تبریک
پیش کرتے ہیں
اس پُرمسرت موقع پر تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ رسول ﷺ اور اصلاحِ احوال
کے اس سفر میں اپنے محبوب قائد سے تجدیدِ عہد کرتے ہیں۔
منہاج سکالرز فورم۔ نارتھ امریکہ

اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے علم الحدیث میں مستعمل اصطلاحات کی تعریف جیسے سنت اور اس کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اقسام، حدیث کا معنی اور دیگر مصطلحاتِ حدیث بیان کی ہیں۔آپ نے اس کی ابتداء میں اہل الحدیث کے مراتب - محدث، حافظ، حجۃ وغیرہ-ذکر فرمائے۔ نیز یہ وضاحت فرمائی کہ حفاظِ حدیث کے لیے لاکھوں کے عدد میں حفظِ حدیث کی جو مقدار کتابوں میں روایت کی جاتی ہے، وہ لازم ضابطہ نہیں بلکہ اس کا اعتبار عرف پر کیا جائے گا۔

۲۔ اس جلد میں شامل دوسری کتاب ''اَلْبَیَانُ الصَّرِیْح فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْح'' ہے۔ یہ کتاب حدیث صحیح پر انتہائی اہم مباحث پر مبنی ایک جامع مجموعہ ہے۔ مباحث کے نادر انتخاب اور تحقیق وتخریج کے عمل نے اس کتاب کو ایسا در نایاب بنا دیا ہے کہ بالخصوص برصغیر پاک وہند میں جبکہ بالعموم عرب وعجم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

ابتدائے کتاب میں حدیث صحیح کی تعریف،اس کی اقسام و مراتب، بخاری و مسلم کے مابین مسئلہ ترجیح ، جیسی مباحث کا ذکر ہے۔اس کے بعد شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ان مباحث کو جمع کرنے کا التزام فرمایا ہے جن کا تعلق براہ راست دور حاضر میں پھیلائے جانے والے بہت سے علمی مغالطوں کی اصلاح سے ہے۔

ان اہم مباحث میں سے ایک بحث حدیثِ صحیح کا بخاری و مسلم میں عدم استیعاب، اور امام بخاری وامام مسلم کا اپنی صحیحین میں جملہ صحیح احادیث جمع فرمانے کا التزام نہ کرنا ہے۔اس بحث پر شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے امہات الکتب سے بنیادی موقف دے کر اضافتاً آٹھ (۸) ائمہ کی مزید تصریحات بھی جمع فرما دی ہیں۔جس سے یہ تصور بالکل واضح کر دیا گیا ہے کہ احادیث صحیحہ محض بخاری و مسلم میں ہی نہیں بلکہ لازمی طور پر دیگر کتب میں بھی ہیں۔

اس بحث کی تفصیل پیش کرنے کے بعد حدیث کی اصحیت میں پیش کی جانے والی 'ترتیب سبعی'(کتب کے سات درجات) کے مسئلے کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ان ائمہ کا ذکر فرمایا ہے جنہوں نے اصحیت کی اس ترتیب پر نقد کی ہے۔جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صحت حدیث کے لیے اس کا صرف صحاح ستہ میں ہونے کا مطالبہ بھی درحقیقت درست نہیں۔

اس کتاب سے امت میں پھیلائے جانے والے عظیم فتنے کی جڑ کٹ جاتی ہے جو حدیث صحیح کے قبول ورد میں من مانی قواعد وضوابط وضع کرنے کی وجہ سے جمہور ائمہ اسلاف کے منہج سے منحرف ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی اس کتاب میں حدیث صحیح سے متعلق مباحث کو درجنوں امہات الکتب اور ان کی شروحات سے انتہائی عرق ریزی کے بعد یکجا فرمادیا ہے اور بہترین نظم، مکمل حوالہ جات کے ساتھ ان بکھرے موتیوں کو تسبیح کے دانوں کی طرح سمیٹ دیا ہے۔ یوں یہ تصنیف ذہن میں حدیث صحیح پر اٹھنے والے تمام سوالات کی مکمل تشفی کرتی ہے۔

۳۔ اِس جلد میں شامل اگلی کتاب ''اَلْقَوْلُ الْأَتْقَن فِی الْحَدِیْثِ الْحَسَن'' ہے۔ اس کتاب کو شیخ الاِسلام مد ظلہ العالی نے حدیثِ حسن کے موضوع پر تصنیف فرمایا ہے۔ اس کتاب میں ان افراد کی فکر کا رد ہے جو حدیث کی صرف دو ہی اقسام کے قائل ہیں، ایک حدیث صحیح، اور دوسری حدیث ضعیف۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے حدیث حسن کی تعریف اس کی اقسام وغیرہ پیش کرنے کے علاوہ بہت سے شواہد کے ساتھ اس بات کا اثبات فرمایا کہ حدیث حسن کے موجد اول امام ترمذی نہیں ہیں بلکہ امام ترمذی سے بھی پہلے حدیث حسن بطورِ اصطلاح موجود تھی۔ لہذا یہ تصور کرنا صائب نہ ہوگا کہ امام ترمذی سے پہلے اگر کہیں کسی حدیث سے متعلق لفظِ حسن استعمال ہوا ہے تو وہ لازم طور پر لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے نہ کہ اصطلاحی معنی میں۔

علاوہ ازیں اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے بہت سے ائمہ کرام کی تصریحات کے ساتھ حدیث حسن کے مراتب، اس کا حکم اور تقسیم ذکر فرمائی۔ پھر ان اصطلاحات کی وضاحت کی ہے جو صحیح اور حسن کا احاطہ کرتی ہیں اور یہ کہ صحیح اور حسن کا حکم سند پر ہے۔ اس کتاب کے اختتام پر حدیث حسن کے اہم مصادر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔ تیسری جلد میں شامل چوتھی کتاب اَلْقَوْلُ اللَّطِیْف فِی الْحَدِیْثِ الضَّعِیْف ہے۔ حدیثِ ضعیف پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ کتاب حدیث کے رد و قبول میں مذہب جمہور سے انحراف برتنے والوں کا ناطقہ بند کردینے والی ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں نادر مضامین پر سیکڑوں کتابوں میں بکھرے کام کو یکجا کیا گیا ہے۔ حدیث ضعیف کی مختلف جہات پر چار سو سے زائد حوالہ جات کے ساتھ یہ ایک ایسی جامع تحقیق شدہ کتاب ہے جو حدیث ضعیف پر معاصر ذہن میں اٹھنے والے جملہ اعتراضات کا مسکت جواب مہیا کرتی ہے۔

شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے اس کتاب میں حدیث ضعیف کو قبول نہ کرنے کے فتنہ کی سرکوبی کی ہے۔ یہ سرکوبی اِقتضائے وقت اور فرمانِ اِمروز ہے۔ علم الحدیث سے نابلد لوگ کسی حدیث کو ضعیف کہہ کر اسے قبول کرنے سے یکسر انکار کر دیتے ہیں۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ضعیف، مضعّف اور موضوع کا فرق واضح فرمایا ہے۔روایت حدیث کے جواز میں آپ نے امام سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک وغیرہم سے لے کر امیر صنعانی تک کے انیس (19) جلیل القدر اہل علم کی آراء جمع فرما دی ہیں جن کے نزدیک حدیث ضعیف کو روایت کرنا بالکل درست اور صائب ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں حدیث ضعیف پر عمل کے تین مذاہب ذکر فرما کر مذہب جمہور کو ثابت فرمایا۔ مستزاد تلقی بالقبول کے مسئلے پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ نیز حدیث ضعیف کو رائے اور قیاس پر فوقیت دینے کے مسئلے کو واضح فرمایا۔اس بات کو ثابت کیا کہ جمہور ائمہ ہمیشہ سے حدیث ضعیف کو عقل و رائے پر فوقیت دیتے آئے ہیں۔یہی حنفیہ کا مذہب بھی ہے۔

شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے حدیث ضعیف پر مذاہب اربعہ کا موقف پیش فرمانے کے ساتھ ائمہ صحاح ستہ کے مذہب کو بھی بیان فرمایا ہے۔ مستزاد تاریخ میں جن ائمہ کی طرف سے بالعموم حدیث ضعیف کے رد کا قول نقل کیا جاتا ہے، شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ان ائمہ کی اپنی تحریروں سے ایسے شواہد جمع فرما دیئے ہیں جو یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ خود حدیث ضعیف پر عمل کے قائل تھے۔

کسی حدیث کو ضعیف قرار دے کر ہزار ہا احادیث سے اکتساب فیض اور اکتساب علم سے محروم کر دینے والی فکر کا شیخ الاسلام نے قلع قمع فرما دیا ہے۔بلا شبہ یہ کتاب ہر خاص وعام کے لیے نہایت مفید ہے۔

(جلد نمبر 4) موضوع: آدابِ روایت، اصولِ جرح و تعدیل
مسئلہ اہلِ بدعت سے روایت، اصولِ حدیث اور
فروعاتِ عقیدہ کا قرآن حدیث سے اثبات

الموسوعۃ القادریہ کی چوتھی جلد میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

ا۔ الموسوعة القادرية کی اس جلد میں پہلی کتاب: اَلْاِجْتِبَاء مِنْ شُرُوْطِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَالتَّحَمُّلِ وَالْأَدَاء ہے۔حدیثِ رسول کو روایت کرنے کے آداب، اور حدیث کے تحمل واداء کی شرائط جیسی اہم مباحث کو شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اس قیمتی کتاب میں جمع فرمایا ہے۔آپ نے کتاب کا آغاز روایت حدیث کے مفہوم اور اس کی شروط سے کیا ہے۔پھر حدیثِ رسول کو پڑھنے پڑھانے کے آداب کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے روایت حدیث کے تیرہ (13) آداب ذکر فرمائے

ہیں۔آپ نے حدیث رسول کی تعلیم و تعلم کے ضروری آداب کی بحث کے اختتام پر آدابِ روایت پر تحریر شدہ اہم تصانیف کے ذکر پر کیا ہے۔

اس کتاب میں تحملِ حدیث کی تعریف بیان کی گئی ہے، نیز اس امر کی وضاحت درج ہے کہ کس عمر کے راوی کی حدیث کی روایت درست تسلیم کی جائے گی، تحمل اور اداء کے طریقے ائمہ کی کتب سے اخذ کرتے ہوئے بیان کیے ہیں اور ہر طریقے کے ذیل میں اس کی صورت، حکم، رتبہ، اس کی شروطِ صحت اور روایت لینے والے کے لیے اداء کے الفاظ کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث کے ہر طالب علم کو حدیث کی تعلیم لینے سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے تا کہ قراءت حدیث اور فہم حدیث سے پہلے حدیث پڑھنے پڑھانے کے آداب کے ساتھ ساتھ تحمل و اداء کے طریقوں سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

۲۔ اس جلد میں شامل اگلی کتاب کا عنوان: **شِفَاءُ الْعَلِيْلِ فِي قَوَاعِدِ التَّصْحِيْحِ وَالتَّضْعِيْفِ وَالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ** ہے۔یہ کتاب دین کے ہر طالب علم کے لیے یکساں مفید اور انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے حدیث رسول کی تصحیح و تضعیف اور جرح وتعدیل کے کل بہتر '۲۷' ایسے اصول بیان فرمائے ہیں جو آپ نے علوم الحدیث پر زندگی بھر کے طویل مطالعہ کے دوران منتخب فرمائے۔

یہ بہتر آرٹیکلز علومِ حدیث کی تاریخ میں ہر دور کے جمہور ائمہ کرام کے نزدیک ایک مسلّمہ دستور کی حیثیت رکھتے رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا دستور ہے، جس میں حدیث کی تصحیح وتضعیف سے متعلق اہم ضابطے، جرح وتعدیل سے متعلق عمومی قواعد، ان قواعد پر اہم مثالیں، ائمہ جرح وتعدیل کے ہاں استعمال شدہ الفاظ اور ان کی دلالات، جرح وتعدیل کے مراتب تک تمام اہم مباحث کو ذکر کر دیا گیا ہے۔

فی زمانہ جب ہر کوئی، ہر کسی پر جرح کر رہا ہے۔جہاں اکثر جرح کسی نہ کسی مذہبی تعصب کے نتیجے میں ہے یا ذاتی حسد وعناد کے نتیجے میں ہے، یا منافرت کے نتیجے میں ہے۔ ایسے ماحول میں جرح وتعدیل پر اور حدیث کی تصحیح وتضعیف پر ایسے دستوری ضوابط کو امت کے لیے پیش کرنا شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

یہ 72 آرٹیکلز، جو درحقیقت ہر زمانے کے جمہور ائمہ کے ہاں مسلم ضابطوں پر مبنی ہیں، محض علم حدیث کے طالب کے لیے ہی افادیت نہیں رکھتے بلکہ علم دین کے ہر طالب کے لیے ان کا مطالعہ ناگزیر ہے تا کہ معاشرے میں دین کی نمائندگی کرنے والے حضرات جہاں ایک دوسرے پر مذہبی

تعصب اور ذاتی تحاسد کی بناپر جرح کرنے سے گریز کریں، وہیں امت میں وہ گروہ جو حدیث کے رد وقبول میں من مانے ضوابط اختیار کیے ہوئے ہے، اپنی اصلاح کرتے ہوئے حدیث کی تصحیح وتضعیف پر جمہور کے مذہب پر واپس لوٹ آئے۔

۳۔ الموسوعة القادرية کی چوتھی جلد میں شامل تیسری اہم کتاب: حُكْمُ السَّمَاعِ عَنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاء ہے۔اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اہل بدعت سے روایت لینے کے مسئلہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ کتاب اہل اسلام میں 'بین المسالک' تکفیر وتضلیل کرنے کی روش اور آپس میں ایک دوسرے سے متعلق متشدد افکار ونظریات رکھنے کے طرزِ عمل کی نفی کرتی ہے۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے آٹھ مختلف جہات سے بدعت کی اقسام کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز بدعت کی تقسیم پر ابن حزم اندلسی سے لے کر علامہ آلوسی تک بائیس (22) اجل علماء کے اقوال بھی پیش فرما دیے ہیں، جس سے یہ بات خوب واضح ہو گئی ہے کہ محض بدعت کا لفظ بول کر اس سے ضلالت وگمراہی کا معنی لینا یا تو کم علمی کے سبب ہے یا یقینی طور پر علمی خیانت ہے۔

یہاں اس بات کی طرف انتباہ ناگزیر ہے کہ برصغیر پاک وہند میں بالخصوص اور عالم عرب کے بعض حلقوں میں بالعموم عقیدے کے باب میں فروعی اِختلافات کی بناء پر کفر وشرک اور بدعت وضلالت کا فتویٰ لگانے کا رُجحان بہت عام ہو چکا ہے۔ علماء، وواعظین اور مبلغین اپنے فکری ونظری اِختلافات کی بنیاد پر ایک دوسرے کو کافر ومشرک، گستاخ، بدعتی اور ضالّ ومضلّ کہہ کر دائرۂ اسلام سے یا کم از کم اَہلِ سنت یا سوادِ اَعظم سے خارج قرار دینے میں ذرا برابر تامل نہیں کرتے۔اس کتاب کے مطالعے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ بدعت کی اصطلاح کا بے باک اطلاق کرکے دوسروں کو بدعتی، گمراہ، خارج اَز اِسلام قرار دینا کبھی سلف صالحین اور متقدمین کا طرزِ عمل نہیں تھا۔

اس کتاب میں بدعت کے بنیادی تصور کو خوب واضح کرنے کے بعد شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اہل اھواء اور بدعتیوں سے روایت پر ائمہ حدیث کے مذاہب ذکر فرمائے۔ اور جمہور کا موقف واضح فرمایا۔ اختتام پر اہل بدعت سے روایت لینے پر بالخصوص امام بخاری ومسلم کا مذہب بیان فرمایا تاکہ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ امام بخاری ومسلم، جو کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتب شمار ہوتی ہیں، اپنی صحیحین میں بدعتی کی روایت لینے کو درست سمجھتے ہیں تو ہم کس بنیاد پر اپنے اوپر علم کے دروازے بند کر دینا چاہتے ہیں؟ اور جو کوئی بھی ہم سے اختلاف کرے، بنا تنقیح مسئلہ، بنا اختلاف کی درجہ بندی کیے، اس سے علم لینا تو درکنار ہم اس کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے۔

شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اس کتاب میں یہ بات واضح فرمائی کہ وہ ائمہِ حدیث جن کے طفیل پورا دین اُمت تک منتقل ہوا اور جن کے اوپر پوری امت کا اعتماد ہے، انہوں نے اپنی صحیح کتبِ حدیث میں ایسے راویوں سے احادیث لینے کے عمل کو روا جانا، جن کے معتقدات بدعت پر مبنی تھے تو آج ہم کیوں ایسے فروعی مسائل میں ایک دوسرے کو واصل جہنم کرنے پر مُصر ہیں۔ ہم کس بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنا تو کجا، ایک دوسرے کا وجود بھی پسند نہیں کرتے؟

۴۔ اس جلد میں شامل ایک اور اہم اور نادر الوجود کتاب **اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة** ہے۔ یہ کتاب شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا تفرد ہے جو آپ کی قوتِ اجتہاد اور قوتِ استنباط کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی علم حدیث کی تاریخ میں پہلی کتاب ہے جس میں فروعِ عقیدہ کے بیان کے ذیل میں ایسے الفاظ کا سہارا لیا گیا ہے جو الفاظ بذات خود مصطلحات حدیث ہیں۔ مستزاد اس کتاب میں حدیث کی مصطلحات پر قرآنی آیات سے استشہاد بھی پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے وحی کی اقسام کا ذکر فرمایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائص واِمتیازات اور کمالات کا تذکرہ کیا ہے اور واضح کیا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہرگز کسی دوسرے کے قول کی مانند نہیں ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا فعل کسی دوسرے کے فعل کی مانند نہیں اور آپ ﷺ کا راستہ، عطا، رضا، فضل، غناء، آپ ﷺ کی بارگاہ کا ادب اور دیگر خصائص و کمالات اور عطایا جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سرفراز فرمایا ہے، محض آپ ﷺ ہی کی ذاتِ بابرکت کے ساتھ خاص ہیں۔ شیخ الاِسلام مدظلہ العالی نے اس کتاب میں وحی کی اقسام، شبِ اِسراء و معراج حضور نبی اکرم ﷺ کے رؤیت باری تعالیٰ کو بیان کیا ہے۔

فروع عقیدہ کے بیان کے ساتھ اقسام حدیث پر اور تحمل وادا کی صورتوں پر قرآنی استشہاد اس کتاب کی انفرادیت ہے۔ مثال کے طور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے حدیث صحیح، حدیث حسن اور حدیث ضعیف کا استنباط سورۃ فاطر کی درج ذیل آیت کریمہ سے کیا ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ . (فاطر، ۳۵: ۳۲)

اس آیت کریمہ میں **ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ** کا اشارہ حدیث ضعیف کی طرف، **وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ** کا اشارہ حدیث حسن کی طرف ہے اور **وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ** کا اشارہ حدیث صحیح کی طرف ہے۔

شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے اِس آیت کریمہ سے دوسرا استنباط یہ کیا ہے کہ اگر ارتقاء کی شرائط پوری کی جائیں تو تینوں درجوں میں سے آخری درجہ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ بھی مردود نہیں۔ آیت کریمہ کے مطابق تینوں درجات وارثینِ کتاب کے ہیں اور چنیدہ بندوں میں داخل ہیں اور ان کے لیے نعمتِ قبولیت کا اعلان ہے۔

علم الحدیث کے بے شمار قواعد ہیں جن کا استنباط شیخ الاِسلام مد ظلہ العالی نے بہ نگاہِ تعمق قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے کیا ہے۔ اس جامعیت کے ساتھ یہ ایسا نادر و نایاب اُسلوب ہے جسے شاید گذشتہ بارہ سو سال کی تاریخ میں کسی نے نہیں اپنایا۔

(جلد نمبر 5) موضوع: امام بخاری سے قبل تدوینِ حدیث کی تاریخ

الموسوعة القادرية کی یہ جلد: إِعْلَامُ الْقَارِی عَنْ تَدْوِيْنِ الْحَدِيْثِ قَبْلَ الْبُخَارِی کے نام سے موسوم کتاب پر مشتمل ہے۔ شیخ الاسلام مد ظلہ العالی کی یہ کتاب تدوین حدیث پر قدیم وجدید تحقیقات کی جمع وترتیب اور مفید اضافہ جات پر مشتمل ایک نادر تحفہ ہے۔ جو قبل از بخاری تدوین حدیث پر جملہ اعتراضات کا کافی وشافی جواب پیش کرتی ہے۔

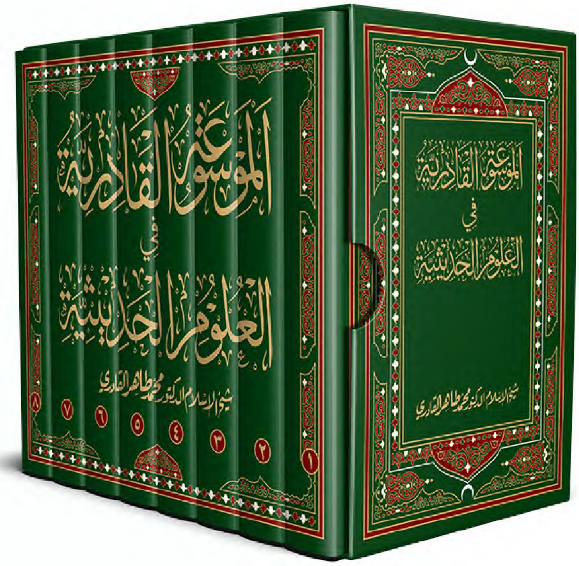

تدوینِ حدیث پر بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ رسول مکرم ﷺ کے پردہ فرما جانے کے دو صدیوں بعد ہوئی۔ منکرین حدیث ایک جھوٹا مفروضہ گھڑ کر اِس کے ذریعے حجیتِ حدیث کے عقیدے پر تشکیک کے ہتھیار سے حملہ کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلا ذخیرہ حدیث صحاح ستہ کی شکل میں مرتب ہوا، یا ان کی طرف سے چند دیگر معروف کتابوں، جیسے مسند احمد بن حنبل، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق اور موطا امام مالک وغیرہ کا ذکر، یہ کہہ کر کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث کے اوائل مجموعے ہیں، جن کا وجود دوسری صدی کے اختتام اور تیسری صدی کے شروع میں سامنے آیا۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا جن کے پاس کسی نہ کسی صورت میں، کسی نہ کسی عدد میں کتابت شدہ احادیث نبویہ موجود تھیں۔ پھر ان میں سے کئی صحابہ کرام کے کے پاس مستقل صحائف تھے اور کئی کئی کتب تھیں۔

مستزاد آپ نے اس کتاب میں اول تا آخر تابعین کے اوائل زمانے سے لے کر امام بخاری سے کم و بیش دس برس پہلے تک کے 100 سے زائد شخصیات کا تذکرہ فرمایا ہے جن کے پاس احادیث لکھی موجود تھیں۔ نیز ان میں کم و بیش 30 ایسی شخصیات تھیں جن کے بارے میں تصریح ہے کہ ان کے پاس بہت سے صحائف موجود تھے۔

اِس کتاب میں شیخ الاِسلام مدظلہ العالی نے اس شبہ کا تجزیہ و تحلیل کرتے ہوئے اس کا ردّ اور ابطال کیا ہے اور ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا ہے کہ تدوینِ سنت و حدیث کی ابتداء دورِ نبوی ﷺ میں ہی ہو چکی تھی۔

شیخ الاِسلام مدظلہ العالی نے یہ کتاب لکھ کر تدوینِ حدیث پر اعتراض کی آڑ میں فتنہ انکارِ حدیث کا کلی سدِّباب کر دیا ہے۔ یہ ایک فقید المثال تاریخی و تحقیقی کارنامہ ہے۔ آپ نے صحیح بخاری کی تدوین سے قبل دو صدیوں میں 600 کے قریب چھوٹے بڑے تحریری ذخائرِ اُحادیث ثابت کیے ہیں، جن کا ذکر کتب میں آیا ہے۔

(جلد نمبر 6 تا 8) موضوع: معرفتِ حدیث اور اسماء الرجال

اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةُ فِی الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة کی آخری تین جلدوں کا عنوان شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اَلْإِجْمَالُ فِيْ ذِكْرِ مَنِ اشْتَهَرَ بِمَعْرِفَةِ الْحَدِيْثِ وَنَقْدِ الرِّجَالِ مقرر فرمایا ہے۔ یہ تین جلدیں معرفتِ حدیث اور نقدِ رجال کے فن میں شہرت اور مہارتِ تامہ رکھنے والی ایک ہزار شخصیات کے تذکرہ پر مشتمل ہیں۔ رجالِ حدیث پر یہ کتاب اپنے منہج

اور اسلوب میں کوئی مثال نہیں رکھتی۔ اس کتاب میں منتخب کردہ شخصیات کے تراجم بالتفصیل ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا، بلکہ صرف ان پر کلماتِ تعدیل کو ذکر کیا گیا ہے۔ نیز بعض مشہور ائمہ سے متعلق کلمات تعدیل کے ساتھ ساتھ ان ائمہ کے زہد وورع کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ہر خاص وعام کو جہاں ان شخصیات کی علمی ثقاہت کا علم ہو، وہیں ان کے تقویٰ وپرہیزگاری سے آگہی نصیب ہو۔ ایک عام قاری بھی یہ جان سکے کہ یہ ائمہ فنِ حدیث پر مہارت کے ساتھ ساتھ صاحبان زہد وورع بھی تھے۔

شیخ الاسلام مد ظلہ العالی نے کتب التراجم والرجال سے ایک ہزار ایسی یگانہ روزگار شخصیات کا انتخاب کیا ہے جن کو تاریخ رجال میں حفاظ، نقاد، ثقات شمار کیا جاتا رہا ہے۔ اس کتاب میں عام قاری کی سہولت کے لیے تمام شخصیات سے متعلق معلومات کو نام، نسبت، کنیت، شیوخ، تلامیذ اور علمی مقام ومرتبہ کے مستقل عنوانات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ان منتخب رجال (شخصیات) کے طبقات ان کی وفیات کے حساب سے تقسیم کیے ہیں۔ آپ نے اس میں تلمذ اور رؤیتِ شیخ، علاقے، لقاء وغیرہ ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کیا۔

حرفِ آخر

قارئین محترم! ''اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةِ فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة'' کی آٹھ جلدوں میں موجود 14 کتب میں سے ہر کتاب کا ایک ایک صفحہ علم کے موتیوں کا بحرِ ذخار ہے۔ ہم یقیناً اس موسوعہ کے کما حقہ فنی محاسن بیان نہیں کر سکتے۔ علوم الحدیث کا یہ گراں قدر انسائیکلوپیڈیا اہلِ علم وفن کے لیے ایک نادر ونایاب ارمغاں اور بے نظیر وبے مثال تحفہ ہے۔ اس موسوعہ کی اصل قدر وقیمت کا اندازہ اس کے مطالعہ کے بعد اہلِ علم وفن ہی کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی اس کاوشِ علمی سے کما حقہ مستفید ومستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں سنت رسول اور حدیث نبوی کا کامل فہم عطا کرے۔

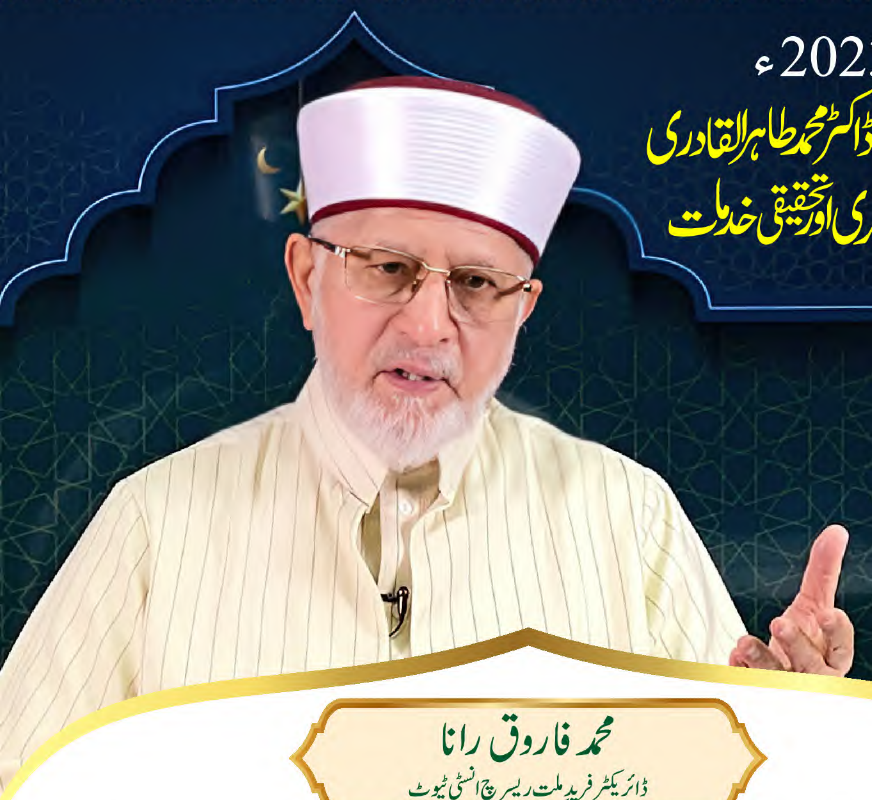

2023ء
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی، فکری اور تحقیقی خدمات

محمد فاروق رانا
ڈائریکٹر فریدِ ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

علماء ہی بقاءِ علم کا باعث ہیں۔ نصِ قطعی سے یہ ثابت شدہ اَمر ہے کہ علم ہی سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں پر باعثِ شرف و فضیلت بنا، اسی وجہ سے نسلِ آدم کے لئے بھی علم وجہ فضیلت ٹھہرا۔ اس اَمر کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا (البقرہ، ۲: ۳۱)

(اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیے) ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ، ۵۸: ۱۱)

” اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا۔“

اسلام میں علم کی اہمیت و فضیلت مسلم ہے۔ علم کی بدولت دنیا و آخرت دونوں میں مقام و مرتبہ اور درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علماء کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتا اسے اپنے فضل و کرم سے خدمتِ دین کے لئے چن لیتا ہے۔

جس قدر اہل علم کا بلند و بالا مقام و مرتبہ ہے، اسی تناسب سے ان کی ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں۔ اشاعت و فروغِ علم علماء کی بڑی ذمہ داری ہے جس کا ذریعہ وعظ و خطاب اور تصنیف و تالیف ہے۔ ہمیں آج تک جو علم پہنچا ہے، وہ ائمہ اسلاف کے قلم و قرطاس کی مہربانیوں سے ہے۔ یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا بہت بڑی سعادت و سخاوت ہے۔ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ؟ اَللّٰهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدِ. وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً.

(أبو یعلی، المسند، ۵: ۱۷۷، رقم: ۲۷۹۰)

”کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ سخیوں کا سخی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ سب سخیوں کا سخی ہے (یعنی سب کریموں کا کریم ہے) اور میں اولادِ آدم (کائنات انسانی) میں سب سے بڑا سخی ہوں۔ میرے بعد لوگوں میں سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا، پھر اس نے اپنے علم کو فروغ دیا۔ قیامت کے دن اُس ایک شخص کو پوری امت کے برابر کھڑا کیا جائے گا۔“

یعنی وہ ایک شخص جس نے علمِ نبوی حاصل کیا، اسے امت اور دنیا بھر میں پھیلایا، اُس کے درجات، فضائل، مراتب، حسنات اور خیرات اس قدر ہوں گی کہ ایک شخص تنہا امت کے برابر ہوگا۔

عصر حاضر میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ان کے خانوادے کو یہ توفیق مرحمت فرمائی ہے کہ وہ دن رات اشاعتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ 2023ء میں FMRi کے زیرِ اہتمام شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے صاحبزادگان ڈاکٹر حسن محی الدین قادری صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صاحب کی متنوع موضوعات پر جو نئی کتب زیورِ طبع سے آراستہ ہوئیں۔ ذیل میں ان کتب کا مختصر تعارف درج کیا جاتا ہے۔

2023ء: حضور شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی تصانیف

گزشتہ سال 2023ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی درج ذیل علمی و تحقیقی تصانیف منظر عام پر آئیں:

(ا) اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةُ فِی الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة
(Encyclopedia of Hadith Studies)

2023ء علوم الحدیث کے باب میں حجۃ المحدثین، مجددِ دین و ملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا عربی زبان میں تصنیف کردہ ''اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةُ فِی الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة'' 8 جلدوں میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا۔ یہ ضخیم اور جامع اِنسائیکلوپیڈیا اُصول الحدیث کے اہم ترین موضوعات؛ حُجِّيَّةُ الْحَدِيْث، نَشْأَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث، مَعْرِفَةُ أَنْوَاعِ الْحَدِيْث، عِلْمُ مُصْطَلَحِ الْحَدِيْث، قَوَاعِدُ رِوَايَةِ الْحَدِيْث، عِلْمُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْل، تَارِيْخُ تَدْوِيْنِ الْحَدِيْث اور أَسْمَاءُ الرِّجَالِ وَالطَّبَقَات پر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف کردہ 14 کتب پر مشتمل ہے۔ کسی ایک شخصیت کے قلم سے جدید اُسلوب اور عصری تقاضوں کے مطابق اتنے اہم موضوعات کے احاطے کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

☆ یہ انسائیکلوپیڈیا اپنے موضوع، معیارِ تحقیق، حُسنِ نظم اور نُدرت و تنوع کے اعتبار سے برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص اور عالمِ عرب اور مغربی دنیا میں بالعموم گزشتہ 400 سال کے علمِ حدیث کے ذخیرہ میں فقید المثال اضافہ ہے۔

☆ یہ انسائیکلوپیڈیا گذشتہ کئی صدیوں کے ائمہ و محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ اور ماحصل ہے، جسے نئے اِستشہادات کے اضافہ جات سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے۔

☆ یہ کام عصرِ حاضر میں شیخ الاِسلام کی تجدیدی واجتہادی کاوش ہے، جس کے ذریعے اُنہوں نے اسلام کے علمی ورثہ کی حفاظت، ترویج و فروغ اور نشأۃِ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس عظیم الشان **Encyclopedia of Hadith Studies** کی پہلی تقریب رونمائی یکم اکتوبر 2023ء بروز اتوار، ایوانِ اقبال لاہور میں منعقد ہوئی۔ جب کہ دوسری تقریبِ رونمائی 7 اکتوبر 2023ء کو پاک چائنہ فرینڈشپ سنٹر سری نگر ہائی وے اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ ان دونوں تقاریبِ رونمائی میں پاکستان اور عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیات نے شرکت کر کے اس کی اہمیت اور انفرادیت پر علمی و تحقیقی گفتگو کی اور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی منفرد عالی شان علمی کاوش پر اُن کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

قارئین اِس موسوعہ کا تفصیلی تعارف اِسی شمارہ کے الگ مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) اَلْاِکْتِمَال فِی نَشْأَةِ عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَطَبَقَاتِ الرِّجَال

اہلِ علم حضرات کی علمی ذوق کی تسکین کے لیے شیخ الاسلام کی اصول الحدیث پر عربی زبان میں مرتب کردہ سلسلۂ کتب میں سے ایک منفرد کتاب 'الاکتمال فی نشأۃ علم الحدیث وطبقات الرجال' بھی گزشتہ سال زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔ پونے چار سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی علومِ حدیث پر دسترس اور اس باب میں آپ کی تبحرِ علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے، جس کی نظیر فی زمانہ عرب وعجم میں بالعموم، جبکہ برصغیر پاک وہند میں بالخصوص نظر نہیں آتی۔

کتاب اپنی ابتداء تا انتہاء، علومِ حدیث کے ارتقاء کو ذکر کرتی ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے نشأۃ علوم حدیث میں عہدِ نبوی سے لے کر عہدِ صحابہ تک۔۔۔، پھر عہدِ تابعین و اتباع التابعین سے لے کر قبل از ائمہِ صحاح تک موجود ائمہ حدیث و فقہ کی طرف سے پیش کی جانے والی علمی خدمات کو ایسے حسین اُسلوب میں پیش فرمایا ہے کہ علومِ حدیث کی نشأۃ و ارتقا پر معترض کے ذہن میں وارد ہونے والے جملہ اشکالات رفع ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ویسے تو یہ کتاب اپنی نوع میں ممتاز و یکتا ہے ہی، مگر جو چیز اس کو مزید ممیز و مشخص کر دیتی ہے، وہ اس کتاب کا مقدمہ، پہلا اور دوسرا باب ہے، جس میں بالترتیب قرآن مجید، احادیث نبویہ اور آثارِ صحابہ سے بصورتِ استشہاد ایسے قوانین وضوابط پیش کیے گئے ہیں جو ان ادوار میں حفظِ حدیث اور علومِ حدیث کے ارتقاء کا سبب بنے ہیں۔

یہ کتاب اُصول الحدیث کے طلبہ، علماء واساتذہ، مدرسین اور شیوخ الحدیث کے لیے بے پناہ اہمیت کی حامل ہے۔

(۳) یزید کے کُفر اور اُس پر لعنت کا مسئلہ

(اضافہ شدہ جدید ایڈیشن)

اعتقادی وفکری اِصلاح کے لیے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا یہ عظیم شاہ کار اپنے موضوع پر تاریخ کی ضخیم ترین تصنیف اور بے مثال و باکمال علمی تحقیق ہے۔ یہ کتاب لکھ کر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف اِسلام کی وکالت کا حق ادا کیا ہے بلکہ آپ نے صدیوں کا قرض بھی چکا دیا ہے۔ آپ نے اِس کتاب میں سانحۂ کربلا کے اَصل کرداروں اور ذمہ داروں کے بارے میں اِنکشافِ حقائق کے ساتھ ساتھ یزید کے گھناونے کردار اور اِمام حسین علیہ السلام کے قتل کے براہِ راست حکم دینے کے نا قابلِ تردید شواہد بھی پیش کیے ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اِس کتاب میں قرآن و حدیث کی نصوصِ قطعیہ کی روشنی میں نفسِ مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے وقیع و مسکت دلائل کے ساتھ اَہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدۂ صحیحہ کا اِثبات و تحقّق کیا گیا ہے۔

(۴) تصوف اور لزومِ قرآن و سنت

تصوف کے مختلف پہلوؤں سے متعلق بہت سے سوالات پائے جاتے ہیں جو آج کے دور میں تصوف کو پڑھنے اور سمجھنے والے کے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ تصوف کا اِسلامی شریعت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ معاذ اللہ دین کے متوازی کوئی الگ نظریہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے اس منفرد و ممتاز کاوش میں اس اعتراض کا تحقیقی، تنقیدی اور تجزیاتی دلائل سے ردّ کیا ہے تاکہ تصوفِ اسلامی پر پڑی ہوئی تشکیک و اِرتیاب کی دبیز تہوں کو ہٹا کر اس کے خوبصورت چہرے کو واضح کیا جا سکے۔

منہاج یونی ورسٹی کے Shaykh-ul-Islam Institute of Spiritual Studies اور FMRi کے اشتراک سے طبع ہونے والی شیخ الاسلام کی اس کتاب میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ تصوف کی اصل قرآن وسنت ہے اور ائمہ تصوف کے ہاں شریعت کا التزام باقی علماء اور عامۃ الناس کے مقابلہ میں زیادہ تھا۔

(۵) حسنِ اَدب

اَعلیٰ ادب اور عمدہ کردار کا حصول صدقِ مقال، حسنِ اَعمال، صحبتِ صالحہ اور اَخلاقِ حسنہ سے ہوتا ہے۔ عمدہ و شریفانہ اطوار اور نفیس و مہذبانہ کردار کو ''حسنِ ادب'' کہتے ہیں، کیونکہ ادب ہی وہ دستِ احتساب ہے جو اَفرادِ معاشرہ کو عمدہ اَخلاق سے منظم کر کے خرافات و فضولیات کی دلدل میں اترنے سے روکتا ہے۔

ادب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے Noble Conduct and its Significance in Islam کے نام سے کتاب تالیف فرمائی تھی، جس کا اردو ترجمہ گزشتہ سال 2023ء میں ''حسنِ اَدب'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

منہاج یونی ورسٹی کے شیخ الاسلام مرکزِ علوم الروحانیہ اور فریدِ ملت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کے اشتراک سے شائع شدہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی اس کتاب میں آدابِ اُلوہیت کو خاص انداز

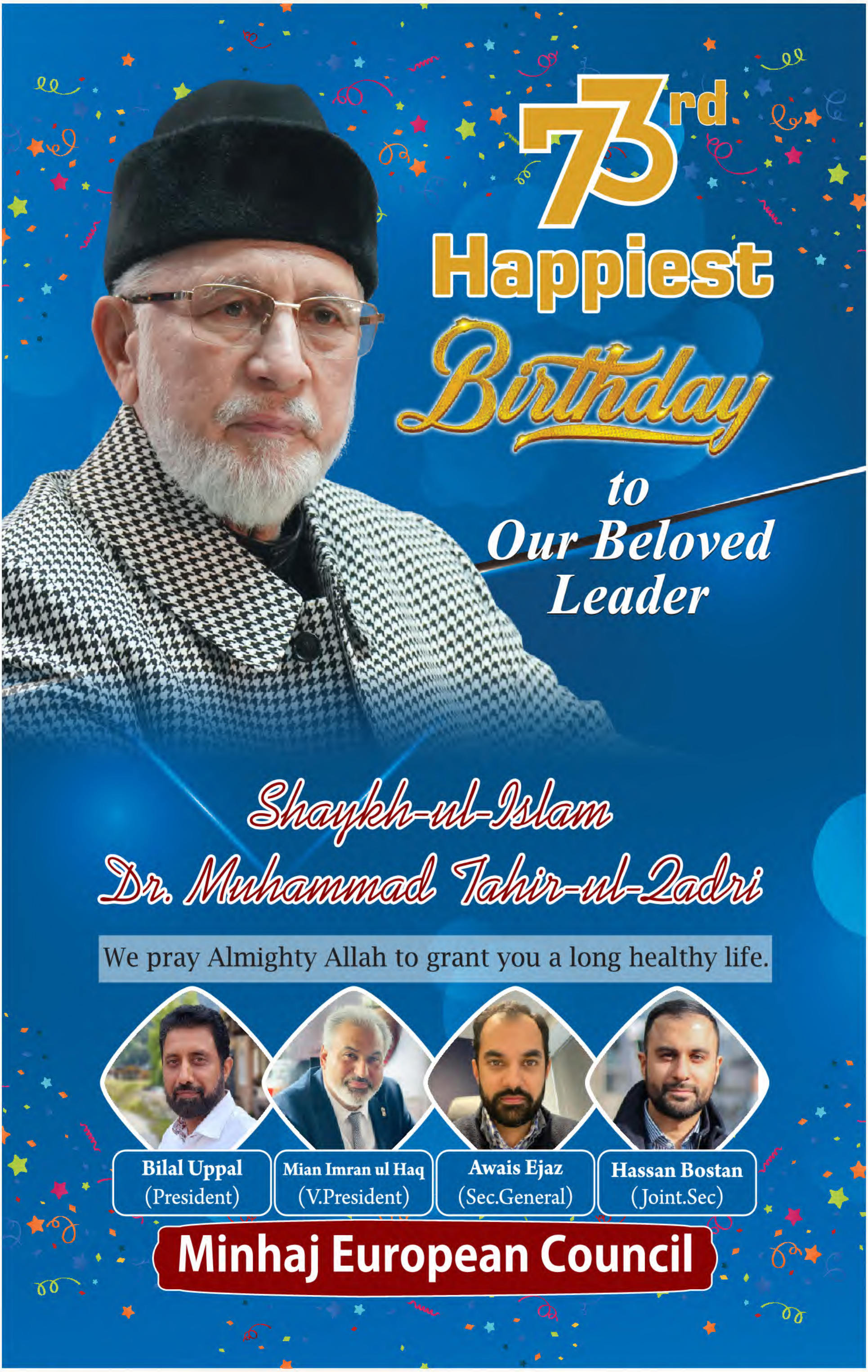
73rd
Happiest
Birthday
to
Our Beloved
Leader
Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
We pray Almighty Allah to grant you a long healthy life.
Bilal Uppal
(President)
Mian Imran ul Haq
(V.President)
Awais Ejaz
(Sec.General)
Hassan Bostan
(Joint.Sec)
Minhaj European Council

خوب ہے بانٹتا اہلِ اسلام کو — حُبِّ خیرالورٰی طاہرالقادری
گلشنِ ملک وملت میں جس کی مہک — وہ گلِ خوش نما طاہرالقادری

ہم احیائے اسلام اور تجدید دین کے عظیم نقیب سفیرِ امن

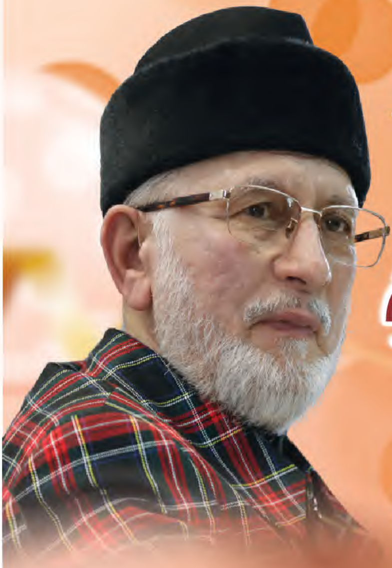

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو

73 ویں سالگرہ

Happy Birthday

کے موقع پر

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں کہ جس نے اس قحط الرجال کے زمانے میں تجدید دین کے عظیم مصطفوی مشن کے حصول کے لئے آپ کی سنگت عطا فرمائی۔

دعا گو ہیں کہ جرأت و استقامت اور علم وحکمت کے اس سرچشمہ کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن انٹرنیشنل۔ سویڈن

میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں صرف حسنِ ادب پر ائمہ کرام اور سلف صالحین کے 115 نادِر، ایمان افروز اور مؤثر القلوب اَقوال درج کیے گئے ہیں۔ یہ مختصر کتاب؛ معلمین و مبلغین علماء کرام، اَساتذہ اور طلبہ کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔

(6) JIHAD: Perception & Reality

اپریل 2019ء میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی OIC کی خصوصی دعوت پر اس کے اجلاس منعقدہ ریاض، سعودی عرب میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس کانفرنس کا عنوان: ''انتہا پسندی اور دہشت گردی کے تدارک میں تعلیمی اداروں کا کردار'' تھا۔ اس کانفرنس میں امنِ عالم اور تعلیم و شعور کے فروغ میں تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام مدظلہ العالی کے کردار پر آپ کو خصوصی خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اس کانفرنس کے لیے شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے خصوصی طور پر تین کتب تیار فرمائی تھیں، جن میں سے ایک کتاب Jihad Perception & Reality تھی۔ یہ کتاب بھی الحمدللہ گزشتہ سال منظرِ عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے عصری اور قرآنی تناظر میں جہاد کا معنی و مفہوم، اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ نیز آپ نے آیاتِ جہاد کے غلط اطلاق کی اِصلاح کرتے ہوئے اُن کی درست تشریح و توضیح بھی فرمائی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی دفاعی جہاد کی حکمت عملی کو واضح کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں '' دار'' کی تقسیم کرتے ہوئے ''دار الاسلام'' اور ''دار الحرب'' میں فرق کو واضح کیا گیا ہے اور دار الامن، دار العہد اور دار الحیاد کی بھی تفصیلات رقم کی ہیں۔ اس کتاب میں خلافت کے صحیح تصور کی بھی وضاحت کی گئی ہے اور اس کتاب میں جہاد کے نام پر فساد پھیلانے والوں کے استدلالِ باطلہ کا بھرپور ردّ کیا گیا ہے۔

(7) The Principle of Change in Islamic Law

تَغَيُّرُ الْأَحْكَامِ بِتَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ وَالزَّمَانِ (حالات اور زمانہ بدلنے سے اَحکام کا بدل جانا) ایک باقاعدہ فقہی اصول ہے؛ جس پر فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کے ائمہ و مجتہدین نے اپنی کتبِ فقہ میں باقاعدہ ابواب قائم کیے اور اس اصول کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے عظیم نعمت اور برکت قرار دیا ہے۔

اس مسئلہ کے تناظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے 'تغیرِ زمان سے اِجتہادی اَحکام میں رِعایت اور تبدیلی' کے عنوان سے کتاب تالیف

فرمائی تھی۔ گزشتہ سال اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Principle of Change in Islamic Law کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی قوانین ہر زمانے کے بدلتے ہوئے حالات و عادات اور احوال و ظروف کے مطابق اِنسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان قوانین میں اللہ تعالیٰ نے اتنی وسعت اور لچک رکھی ہے کہ ان میں ہر دور کے تقاضوں کے مطابق راہنمائی کرنے کی صلاحیت موجود ہے بلکہ بدلتے حالات کے مطابق تبدیلی ہی ان قوانین کو بقا اور دوام بخشتی ہے۔

(8) حقیقتِ بدعت (اِزالۂ اِشکالات)

سلسلۂ تعلیماتِ اِسلام: (17)

سلسلہ تعلیماتِ اِسلام کی 17ویں کتاب 'حقیقتِ بدعت (اِزالۂ اِشکالات)' بھی گزشتہ سال زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آئی۔ یہ کتاب شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے تبحر علمی، بلند فکری اور اجتہادی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔ اپنے نام سے ہی ظاہر یہ کتاب آج کے دور میں پائے جانے والے بدعت کے تصور کو ردّ کرتی ہے۔ اِس کتاب میں حقیقتِ بدعت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ سے واضح کیا گیا ہے کہ ہر نیا کام بدعت نہیں۔

100 سوالات پر مشتمل یہ کتاب طلبہ و طالبات اور عامۃ الناس کے لیے ایسا اعتقادی و فکری راہ نما ہے جس کے ذریعے قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں نہ صرف تصورِ بدعت اور اس سے متعلقہ ابحاث کا صحیح تصور سمجھنے بلکہ مدتِ مدید سے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ مزید برآں یہ کتاب اپنی افادیت کے اعتبار سے مدارس اور تربیتی حلقہ جات میں گائیڈ بک کی حیثیت رکھتی ہے۔

(9) المنہاج السوی من الحدیث النبوی (آڈیو بک)

گزشتہ سال کے اواخر میں شیخ الاسلام کی حدیث مبارک پر عظیم، شاہکار اور مقبولِ عام تالیف المنہاج السوی من الحدیث النبوی کی آڈیو بک بھی منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب ملک خداداد کے معروف صداکار صاحبزادہ تسلیم احمد صابری صاحب کی آواز میں ریکارڈ کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے پہلی آڈیو بک ریکارڈ کرنے اور لانچ کرنے کا سہرا

بھی صاحبزادہ تسلیم احمد صابری صاحب کے سر ہے۔ انہوں نے 2008ء میں شیخ الاسلام کے اُردو ترجمہ عرفان القرآن کی آڈیو بک کی صداکاری کی تھی۔

المنہاج السوی من الحدیث النبوی آڈیو بک کی ایک پروقار تقریب رونمائی 4 نومبر 2023ء کو مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد ہوئی۔ بلاشبہ یہ عصر حاضر کی ضرورت کے پیشِ نظر بڑی اہم پیش رفت ہے۔

(10) سیرتِ نبوی کا اصل خاکہ (چینی ترجمہ)

منہاج ایشین کونسل، منہاج القرآن انٹرنیشنل ہانگ کانگ، نظامتِ اُمورِ خارجہ اور فریدِ ملت ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کے باہمی اشتراک سے شنگھائی یونی ورسٹی کے پروفیسر محمد اَفضال صاحب نے Real Skecth of the Prophet Muhammad (pbuh) کا چینی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

2023ء: ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی تصانیف

گزشتہ سال 2023ء میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی درج ذیل تصانیف منظرِ عام پر آئیں:

(1) فلسفۂ قل اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

گزشتہ سال منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے شذراتِ علمی میں سے ایک عظیم شاہ کار' فلسفۂ قل اور شانِ مصطفیٰ ﷺ' کے نام سے شائع ہوکر منظرِ عام پر آیا ہے۔ یہ کتاب قرآن مجید میں حضور نبی اکرم ﷺ سے خطابِ ''قل'' کے ضمن میں شانِ مصطفیٰ ﷺ کو اُجاگر کرتی ہے۔ قرآن مجید میں 332 مقامات پر 306 ایسی آیات وارد ہوئی ہیں کہ جن میں اکثر مقامات پر اللہ رب العزت نے لفظ قُل کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ سے خطاب فرمایا کہ '' محبوب! آپ فرما دیجیے''۔ اس کتاب میں اس خطاب کی حکمتوں اور اور نبی مکرم ﷺ کی واضح ہونے والی بلند شان کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

منفرد شان کی حامل اس کتاب میں فلسفہ قل کے ضمن میں اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ جہاں ذاتِ باری تعالیٰ اور دین کا تعلق ہوگا، وہاں زبان مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی۔ بلاشبہ یہ کتاب تفسیری میدان میں ایک قابلِ قدر اور شاندار علمی و تحقیقی اضافہ ہے۔

(2) سوشل میڈیا اور ہماری زندگی (فوائد و نقصانات)

اِکیسویں صدی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی ہے۔ اسلام انسانیت کی فلاح کے لیے جدید ذرائع کے استعمال کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ تاکید بھی کرتا ہے۔ سماجی و مذہبی اور سیاسی و معاشی سطح پر اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے مثبت و منفی اثرات اس قدر ہمہ گیر ہیں کہ اس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں تجدید و ترقی بذاتِ خود اس بات کی متقاضی ہے کہ دعوت و تبلیغِ دین کے لیے جدید وسائل اِختیار کیے جائیں۔ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے جہاں انسانیت کو کثیر فوائد حاصل ہوئے، وہاں اس کے منفی استعمالات سے انسانیت کے اخلاقی و سماجی کرب میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اِس اہم اور عصری موضوع کو نذرِ قرطاس کیا ہے، تاکہ آج کی نوجوان نسل اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اس کے مثبت استعمال کو اپنا وطیرہ بنائے۔

(3) اِستحکامِ جماعت اور فکری وحدت

اِسلام کے پیغام کی اَصل روح اِجتماعیت کا فروغ اور ملت کے افراد کے مابین اِتحاد اور یکجہتی کی فضا قائم کرنا ہے۔ اِس اَمر سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا ہے کہ عصر حاضر میں کتابِ ملتِ بیضا کی شیرازہ بندی اَز بس ناگزیر ہے۔ اس کے لیے فکری وحدت، ملی سوچ اور اسلامی قومیت کو فروغ دینے کے لیے قرآن و سنت کی فکر پر مبنی کسی عالمگیر، منظم اور روحِ اِسلام سے ہم آہنگ جماعت میں شمولیت ازبس ضروری ہے۔

جماعت کے اِستحکام کے لیے نظم و ضبط کلیدی اَہمیت رکھتا ہے۔ اِجتماعی نظم سے اِنحراف دراصل کسی بھی دینی جماعت یا تحریک کے لیے زہرِ ہلاہل کی طرح ہے۔ تنظیمی نظم کی خلاف ورزی اور مرکز گریز رجحان کا نتیجہ کسی بھی تحریک کی قبولیت اور فروغ پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

جماعتی استحکام اور نظم و ضبط کی پابندی کے لیے ہی اسلام میں سمع و طاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اسے لازم قرار دیا ہے۔ اس اہم اور وقیع موضوع پر چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل نے قلم اُٹھایا ہے اور اس موضوع کے اہم پہلوؤں کو عصری تناظر میں واضح کیا ہے۔ یہ کتاب تحریک منہاج

القرآن کے ہر کارکن کی فکری و نظریاتی تربیت کے لیے نہایت اہم ہے۔ فکری آسودگی حاصل کرنے کے لیے تحریک منہاج القرآن کے ہر کارکن کو اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

(4) The Jewels of Glory: A Multifaceted Study of the Exalted Stations of Holy Prophet Muhammad

گزشتہ سال شانِ حبیب الرحمان ﷺ پر چیئر مین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی یہ شاندار کتاب بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ رسالت، شانِ رحمت، شانِ شاہدیت و مشہودیت، شانِ نورانیت اور شانِ اُمیت پر قیمتی اور نادر جواہرات کو جمع کرکے، آپ ﷺ کے خلقِ عظیم اور آپ ﷺ کے عظیم معجزات کے اہم اور باکمال پہلو بیان کیے گئے ہیں۔

2023ء: پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی تصانیف

صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل پروفیسر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی گزشتہ سال 2023ء میں درج ذیل کتب منظرِ عام پر آئیں:

(1) اَسرارِ قرآن (رُشد و ہدایت کا اُلوہی نصاب)

قرآنِ مجید تاجدارِ کائنات حضرت محمد ﷺ کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ تمام سائنسی و تکنیکی، سیاسی و معاشی، سماجی اور بین الاقوامی علوم اجمالی طور پر قرآن میں موجود ہیں۔ اس کتابِ زندہ کے اوامر و نواہی پر عمل سے دنیا اور عقبیٰ سنور جاتے ہیں اور اس کی تلاوت قلب و رُوح کو جلا بخشتی ہے۔ ہر دور میں اَہل علم نے اس بحرِ بیکراں میں غواصی کرکے گوہرِ تابدار حاصل کیے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ حقائق و معارفِ قرآنی سے آگاہی بھی قرآن کے مطالعہ سے ہی ممکن ہے۔ جو شخص قرآن سے جتنی دوستی کرتا ہے، اس سے جتنی محبت کرتا ہے اور جس قدر مضبوط رشتہ قائم کرتا ہے، قرآن اُسی قدر اُس پر اُلوہی اَسرار منکشف کرتا ہے۔

رُشد و ہدایت کے انہیں اَسرار کو امت تک پہنچانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے صدر تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کو نصیب فرمائی ہے۔ آپ نے اس اہم موضوع پر ’اَسرارِ قرآن (رُشد و ہدایت کا اُلوہی نصاب)‘ کے عنوان سے یہ شاہ کار کتاب

تصنیف کر کے اُمت مسلمہ کو رہنمائی فراہم کرنے کا فریضہ ادا کیا ہے۔

(2) غصہ اور ڈپریشن (اِسلام اور جدید اَفکار کے تناظر میں)

غصہ اور غضب رزائلِ اخلاق میں سے ہے، جس سے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں منع فرمایا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں غصہ پی جانے کے حوالے سے نہایت اہم ہدایات موجود ہیں۔ آج جدید سائنس نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ شدید غصہ انسان کی ذہنی، نفسیاتی اور طبّی صحت کے لیے ضرر رساں ہے۔ غصہ کے شکار اَفراد ڈپریشن، فرسٹریشن اور ہارٹ اٹیک جیسے عوارض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نیز غصہ تشدّد اور انتہا پسندی کی طرف مائل کرنے والے رویے ہیں۔ یوں ایک فرد کا غصہ میں کیا گیا عمل پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ لہٰذا اسے کنٹرول کیا جانا ضروری ہے۔

اس منفی جذبہ کو کنٹرول کرنے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صاحب کی یہ کتاب گزشتہ سال منصۂ شہود پر آئی۔ یہ کتاب نفسیاتی و جذباتی کیفیات کو اعتدال دینے کے لئے اِکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

(3) تصوف اور تعلیماتِ سلاسل

سلوک و روحانیت اور تہذیبِ اخلاق پر گزشتہ سال پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی ایک ایمان افروز اور مؤثر القلوب تصنیف ’تصوف اور تعلیمات سلاسل‘ زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ آپ کی یہ تازہ تصنیفِ لطیف ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں تصوف کا معنی و مفہوم، حصول تقوی کے تقاضے، اخلاقِ حسنہ و اخلاق رزیلہ، عہدِ صحابہ، عہد تابعین اور تبع تابعین کے ادوار میں تصوف کا آغاز و ارتقاء، ائمہ مذاہب کے صوفیانہ احوال و اقوال، معروف سلاسل طریقت کا فروغ و ارتقاء اور تعلیمات، معروف اور اکابر صوفیا میں سے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حجۃ الاسلام امام غزالی، شیخ محی الدین ابن العربی، مولانا محمد جلال الدین رومی کے احوال و اقوال اور تصوف کے ترویج و فروغ میں تحریک منہاج القرآن کی خدمات کو صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔

یہ فقید المثال شاہکار تصنیف صالح معاشرہ کی تشکیل اورافرادِ معاشرہ کی سیرت سازی میں اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف انسانی شخصیت میں تقوی و

صالحیت اور زہد و ورع کا نور پیدا کرتی ہے بلکہ تہذیبِ نفس، تصفیہ قلب اور تجلیۂ باطن میں بھی ممد و معاون ہے۔

یہ کتاب منہاج یونیورسٹی لاہور کے شیخ الاسلام مرکزِ علوم الروحانیۃ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جہاں تصوف کو ہائر ایجوکیشن کمیشن کے معیار کے مطابق بطور نصاب پڑھایا جارہا ہے۔ یہاں تصوف سے متعلقہ پچیس ہزار سے زائد کتب کی ایک لائبریری بھی قائم کی گئی ہے، تصوف کے بارے میں ایک اکیڈمک جرنل بھی شائع کیا گیا ہے۔ تصوف کے متعلق اسلامی آرٹ اور کرافٹ کا شعبہ بھی اس میں شامل ہے۔ یہاں زاویۃ المراقبہ یعنی مراقبہ ہال بھی قائم کیا گیا ہے جہاں مختلف سلاسلِ تصوف کی ہدایات کی روشنی میں ذکر کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں تصوف کے مختلف کورسز بھی کرائے جارہے ہیں، جہاں ہر عمر اور ہر طبقہ کے لوگ داخلہ لے سکتے ہیں۔

سفر نامہ حضرت فریدِ ملتؒ

محسنِ تحریک، حاملِ معارف و اَسرار، عارفِ اَسرارِ اَزل، حاملِ فراستِ رحمانی، فریدِ ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کثیر الجہات، جامع الکمالات اور مجموعۂ صفات و حسنات شخصیت تھے۔ آپ کی شخصیت اَوصاف و خصائص کی کہکشاں، محامد و محاسن کی دھنک، خوبیوں کا مرقع اور للٰہیت کا پیکر تھی۔ حضرت فریدِ ملتؒ ایک وسیع

المطالعہ، راسخ العقیدہ اور فکری واضحیت کی حامل یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔ علوم و فنون میں آپ کی دِقّتِ نظری اور پختگی کا عالم یہ تھا کہ اُس عہد کے اَجل علماء کسبِ فیض کے لیے آپ کے درِ علم پر نیاز مندانہ حاضری دیتے۔

اولیاء کرام اور صلحاء عظام منازلِ سلوک طے کرنے کے لیے علمی و روحانی اور زیارتی اَسفار اِختیار فرماتے تھے۔ حضرت فریدِ ملتؒ ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ نے بھی صالحینِ عظام کے طریق پر تقریباً چھ مختلف اَدوار میں علمی و روحانی اور زیارتی اَسفار کیے ہیں

۔آپ نے طویل مسافتیں طے کر کے اکابر اولیاء کرام کی صحبتوں سے فیض یاب ہونے کے ساتھ ساتھ علمی و روحانی اِکتساب بھی خوب کیا۔

آپ کے ان ہی اسفار میں سے ایک اہم سفر نامہ جو آپ نے ایران، عراق، ترکی اور شام کے اہم مقامات کی زیارت کے لیے کیا، اس سفر نامہ کا بھی گزشتہ سال جدید اور اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہوا ہے جس میں حضرت فرید ملتؒ کا تفصیلی تعارف اور اس موضوع پر جامع مقدمہ بھی شامل ہے۔

شیخ حماد مصطفی المدنی القادری کے زیرِ ادارت اَلنَّهْضَة (Renaissance) میگزین کا اجراء

گزشتہ سال شیخ حماد مصطفی المدنی القادری نے بطور ایڈیٹر انچیف النهضة میگزین کا اجرا کیا، جس کا پہلا شمارہ گزشتہ سال ماہِ رمضان المبارک 1444ھ میں شائع ہوا۔ منہاج القرآن کی تاریخ میں انگریزی زبان میں شائع ہونے والا یہ پہلا بین الاقوامی معیار کا تحقیقی میگزین ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے پوتے اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے صاحبزادے شیخ حماد مصطفی المدنی القادری نے اس سہ ماہی میگزین کے اجراء کا بنیادی آئیڈیا خود تیار کیا۔ اس کی ادارتی پالیسی اور مشن سٹیٹمنٹ مرتب کی اور میگزین کے لیے content writers اور تکنیکی ٹیم کا انتخاب کیا اور اپنے اس خواب کو تعبیر کے قالب میں ڈھالنے کے تمام مراحل کی براہِ راست نگرانی کرتے ہوئے اس میگزین کے اجراء کو یقینی بنایا۔

اس میگزین کے اِجراء کے 4 نمایاں اَہداف ہیں:

۱۔ میگزین کے اجراء کا کور ہدف اور مخاطب نوجوان ہیں۔

۲۔ انگریزی زبان بولنے اور سمجھنے والوں کو ان کی زبان میں اسلام کی پرامن تعلیمات سے روشناس کرانا اور دم توڑتی دینی و اخلاقی اقدار کا احیاء کرنا ہے۔

۳۔ عصر حاضر کے مذہبی و معاشرتی مسائل کا حل پیش کرنا۔

۴۔ مصطفوی تعلیمات اور اسلامی تاریخ کو بہ آسانی ہر قاری تک پہنچانا۔

یہ میگزین al-nahda.co.uk کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

نصاب برائے مراکزِ علم (پہلا سمسٹر)

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے مصطفوی معاشرے کے قیام کی جِدّ و جُہد کے سات مرکزی کردار (7 میمز) کو اہم قرار دیا ہے۔ جن کی اصلاح اور تربیت نہایت ضروری ہے:

۱۔ماں ۲۔ مسکن
۳۔مکتب (مرکز علم) ۴۔ مسجد
۵۔میڈیا ۶۔ معیشت ۷۔ معاشرت

اَفرادِ معاشرہ کی اصلاح اور اُن کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے آئندہ پانچ سالوں میں ملک بھر میں 25 ہزار مراکز علم کے قیام کا اعلان فرمایا ہے۔ گزشتہ سال انہی مراکزِ علم کے پہلے سمسٹر کا نصاب شعبہ کورسز اور FMRi کے اشتراک سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آیا۔

حاصلِ کلام

2023ء کے ایک سال کے دوران متنوع موضوعات پر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری صاحب اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صاحب کی شائع شدہ یہ کتب جدید علمی و تحقیقی معیار کے اعتبار نہایت شاندار شاہکار کتب ہیں۔ ان کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کیا گیا۔ یہ کتب جملہ اہل ایمان بالخصوص طلبہ، علماء و اساتذہ، مدرسین کی علمی و عصری ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ ہمارا دینی فریضہ ہے کہ اِن علمی شاہ پاروں کو خرید کر، گھر کی لائبریری کی زینت بنائیں، خود بھی مطالعہ کریں، اور اپنی نسلوں میں بھی اِس علمی ذخیرہ کو منتقل کریں۔

انسائیکلوپیڈیا آف سُنہ (حصہ دوم)

شیخ الاسلام کا حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق عالیہ پر چار جلدوں پر مشتمل مجموعہ حدیث

الروض الباسم من خلق النبی القاسم ﷺ

محمد اجمل علی مجددی
ڈپٹی ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

اللہ رب العزت نے تمام انسانیت کی رُشد و ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اُن کا بنیادی فریضہ جہاں انسانوں کو عقائدِ صحیحہ اور عباداتِ الٰہیہ اختیار کرنے کی دعوت دینا تھا، وہاں اخلاقِ حسنہ اور آدابِ فاضلہ اپنانے کی ترغیب دینا بھی تھا۔ نبی آخر الزمان، تاجدارِ کائنات ﷺ جب مبعوث ہوئے تو اللہ رب العزت نے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرما کر آپ کو خلقِ عظیم کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمایا۔

خالقِ کائنات کا اپنے حبیب مکرم ﷺ کے مرتبہ اَخلاق کو عظیم کہنا بہت اہم ہے۔ اس ارشاد الٰہی کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے شمائل و خصائل، اَخلاق و آداب اور عادات و اَطوار سب اعلیٰ اور عظیم تر ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کی زندگی میں کسی جہت سے بھی کوئی نقص یا کمی نہیں ہے۔ گویا آپ ﷺ کی عظمت اور کمال ہمہ پہلو اور ہمہ جہت ہے اور آپ ﷺ کے جملہ اَخلاق و اوصاف منتہائے کمال پر ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنا ہی ایک مومن کا کمال ہے۔ ان اَخلاقِ حسنہ کے حصول کے لیے قرآن مجید مکتوب و مسطور ضابطۂ اخلاق ہے اور آقائے کائنات ﷺ کا اُسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ اِس کا عملی نمونہ ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ بین الانسانی اور بین الاسلامی معاشرے کی تشکیل و تخلیق

اور تعمیر و تزئین کے لیے رہبر کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہذا عصرِ موجود میں بھی اگر کوئی اَخلاقِ حسنہ سے متصف ہونا اور اَخلاقِ سیئہ سے اجتناب کرنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے کامل نمونہ ذاتِ مصطفی ﷺ ہے۔

الروض الباسم من خلق النبی القاسم ﷺ

اہمیت وانفرادیت

آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ کا تذکرہ کتبِ احادیث میں جا بجا ملتا ہے۔ آپ ﷺ سے تعلق جبی پختہ کرنے اور آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے اپنی اخلاقی و معاشرتی زندگی میں راہ نمائی حاصل کرنے لیے سیرت طیبہ کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ لیکن عام لوگ روز مرہ کی مصروفیات سے اتنا وقت نہیں نکال پاتے کہ کتبِ احادیث کا مطالعہ کر سکیں۔ دوسری مشکل عربی زبان سے نابلد ہونا ہے، جب کہ تیسرا ادق امر کتبِ احادیث سے اُن ابواب اور احادیث کو تلاش کرنا ہے جو آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ اور اِن سے متعلقہ احکام کو بیان کرتی ہیں۔

اخلاقِ حسنہ پر احادیث مبارکہ مرتب کرنے کا کام سلف صالحین کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا، اُنہوں نے کتاب الزھد کے عنوان سے کتب مرتب کیں، جن میں امام عبد اللہ بن مبارک، امام زہری، امام احمد بن حنبل، امام ابن ابی عاصم اور امام بیہقی رحمہم اللہ اہم ہیں، جنہوں نے زہد کے عنوان سے کتب مرتب کیں۔ بعد ازاں امام بیہقی نے شعب الایمان، امام منذری نے الترغیب والترھیب، امام نووی نے ریاض الصالحین اور امام غزالی نے منہاج العابدین اور احیاء علوم الدین میں اخلاق و آداب کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ لیکن عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اِس موضوع پر ایک جامع کتاب کی ضرورت ضرور محسوس کی جا رہی تھی۔

آج کے اخلاقی انحطاط اور معاشرتی قدروں کے زوال کے دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِس موضوع کی ناگزیریت کے پیش نظر اس پر ایک جامع کتاب ترتیب دی ہے جس کا نام آپ نے ''الروض الباسم من خلق النبی القاسم ﷺ'' رکھا ہے۔ اس مجموعہ حدیث کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ و سیرت مبارکہ سے آپ کے اَخلاق محمودہ کو بیان کیا گیا ہے، نیز والدین، اعزا و اقارب، خواتین، بچوں، معاشرے کے محروم طبقات، مسلمانوں، غیر مسلموں، حتی کہ حیوانات کے ساتھ حسنِ سلوک اور اُن کے ساتھ اعلیٰ

اخلاقی اقدار پر مبنی رویہ اختیار کرنے کے موضوعات کے تحت آیاتِ مبارکہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور سلف صالحین کے تشریحی فرمودات بیان کیے گئے ہیں۔

اَخلاقِ حسنہ کون سے ہیں اور اُنہیں اختیار کرنے پر بارگاہِ الٰہی سے کس قدر اَجر و ثواب کا حصول ممکن ہے؟ اس کا تذکرہ بھی تفصیل سے اس کتاب میں موجود ہے۔ اسی طرح اَخلاقِ سیئہ کی تفصیل بھی درج کی گئی ہے اور اِن کو اختیار کرنے پر کیا وعید ہے اور اِن سے اجتناب برتنے پر کیا اَجر و ثواب ہے؟ یہ تمام امور بھی اس کتاب کا اہم موضوع ہیں۔

”الروض الباسم“ کا اجمالی خاکہ

4 جلدوں پر مشتمل یہ مجموعۂ احادیث 13 کتب، 200 سے زائد ابواب اور سیکڑوں ذیلی موضوعات پر مشتمل ہے۔ اِن موضوعات میں کتاب کو تقسیم کرنے کی وجہ سے جہاں ہر اہم موضوع تک قاری کی رسائی آسان ہوگی، وہاں یہ طریقہ کار کتاب سے مؤثر استفادہ میں معاون ثابت ہوگا۔ اپنے موضوعات کے تنوع اور وسعت کے اعتبار سے یہ مجموعہ اخلاقیات کے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتا ہے۔

ذیل میں اس کتاب کے اہم موضوعات کا مختصر تعارف درج کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین اِس کتاب کی اہم خصوصیات سے آگاہ ہو سکیں:

(۱) حضور ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ کا حسین تذکرہ

”الروض الباسم“ میں شامل پہلی کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ذاتی اخلاق و اوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہے، تاکہ ہم آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ان مبارک گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اَخلاق اور سیرت و کردار کو سنوار سکیں۔ اس کتاب میں کل 29 ابواب ہیں، جن میں آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے اَخلاقِ عالیہ کو اپنا کر ہر مسلمان صحیح معنٰی میں آپ ﷺ کا اُمتی کہلوانے کا حق دار بن سکتا ہے۔

(۲) نیکی اور فلاح کے کاموں میں آپ ﷺ کے اَخلاقِ عالیہ

حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے بیان پر مشتمل مجموعہ حدیث ”الروض الباسم“ میں شامل دوسری کتاب میں قرآن مجید سے رب کریم کے ارشادات، حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور سلف صالحین کے تشریحی فرمودات کی روشنی میں خیر، بھلائی اور فلاح کے

کاموں کی اہمیت اور فضیلت واضح کی گئی ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف اُمور خیر کے فروغ کی تلقین فرمائی، بلکہ اُس کے عملی نظائر بھی اقوام عالم کے سامنے پیش کیے۔

(۳) والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

الروض الباسم میں شامل تیسری کتاب والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے موضوع پر محیط ہے۔ اِس عنوان کے تحت والدین کے ساتھ حسن سلوک پر قرآنی تعلیمات اور حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمودات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں؛ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے، والدہ کے خصوصی مقام و مرتبہ، والدین کی نافرمانی کی ممانعت اور اس پر وارد وعیدات کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث مبارکہ سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اولاد جتنی بھی خدمت کر لے، وہ اپنے والدین کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ لہٰذا نہ صرف اُن کی زندگی میں اُن کی خدمت اور اطاعت بجالانا بلکہ بعد از وفات بھی اُن کی بخشش و مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کرنا اولاد کے فرائض میں سے ہے۔

(۴) خونی رشتوں کے ساتھ حسن سلوک

”صلہ رحمی اور خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی“ الروض الباسم میں شامل چوتھی کتاب ہے۔ قرآن مجید میں والدین کے بعد فوری طور پر جن لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم ہے ان میں قریبی رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں واضح کیا گیا ہے کہ جہاں آپ پر اپنے والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا لازم ہے، وہیں درجہ بہ درجہ قریبی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک سے پیش آنا ضروری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے والدین، اپنے بہن بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں سے ہمیشہ صلہ رحمی کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

(۵) بچوں اور اولاد کے ساتھ اخلاق کریمانہ

اس عنوان کے تحت ”الروض الباسم“ میں بچوں اور اولاد کے ساتھ شفقت و محبت کے سلوک اور اُن کے ساتھ نرمی، عزت، احترام، عاجزی اور حسن اخلاق سے پیش آنے کی تعلیم اور تربیت دینے کے فرمودات و تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ والدین اولاد کی پرورش، تربیت، تعمیرِ سیرت، ذہن سازی اور تہذیبِ کردار کے لیے کن ناگزیر اقدامات کو بروئے کار

لائیں، اُن کا ایک جامع ہدایت نامہ بھی اس کتاب میں آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز بیٹیوں کے ساتھ خصوصی شفقت و محبت کے رویہ کو اختیار کرنے کی ترغیب اور اِس پر حاصل ہونے والے اجر و ثواب کا تذکرہ بھی اس کتاب کا موضوع ہے۔

(۶) خواتین کے ساتھ حسنِ معاملہ

"الروض الباسم" میں اس عنوان کے تحت خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور حسنِ معاملہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نیز زوجین کے باہمی تعلقات اور حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کا بیان اس کتاب کا حصہ ہے۔ تاریخ انسانی میں حضور نبی اکرم ﷺ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مردوں کی بالادستی والے معاشرے میں حقوقِ نسواں کے حوالے سے دنیائے انسانیت کے سامنے جامع احکامات اور تعلیمات رکھیں۔ آقائے کائنات حضور نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ تاریخ عالم میں خواتین کے ساتھ حسن معاملات کا عملی درس اور پیغام دیا۔ آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں ان کی ہر حیثیت میں عزت و تکریم کو معاشرے اور ریاست کی ترقی کا ضامن بتایا۔

(۷) ہمسایوں کے ساتھ حسنِ معاملات کا حکم

"الروض الباسم" میں شامل ساتویں کتاب کا تعلق ہمسایوں کے ساتھ حسنِ معاملات سے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین اور آپ کے اخلاقِ حسنہ میں ہمیں ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے نظائر بکثرت نظر آتے ہیں۔ اس کتاب میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کے واضح احکامات درج کیے گئے ہیں۔

(۸) عامۃ المسلمین کے ساتھ حسنِ معاملات کا حکم

"الروض الباسم" میں اس عنوان کے تحت عامۃ المسلمین کے باہمی تعلقات اور اُن کے حقوق کی ادائیگی سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو درج کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک مسلمان معاشرے میں رہنے والے مسلمانوں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں، ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت و آبرو کو پامال نہ کریں، بلکہ اُن کی حفاظت کا اہتمام کریں۔ باہمی مشفقانہ برتاؤ سے متعلق آپ ﷺ کے جملہ فرامین اور آپ کی سیرت و اخلاق سے کثیر نظائر اس کتاب کا موضوع ہیں۔

(۹) غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ اَخلاق

اس عنوان کے تحت ''الروض الباسم'' میں مسلمانوں پر غیر مسلموں کے حقوق اور ایک اسلامی معاشرہ میں غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں احکامات کو قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے منتخب کر کے درج کیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ، دورانِ جنگ غیر مسلم عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، سفارت کاروں، کسانوں اور تاجروں کو قتل نہ کرنے کے احکامات اور غیر مسلموں کو حاصل مذہبی آزادی کا ذکر بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔ نیز اس ضمن میں محدثین اور فقہاء کے اقوال بھی درج کیے گئے ہیں۔

(۱۰) مختلف طبقاتِ معاشرہ اور اخلاقِ مصطفی ﷺ

عالم انسانیت کے تمام طبقات کے لیے حسن معاملات پر مشتمل ہدایات کا جامع بیان ''الروض الباسم'' میں شامل دسویں کتاب کا موضوع ہے۔ معاشرے کے پسماندہ، درماندہ اور گرے پڑے طبقات کو زندگی کی دوڑ میں یکساں طور پر شامل کرنے کے لیے آپ ﷺ کے جامع و مانع احکامات کو اس کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔ معاشرے کے کمزور اور کسمپرسی کے شکار طبقات، خدام و ملازمین، دیہاتیوں، ان پڑھ افراد، سائلین حتی کہ گناہ گاروں اور خطاکاروں کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی نرمی و مہربانی فرمانے سے متعلق احادیث مبارکہ کو شیخ الاسلام نے اس کتاب میں ایک نظم سے سمو دیا ہے۔

(۱۱) حیوانات و نباتات کے ساتھ تعلقِ ملاطفت

''الروض الباسم'' میں آپ ﷺ کے صرف ان اخلاقِ حسنہ کے نظائر کو بیان نہیں کیا گیا جن کا تعلق عالمِ انسانیت سے ہے بلکہ جانوروں اور پودوں کے حوالے سے بھی آپ ﷺ کی شفقت و محبت اور رحمت کے پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انسانوں کے لیے مسخر اور مطیع کیے گئے ان تمام جانوروں کے حقوق کی محافظت اور اُن کی ہمہ جہتی دیکھ بھال، پرورش اور نگہداشت کے لیے خصوصی احکامات صادر فرمائے۔ آپ ﷺ نے حشرات الارض پر بھی شفقت اور مہربانی کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے دامان رحمت کی وسعت دیکھیے کہ آپ ﷺ نے شجر و حجر کی اہمیت کے پیش نظر اُن کے ساتھ بھی نرمی اور ملاطفت کا رویہ اپنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِن تمام موضوعات سے متعلقہ احادیث مبارکہ بھی ''الروض الباسم'' کی زینت ہیں۔

(۱۲) معاشرتی تربیت: تعلیماتِ مصطفی ﷺ

اُمت مسلمہ کے افراد کے اخلاق کی تعمیر اور اُن کی معاشرتی تربیت کا موضوع بھی ’’الروض الباسم‘‘ کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔ اس کتاب میں حسن اخلاق اختیار کرنے کی فضیلت، صبر و تحمل اختیار کرنے کا اجر، شکر بجالانے، امانت داری اختیار کرنے، ہمیشہ سچ بولنے، ایفائے عہد اپنانے، دنیا سے بے رغبتی، قناعت، تواضع و عاجزی، حیاء و غیرت مندی، خندہ پیشانی، حسنِ کلام، خاموشی اور زبان کی حفاظت، نرمی و ملاطفت، غصہ ضبط کرنے، عفو و درگزر اختیار کرنے، نیز دوسروں کی عیب پوشی، باہمی اُخوت و محبت، ایثار کیشی اور عدل و مساوات کا مظاہرہ کرنے کی فضیلت اور ترغیب میں بیان کردہ احادیث مبارکہ کو اِس کتاب کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱۳) اَخلاقِ مذمومہ اپنانے کی ممانعت

’’الروض الباسم‘‘ میں شامل یہ آخری کتاب نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے کہ جہاں اخلاقِ حسنہ اختیار کرنا فضیلت کا باعث ہے، وہاں اَخلاقِ مذمومہ (بُری عادات) کا اپنانا باعثِ عار اور معاشرے میں ذلت و پستی کا باعث ہے۔ بُرے اخلاق سے متصف شخص نہ دنیا میں حقیقی عزت و احترام کا مستحق ہوتا ہے اور نہ ہی آخرت میں بارگاہِ الٰہی سے نجات کا حق دار ہوگا۔ اس لیے خُلقِ عظیم کے پیکرِ جمیل اور محبوبِ کائنات ﷺ نے جہاں اَخلاقِ حسنہ اپنانے کی ترغیب دی ہے، وہاں آپ اَخلاقِ مذمومہ اپنانے سے منع فرمایا ہے اور انہیں اختیار کرنے والے کے لیے سخت وعید سنائی ہے۔ ’’الروض الباسم‘‘ میں اَخلاقِ مذمومہ کی مذمت اور اُس میں وارد ہونے والی آیات و احادیث کا تذکرہ اس کتاب کی اہمیت کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

☆ الروض الباسم من خلق النبی القاسم ﷺ کے اس اجمالی خاکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے سلف صالحین کے تتبع میں اُمت مسلمہ کے اخلاق و کردار اور عادات و اطوار کو سنوارنے کے لیے آج کے دور کی ضرورت کے مطابق اخلاقِ حسنہ کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیا ہے تاکہ نسلِ نو اور آئندہ نسلیں اس سے روشنی پا سکیں اور اپنے اَخلاق کو اُسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھال سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شیخ الاسلام کی اس مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمیں کماحقہ اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

تحریک منہاج القرآن کے قیام کا مقصد

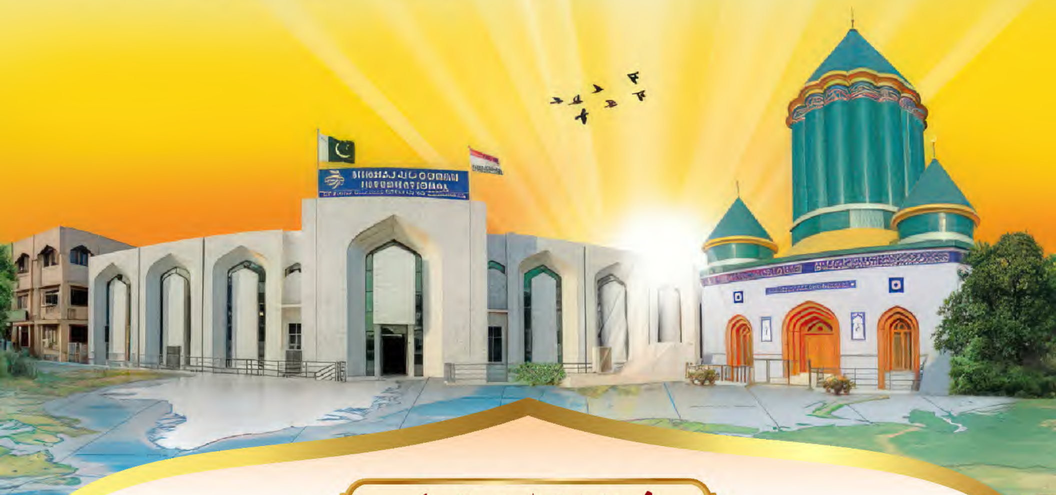

محمد منہاج الدین قادری

گذشتہ اڑھائی صدیوں سے ملتِ اسلامیہ ہمہ جہتی زوال کا شکار ہے۔ فکری، نظریاتی، سیاسی اور سماجی حوالے سے طویل غلامی کے بعد امتِ مسلمہ اب بڑی شدت سے اس امر کو محسوس کر رہی ہے کہ دنیا میں باعزت اور باوقار زندگی گزارنے کے لیے اپنا اندازِ فکر اور منہجِ عمل بدلنا ہوگا۔ یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہے کہ امتِ مسلمہ بے مقصدیت اور ذہنی شکست خوردگی سے نجات حاصل کرے۔ ذاتی و گروہی مفادات، خود غرضی، علاقائی و لسانی عصبیت اور فرقہ پرستی کی زنجیریں امتِ مسلمہ کے زوال کے صریح اسباب ہیں۔

اسی طرح قیامِ پاکستان کے فوراً بعد اس خطے میں ایسے مفاد پرستوں کا تسلط ہوگیا جنہوں نے قیامِ پاکستان کے مقاصد کو پسِ پشت ڈال دیا اور ہمیشہ اپنے ذاتی مفادات کو فوقیت دی۔ اس سے عوام اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو کر نہ صرف غربت وافلاس کا شکار ہوئی بلکہ اسلامی تعلیمات سے بھی دُور ہوتی چلی گئی۔ قوم کو ہمہ گیر تبدیلی اور مصطفوی معاشرے کے قیام کی طرف گامزن کرنے کے لیے تمام قباحتوں سے پاک صاحبِ بصیرت، باریک بین اور معاملہ فہم قیادت اور تحریک ہی اس کی حقیقی رہنمائی کر سکتی ہے۔

اس عظیم مقصد کے پیشِ نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے ’’تحریک منہاج القرآن‘‘ کو قائم کیا۔

تحریک منہاج القرآن کا باضابطہ قیام 14 ویں صدی ہجری کے آغاز میں بتاریخ 17 اکتوبر 1980ء کو ہوا۔ اس کے مرکزی سیکرٹریٹ کا سنگِ بنیاد تحریک کے روحانی سرپرست شہزادہ غوث الوریٰ حضرت قدوۃ الاولیاء پیر السید طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی رضی اللہ عنہ نے رکھا۔ الحمد للہ! اس وقت یہ تحریک دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں اپنا دعوتی و تنظیمی نیٹ ورک قائم کر چکی ہے۔ 625 سے زائد مطبوعہ کتب، ہزاروں خطابات اور دنیا کے درجنوں ممالک میں قائم اسلامک سنٹرز کی صورت میں دعوت و تبلیغِ حق اور تجدید و احیائے دین کا کام جاری ہے جس کے ذریعے امتِ مسلمہ اور عالمِ انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

تحریک منہاج القرآن کی خدمات کی جہات

آج معاشرے کا اگر ہم جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ معاشرتی و سماجی طور پر آئے روز فتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس برائی کے سمندر میں رہتے ہوئے کس طرح بچنا ہے اور ہم کیسے اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں؟ اُس کا ایک حل تاجدارِ کائنات سیدنا محمدِ مصطفی ﷺ نے یوں بھی ارشاد فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو آدمی جماعت سے الگ ہے، وہ جہنم میں ڈالا جائے گا“۔ (سنن ترمذی)

اِس فرمانِ نبوی ﷺ کی تعمیل کے لئے لوگ اپنے اپنے دور میں اجتماعی کاوش کرتے رہے۔ عصرِ حاضر میں ان فتنوں سے حفاظت کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ”تحریک منہاج القرآن“ کا آغاز کیا۔ عصرِ حاضر میں حسبِ ذیل اہم پہلوؤں پر تحریک منہاج القرآن اپنا کردار ادا کر رہی ہے:

ا۔ امن، اعتدال اور توازن پر مبنی دعوت و تبلیغِ دین کا عظیم فریضہ پوری انسانیت اور بالخصوص امتِ مسلمہ کے لیے گزشتہ 4 دہائیوں سے زائد عرصہ سے جاری ہے۔ نیز دعوت و تبلیغِ دین کے لیے قدیم اور جدید نوعیت کے 20 سے زائد مختلف ذرائع کو بھی زیرِ استعمال لایا گیا۔

۲۔ اہدافِ دعوت (وسائطِ عشریہ) کی صورت میں درج ذیل 10 مختلف جہات پر بھی دعوت ہمہ وقت جاری ہے:

(۱) اَلرَّجُوعِ اِلَی اللہ
(۲) اَلرَّجُوعِ اِلَی القُرآن
(۳) اَلرَّجُوعِ اِلَی العِلمِ وَ السُّنَّۃ
(۴) اَلرَّجُوعِ اِلَی مَحَبَّۃِ النَّبی ﷺ
(۵) اَلرَّجُوعِ اِلَی تعظیم النبی ﷺ
(٦) اَلرَّجُوعِ اِلَی متابعۃ النبی ﷺ
(۷) اَلرَّجُوعِ اِلَی نُصرۃِ النبی ﷺ
(۸) اَلرَّجُوعِ اِلَی خِدمۃ الانسان
(۹) اَلرَّجُوعِ اِلَی الخُلقِ الحسن
(۱۰) اَلرَّجُوعِ اِلَی الاَمنِ و المحبۃ

۳۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کی محبت، ادب اور اطاعت پر مبنی تعلیمات کا ایسا تسلسل متعارف کروایا جس سے اُمت کو وحدت و یگانگت کی طرف واضحیت کے ساتھ رہنمائی ملی۔

۴۔ عصرِ حاضر میں تجدید و احیائے دین کا ایسا عظیم کارنامہ سرانجام دیا جس نے تحقیق اور اجتہاد کی نئی دنیا متعارف کروائی۔

۵۔ قرآن و حدیث کی حقیقی تعلیمات پر مبنی اِسلام کی ایسی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جس سے عالمِ اِنسانیت کو مذہبی اعتبار سے درپیش پیچیدگیوں اور مشکلات کا یقینی حل میسر آیا۔

۶۔ عالمی سطح پر اِسلام کی بہترین تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس طرح سرانجام دیا جس سے انسانیت دینِ مبین کی ہدایت اور فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہی۔

۷۔ نوجوانوں اور بالخصوص طلبہ کی علمی، فکری، نظریاتی، اَخلاقی اور روحانی تربیت کا ایسا بہترین اِہتمام کیا جس کے ذریعے وہ دین اور امت و انسانیت کی مخلصانہ اور ماہرانہ خدمت کو اپنا شعار بنا سکیں۔

۸۔ معاشرے میں اِنفرادی اور اِجتماعی سطح پر موجود اَخلاقی اور سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے مؤثر جدوجہد کی جس کے ذریعے لوگوں کو اِسلام کی پُرامن اَخلاقی اور روحانی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب مل سکے۔

۹۔ پاکستان کو اِسلامی فلاحی ریاست بنانے اور مصطفوی معاشرے کے قیام کی خاطر کئی دہائیوں سے مؤثر جدوجہد جاری ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے مقاصدِ قیام

اقوام کے لیے اصل اور فیصلہ کن چیز دینی اور سماجی و ثقافتی انقلاب ہوتا ہے جس سے ذہن، فکر و نظر اور شخصیت میں تبدیلی کا کام ہوتا ہے۔ اسی طرح اس طرز کے انقلاب اقوام میں احتساب کے عمل کو اتنا سخت اور ہمہ جہتی بنا دیتا ہے کہ سیاسی، انتظامی اور تعلیمی قیادت بے ایمانی، ملت فروشی اور دشمن کے مفادات کی سرانجامی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

معاشرے میں دینی، تعلیمی، سماجی و ثقافتی اور ہمہ جہت نوعیت کی تبدیلی اور قوم کو مصطفوی معاشرے کے قیام کی طرف گامزن کرنے کے لیے ''تحریک منہاج القرآن'' کے قیام کے مقاصد کی واضحیت بہت ضروری ہے۔ آج سے 44 سال قبل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے دینی و عصری مقتضیات کے پیشِ نظر درج ذیل مقاصد پر مشتمل ''تحریکِ منہاج القرآن'' کا آغاز کیا:

۱۔ دعوت و تبلیغِ حق ۲۔ اصلاحِ احوالِ امت

۳۔ تجدید واحیائے دین
۴۔ ترویج و اشاعتِ اسلام
۵۔ فروغِ شعور وآگہی
۶۔ امت میں اتحاد و یگانگت
۷۔ بین المذاہب رواداری
۸۔ انسدادِ انتہا پسندی
۹۔ فروغِ امن واعتدال
۱۰۔ فروغِ تعلیم اوراہتمامِ تربیت

ا۔ دعوت و تبلیغِ حق

اللہ رب العزت نے دعوت و تبلیغ کا یہی فریضہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کو سونپتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (آل عمران، ۳:۱۰۴)

”اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں“۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد اب آپ ﷺ کی اُمت کی ذمہ داری ہے کہ دعوت و تبلیغِ حق کے اس فریضہ کو قیامت تک جاری رکھے۔ الحمد للہ ! 4 دہائیوں سے زائد عرصہ سے تحریک منہاج القرآن اپنی دعوتی و تبلیغی خدمات جاری رکھے ہوئے ہے۔ شرق تا غرب عصرِ حاضر میں ”دعوت و تبلیغِ دین“ کا یہ عظیم فریضہ دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں نہایت کامیابی سے جاری ہے۔

۲۔ اصلاحِ احوالِ امت

صدیوں پر مشتمل علمی و فکری جمود اور اخلاقی و روحانی گراوٹ نے اُمتِ مسلمہ کو ہمہ جہتی زوال کا شکار کر دیا جس کی وجہ سے اسلامی اقدار مٹتی جا رہی تھیں۔ امت شعوری طور پر بے مقصدیت کا شکار ہو کر شکست خوردہ ہو گئی۔ اصلاحِ احوال کے سب سے بڑے مراکز صوفیاء کرام کی خانقاہیں بھی غیر مؤثر ہونا شروع ہو گئیں اور معاشرہ اجتماعی طور پر اخلاقی اقدار سے محروم ہو گیا۔ ان حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیرِ قیادت تحریک منہاج القرآن حسبِ ذیل پہلوؤں میں اصلاحِ احوال کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے:

(۱) اِعتقادی اِصلاح
(۲) اخلاقی و روحانی اِصلاح
(۳) فکری و نظریاتی اصلاح
(۴) تنظیمی وانتظامی اصلاح
(۵) علمی و تعلیمی اصلاح احوال

اصلاحِ احوال کا یہ عظیم فریضہ گوشہ دورد، حلقاتِ درود و فکر، ماہانہ شب بیداری، منہاج العمل، سالانہ عالمی شہرِ اعتکاف اور مختلف نوعیت کے تربیتی کیمپس، ورکشاپس اور سیمینار کی صورت میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۳۔ تجدید واحیائے دین

دینِ اسلام کو قیامت تک ایک زندہ اور قابلِ عمل دین رکھنے کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں اللہ رب العزت ایک مجدد بھیجتا ہے جو دین کی تجدید کرتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ جلَّ جَلَالُهُ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (سننِ ابوداؤد)

’’اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا شخص (مجدد) مبعوث کرے گا جو دینِ اسلام کی اس (امت) کے لئے تجدید کرے گا‘‘

عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ بطور مجدد اور تحریک منہاج القرآن بطور تجدیدی تحریک درج ذیل ہمہ جہتی پہلوؤں پر اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے:

(۱) علومِ قرآنیہ میں تجدیدی خدمات

(۲) علومِ الحدیث میں خدمات

(۳) اطاعتِ رسول اور عشقِ رسول ﷺ کا فروغ

(۴) علم الفقہ میں تجدیدی واجتہادی خدمات

(۵) تصوف کا علمی و عملی خدمات

(۶) صحیحہ کا دفاع اور فروغ

۴۔ ترویج واشاعتِ اسلام

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بعد ساری کائنات تک اللہ کے دین کا پیغام پہنچانا حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی ذمہ داری ہے۔ تحریک منہاج القرآن اسلام کی امن و محبت اور سلامتی کی تعلیمات تمام جدید و قدیم ذرائع سے کائناتِ انسانی تک پہنچا رہی ہے۔ ترویج واشاعت اسلام کے قدیم ذرائع ہوں جیسے درس وتدریس، تصنیف تالیف، عوامی اجتماعات، یا جدید ذرائع جیسے انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا، جدید تعلیمی اداروں کا قیام، عالمگیر تنظیمی نیٹ ورک OIC, UN, World Economic Forum, تحریک منہاج القرآن ان تمام پلیٹ فارمز کو استعمال کر کے دنیا بھر میں اشاعتِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

۵۔ فروغِ شعور و آگہی

دَور کوئی بھی ہو اِصلاح کا عمل ہمیشہ شعور و آگہی کی بیداری سے ہی ممکن ہے۔ تحریک منہاج القرآن کا کام آغاز سے ہی علم اور شعور و آگہی سے عبارت ہے۔ دینی، اعتقادی، اَخلاقی، ملی و معاشرتی، سیاسی و معاشی، انتخابی و قانونی الغرض ہر پہلو پر تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک نے فروغِ شعور و آگہی میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔

٦۔ امت میں اتحاد و یگانگت

اتحادِ امت تحریک منہاج القرآن کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد ہے۔ چند دہائیاں پہلے جب ہر طرف کفر و شرک اور انتہا پسندی کا ماحول گرم تھا، اُس ماحول میں تحریک منہاج القرآن نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں دعوت و تبلیغ دین کی بنیاد ’’فلسفہ اَمن‘‘ پر رکھی۔ آج بھی تحریک کے پلیٹ سے ہر پروگرام اور سالانہ نوعیت کے بڑے اجتماعات میں ہر مکتبہ فکر اور ہر مسلک کی نمائندگی ہوتی ہے اور اتحادِ امت کی عملی تصویر نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اتحادِ امت کی سنجیدہ کوشش کرنے والے منہاج القرآن کی خدمات کو سراہتے ہیں۔

۷۔ بین المذاہب رواداری

تحریک منہاج القرآن نے جہاں امتِ مسلمہ کو ایک وحدت میں پرونے کی کوشش کی ہے وہاں عالمی سطح پر مذاہب کے درمیان نفرت و کدورت کو کم کرنے ،دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچانے اور انسانیت میں پیار، محبت اور رواداری کو فروغ دینے کے لیے بھی ہر سطح پر بھرپور جدوجہد کی۔

بینُ المذاہب رواداری کے فروغ کے سلسلہ میں تحریک منہاج القرآن کی قابل تحسین اور بے مثال خدمات ہیں۔ مسلمانوں اور مسیحیوں میں بُعد کے خاتمے کے لئے مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہر سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت منانے کی وجہ سے الحمد للہ گزشتہ چند برسوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر کلیساؤں ، گردواروں اور مندروں میں محافلِ میلادِ مصطفی ﷺ کا انعقاد شروع ہو چکا ہے۔

اسی طرح جب یورپ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کے سلسلے کا آغاز کیا گیا تو اِس پر قائدِ تحریک منہاج القرآن نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف عالمی رہنماؤں کو خطوط لکھے۔ قرآن برن ڈے جیسے واقعات کی روک تھام کے لیے بھی اِقدامات کیے۔ یورپ

میں کانفرنسز اور سیمینار منعقد کر کے آپ نے نہ صرف مسلمانوں کو صبر و تحمل اور امن کا درس دیا بلکہ غیر مسلموں کو بھی واضح کیا کہ مقدس ہستیوں کی گستاخی پر سزا موت کا قانون تمام مذاہب کا مشترکہ قانون ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے سلسلہ میں لندن ویمبلے ارینا میں دنیا کے 6 بڑے مذاہب کے پیروکاروں اور راہ نماؤں کو جمع کر عالمی امن کانفرنس کا انعقاد یورپ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات امن کے فروغ کے سلسلہ میں ایک سنگ میل ہے، جس کے نتیجے میں پوری دنیا کو اسلام کے امن ورواداری کے پیغام کو سمجھنے کا موقع ملا۔

۸۔ انسدادِ انتہا پسندی اور فروغِ امن

انسدادِ انتہا پسندی اور فروغِ امن واعتدال پر اگر کسی تحریک اور قیادت نے سنجیدہ علمی و تحقیقی کام اور فہمیدہ عمل کیا وہ تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ شیخ الاسلام نے دہشت گردی کے خلاف مبسوط تاریخی فتویٰ بھی دیا اور 50 کتب پر مشتمل نصابِ امن (متبادل بیانیے) کی صورت میں اسلام کے چہرے پر لگے دہشت گردی وانتہا پسندی کے داغ کو دھونے کی کامیاب کوشش کی۔ اسی طرح شیخ الاسلام متعدد بار یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر کوئی نصابِ امن کی کتب سے ہمارا نام مٹا کر اپنا لکھنا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ آئندہ نسلوں کو انتہا پسندی کے ناسور سے بچانا ایک عظیم اور اصل مقصد ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کبھی ورلڈ اکنامک فورم (WEF) میں اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے دہشت گردی کے خاتمے کا حل دیا تو کبھی واشنگٹن میں جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں اسلام کے تصورِ جہاد پر لیکچر دیے۔ آپ نے United State Institute of Peace اور گلوبل پیس اینڈ یونٹی ایونٹ لندن میں اسلام کا تصورِ جہاد واضح کیا۔ آپ نے ایک طرف OIC اور USA کے نمائندوں کے اجلاس میں اور دوسری طرف آسٹریلیا میں نیو ساؤتھ ویلز کے پارلیمنٹ ہاؤس میں آسٹریلیا کی سیاسی وسماجی قیادت کے سامنے دہشت گردی کے عالمی اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کیا۔ اس کے علاوہ متعدد مواقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے یورپ، امریکہ OIC اور UN کی قیادت کے سامنے اسلام کا حقیقی تعارف پیش کیا۔ جس کے نتیجے میں عالمی حکمرانوں نے اعتراف کیا کہ اِسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اور ''اسلام'' امن پسند دین ہے۔

۹۔ ترویجِ علم اور اہتمامِ تربیت

تحریک منہاج القرآن اور قائدِ تحریک نے اول دن سے ہی تعلیم اور تربیت کو لازم و ملزوم کی صورت میں یکساں طور پر فروغ دیا۔ ترویجِ تعلیم اور اہتمامِ تربیت کے لیے حسبِ ذیل ادارہ جات اور

سرگرمیاں سرفہرست ہیں:

(۱)منہاج یونیورسٹی لاہور (۲)نظام المدارس پاکستان
(۳)منہاج ایجوکیشن سوسائٹی (۴)کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز
(۵)منہاج کالج برائے خواتین (۶) منہاج انسٹی ٹیوٹ آف قراءت و تحفیظ القرآن (۷) عالمگیر تعلیمی و دعوتی اداروں کا قیام
(۸)جدید لائبریریز اور مساجد (۹)آن لائن تعلیمی پروگرام
(۱۰)خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے خصوصی اقدامات

۱۰۔عالمگیر فلاحی سرگرمیاں اور خدمتِ خلق

تحریک منہاج القرآن نے ہمیشہ اپنی اصلاحی اور فلاحی سرگرمیوں میں رنگ و نسل، مذہب اور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہو کر پوری انسانیت کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس کام کے لیے 17 اکتوبر 1989ء کو منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (MWF) کی بنیاد رکھی۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن قدرتی آفات، زلزلے، سیلاب، قحط سالی اور کرونا جیسی مرض کے سدباب کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ پاکستان میں سیلاب کی دنوں میں خوراک، صحت، پانی اور رہنے کے لیے سیکڑوں گھروں کی تعمیر بھی کی گئی۔ اسی طرح پاکستان، مقبوضہ کشمیر، فلسطین اور شام سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں متاثرہ عوام کو خوراک، ادویات اور صاف پانی کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ آرفن کیئر ہومز "آغوش" کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اب آغوش کا دائرہ کار پاکستان کے بڑے شہروں میں بڑھایا جارہا ہے۔ پاکستان بھر میں سالانہ مستقل بنیادوں پر اجتماعی شادیوں کی تقاریب بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ ایک اہم ترین خدمت منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی جانب سے یہ بھی جاری ہے کہ پاکستان کے متعدد شہروں میں فری دستر خوان کی صورت میں ہزارہا مستحق لوگوں کو روزانہ کی بنیاد پر کھانا بھی دیا جارہا ہے۔

☆ تحریک منہاج القرآن کے درج بالا مقاصد کا اوّلین مقصد معاشرے میں دینی تعلیمات و اقدار کا فروغ، فلاحِ انسانیت اور امن و اعتدال پر مبنی قرآن و سنت کی عظیم فکر کو عالمی سطح پر فروغ دینا ہے۔ عصرِ حاضر میں تحریک منہاج القرآن کی یہ انقلابی نوعیت کی خدمات یقیناً آج کے دور کی ضرورت کے مطابق اپنی بساط کے مطابق ایک جامع قسم کا انقلاب بھی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ تحریک منہاج القرآن کو مزید برکات نصیب ہوں اور یہ تحریک دن دگنی رات چگنی ترقی کرے۔ اللہ تعالیٰ قائدِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کو صحت، سلامتی اور تندرستی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

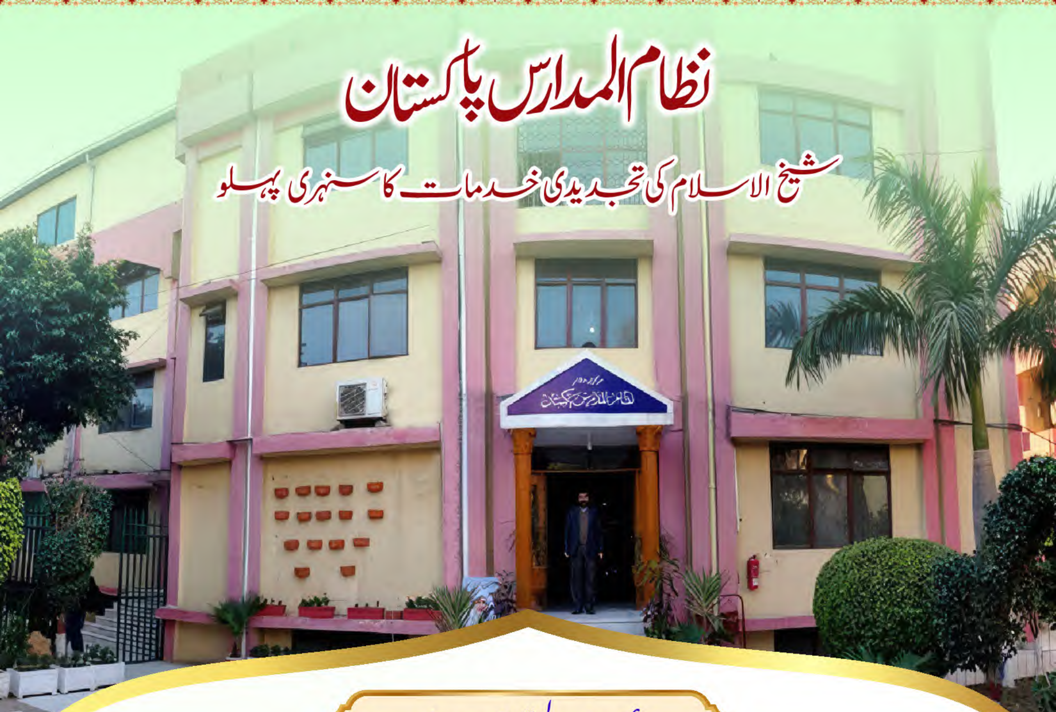

نظام المدارس پاکستان

شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات کا سنہری پہلو

عین الحق بغدادی

صدائے کن فیکون جب تک جاری ہے، کائنات کے ارتقاء کا عمل جاری و ساری ہے۔ کائنات میں پائے جانے والے مظاہر فطرت اور مجموعی تغیر و تبدل انسان کے فکری ارتقاء کی عکاسی کرتے ہیں۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جس کے دو دن یکساں گزر گئے، وہ خسارے میں ہے۔ گویا ہر آنے والا دن فکری و عملی ارتقاء کے اعتبار سے پہلے دن سے بہتر ہونا مقصدِ زیست ہے۔ قرآن عظیم کے اصول و ضوابط آفاقی ہیں اور قیامت تک کی انسانیت کے لیے رہنما اصول مہیا کرتے ہیں۔ تغیرِ زمان و تغیرِ مکان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے فقہاء و اصولیین نے قیاس و اجتہاد کو مصادر شریعہ اس لیے قرار دیا تاکہ بدلتے وقت کی ضرورتوں کا خیال رکھ کر زندگی کو اس سے ہم آہنگ کیا جائے مگر وقت کے ساتھ ساتھ تقلیدِ محض اور عدمِ تفکر کی وجہ سے امت میں فکری جمود واقع ہو جاتا ہے اور پھر عقل کے بجائے صرف نقل اور پہلے سے موجود علوم کو ازبر کرنا ہی عالم کی پہچان بن جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما رکھا ہے کہ جب دین کا چہرہ فکری جمود کی وجہ سے گرد آلود ہونے لگتا ہے تو وہ اپنے بندوں کا انتخاب فرماتا ہے جو تجدید کا کارنامہ سرانجام دیتے ہیں۔

دورِ حاضر کے عظیم اِسلامی مفکر، محدّث، مفسر، سیرت نگار اور نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دینی و دنیاوی تعلیم اور روحانی نسبت کے اعتبار سے نہایت ہی اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز

ہیں۔ آپ نے دورِ جدید کے چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے علمی و تجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے گہرے اور حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعے پر رکھی، جس نے کئی قابلِ تقلید نظائر قائم کیں۔ فروغِ دین میں آپ کی ہمہ جہت تجدیدی کاوِشیں منفرد حیثیت کی حامل ہیں انہی تجدیدی کاوشوں میں سے ایک ”نظام المدارس پاکستان“ بھی ہے۔

ذیل میں مدارسِ دینیہ کے نظم و نسق اور ان کے نصاب میں کیے گئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے چند تجدیدی پہلوؤں کا ذکر کیا جائے گا:

شیخ الاسلام کی دور اندیشی اور دینی و عصری تعلیم

مدارسِ دینیہ میں گزشتہ تقریباً ایک سو سال سے مخصوص دینی علوم کی تعلیم دی جا رہی تھی جس کے سبب مذہبی منافرت کو ہوا دی جارہی تھی اور تفرقہ بازی کو فرضِ عین سمجھ کر پڑھا پڑھایا جارہا تھا۔ گزشتہ کئی برسوں سے حصولِ علم پر وقت صرف کرنے کی بجائے مدِمقابل کو نیچا دکھانا مقصودِ خاص اور تعصب و تنگ نظری عروج پر تھی۔ تنگ نظری و تفرقہ بازی کے اِس ماحول کی وجہ سے کوئی صاحبِ حیثیت اپنے بچوں کو علمِ دین کی طرف راغب نہ ہونے دیتا تھا۔

ایسے مشکل وقت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصری و شرعی علوم کو یکجا کیا اور جدید عصری تقاضوں کے مطابق ایک ایسے ادارے کا آغاز کیا جہاں طلبہ زکوٰۃ و صدقات کے پیسوں سے نہیں بلکہ اپنے والدین کی کمائی سے ماہانہ فیس ادا کرکے علمِ دین حاصل کرنے لگے۔ جہاں انگریزی اور عربی زبان پڑھائی بھی جاتی ہے اور بولی بھی جاتی ہے، جہاں سائنسی علوم کا مطالعہ بھی کروایا جاتا ہے، تقابلِ ادیان جیسے مضامین شاملِ نصاب ہیں، کمپیوٹر، میتھ، اکنامکس، سوکس، سیاسیات، فزیکل ایجوکیشن اور سپورٹس جیسے مضامین کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس ادارے نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فارغ التحصیل طلبہ تمام علوم پر دسترس ہونے کی بنا پر حکومتی اداروں سمیت ہر شعبہ زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

نظام المدارس اور مدرسہ اصلاحات

نصاب کسی بھی معاشرے کے نظامِ تعلیم میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے قوموں کا معیار نصاب تعلیم سے متعین ہوتا ہے۔ نصاب جتنا جدید اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو گا قوم اتنی ہی ترقی پسند ہو گی۔ برصغیر پاک و ہند میں مدارس دینیہ میں آج سے تین صدیاں قبل ترتیب دیا گیا نصاب رائج ہے

اور تین دہائیوں پر مشتمل اس عرصے میں کسی نے اس نصاب میں تبدیلی کی جرأت نہیں کی۔ گویا ہمارے علمائے کرام آج کے دور کے چیلنجز کا مقابلہ تین صدیوں پرانے اسلحے سے لیس ہو کر کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام کی دور اندیشی، دینی، فکری اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ قائم کردہ ادارہ منہاج القرآن کی شعبہ تعلیم میں عرصہ 35 سال کی بے مثل خدمات کے اعتراف اور شیخ الاسلام کی امن پسند فکری صلاحیتوں کے پیشِ نظر 2021ء میں حکومت پاکستان نے نظام المدارس پاکستان کی شیخ الاسلام نے اس ناممکن کو بھی ممکن بنایا اور قوم کے رویوں میں اعتدال لانے، فکری وسعت پیدا کرنے، تکفیری سوچ کو ختم کرنے، انسانی رویوں کو پروان چڑھانے اور معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا کر مصطفوی معاشرے کی بنیاد رکھنے کے لیے مدارس کے نصاب میں بنیادی ضروری تبدیلیاں کیں جسے پڑھ کر طلبہ و علمائے زمانہ دورِ حاضر کے مسائل و چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں اور ذریعۂ معاش میں بھی کسی کے محتاج بننے کے بجائے خود کفیل ہو سکیں صورت میں دینی وفاقی تعلیمی بورڈ کا پلیٹ فارم مہیا کیا تو دور حاضر میں مدرسہ نصابی جمود کو توڑنا یا نصاب کو تبدیل کرنا نہ صرف محال بلکہ ناممکن تھا لیکن شیخ الاسلام نے برصغیر کی مدارسِ دینیہ کی تاریخ میں پہلی بار اس حصار کو توڑتے ہوئے درس نظامی کے نصاب میں تبدیلی کی اور پرائمری سے ایم اے تک مدارسِ دینیہ کے لیے جدید عصریہ و شریعہ کا مکمل نصاب مہیا فرمایا جو کہ نظام المدارس پاکستان سے ملحقہ ہزاروں مدارس میں الحمدللہ پڑھایا جا رہا ہے۔

نصاب کی تشکیل جدید

کسی بھی نظامِ تعلیم کی موئثریت، قبولیت اور کامیابی کا انحصار اس کے نصابِ تعلیم پر ہوتا ہے کہ اس نصاب میں کتنی جامعیت و وسعت ہے اور یہ کہ وہ نصاب عصری تقاضوں سے کتنا ہم آہنگ ہے۔ فی زمانہ وہی نصاب کامیاب اور ناگزیر ہے جس کا نہ صرف ماضی کی علمی میراث سے گہرا ربط و اتصال ہو بلکہ حال کے علمی و فکری تقاضوں کو بھی پورا کرے اور مستقبل کی علمی ضروریات کی بھی کامل رعایت کرے۔ ذیل میں شیخ الاسلام کی طرف سے مدارس کے لیے دیئے گئے تجدیدی نصاب کے چند اہم نکات درج کیے جا رہے ہیں:

(ا) ترجمۃ القرآن وعلوم القرآن اور علم التفسیر واصول التفسیر

شیخ الاسلام کے ترتیب کردہ نصاب کو بنظر غائر دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن جو کہ ہماری تعلیم کا بنیادی حصہ اور شریعت اسلامیہ کا پہلا ماخذ ہے، اس کا مکمل ترجمہ، تفسیر اور اصول تفسیر

کو آٹھ سالہ درس نظامی کا حصہ بنا دیا جس میں ''معارف السور'' سمیت دیگر چوبیس ضخیم کتب شامل ہیں۔

(۲) حدیث وعلوم الحدیث

اسلامی تعلیمات کا دوسرا بنیادی ماخذ حدیث پاک ہے۔ شیخ الاسلام نے حدیث وعلوم الحدیث کے مضمون میں صحاح ستہ کے علاوہ دیگر 35 کتب شامل نصاب کیں ہیں جبکہ اس سے پہلے کسی نصاب میں حدیث کی اتنی کتب شامل نہیں تھیں اور حدیث پاک کو بھی پہلے سال سے لے کر آخری سال تک شاملِ نصاب کیا تاکہ اس نصاب کو پڑھنے والے طلبہ و طالبات حدیث کے باب میں مکمل مہارت حاصل کر سکیں۔

(۳) ادبِ عربی

ادبِ عربی کے مضمون میں ہمارے نصاب کا عربی لٹریچر اسلامی روایات و اقدار کے شایانِ شان نہ تھا اور طلبہ میں خرابیاں پیدا کرنے کا باعث تھا۔ شیخ الاسلام نے اس مضمون میں بھی تجدیدی کارنامہ یہ سر انجام دیا کہ اُس شاعری کو ادب عربی کا حصہ بنایا جس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے ساتھ والہانہ عشق و مودت پائی جاتی ہے، جس سے شاعری کی ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اوراس شاعری کو پڑھنے والے طلبہ و طالبات میں حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی ذات پاک کے ساتھ بے پناہ محبت و الفت پیدا ہوتی ہے۔ ان کتب میں سیدنا عبد اللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلم شعراء کے ابیات خصوصاً قصیدہ بردہ شریف کی شاعری کو عربی ادب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

(۴) تصوف

محمد عربی ﷺ کی بعثت کے ساتھ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اس کے بعد اسلام میں صوفیائے کرام کا اہم کردار رہا جنہوں نے احیائے سنت کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار سے دیگر مذاہب کے لوگوں کو دین اسلام کی طرف متوجہ کیا بالخصوص بر صغیر میں اسلام انہی صوفیاء کی وجہ سے پروان چڑھا مگر قابل افسوس امر یہ تھا کہ ان صوفیاء کی تعلیمات کو فراموش کر کے انہیں مدارسِ دینیہ کے نصاب سے نکال دیا۔ تعلیماتِ صوفیاء کو دینِ اسلام کے متوازی دین قرار دیا جانے لگا حتیٰ کہ انہیں قرآن و سنت سے متصادم قرار دیا جانے لگا۔

شیخ الاسلام نے تعلیماتِ تصوف کی حقیقی روح کو اجاگر کرتے ہوئے تصوف پر ہونے والے اعتراضات کا جواب تحریر کیا اور ثابت کیا کہ تعلیماتِ تصوف دین کے متوازی دین نہیں بلکہ لزومِ

قرآن و سنت ہیں اور صوفیائے کرام احیائے سنت کے حقیقی وارث ہیں۔ تعلیماتِ صوفیاء کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر نظام المدارس کے نصاب میں تصوف کی امہات کتب کو شامل کیا گیا۔

(۵) اقتصادیات

ایک عالم دین کو اسلامی معیشت اور اس کے رہنما اصول کا بھی عالم ہونا چاہیے، اسے سود کے متبادل نظام کا پتہ ہو، اور اسلامی بینکنگ کے بارے میں جانتا ہو۔ اسلام میں حلال و حرام کی بنیاد کن کن اصولوں پر رکھی گئی ہے، اس کا بھی علم ہو۔ اس لیے نظام المدارس کے نصاب میں اقتصادیات کو بطور مضمون شامل کیا گیا۔

(۶) دیگر مضامین

نظام المدارس میں ایسے مضامین کو بھی شاملِ نصاب کیا گیا ہے جو وقت کی ضرورت تھے۔ مثلاً: تقابل ادیان، اسلام اور جدید سائنس، آداب معاشرت، الدعوۃ و الارشاد، تاریخ التفسیر، تاریخ الحدیث، تاریخ الفقہ، القواعد الفقہیہ، القضایا الفقہیہ المعاصرہ، کمپیوٹر سائنس کا تعارف، انگلش اور ریاضی۔ ان مضامین کو نصاب تعلیم میں شامل کرنا شیخ الاسلام کا ہی تجدیدی کارنامہ ہے۔

نظام المدارس پاکستان کی امتیازی خصوصیات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہدایات و رہنمائی میں جہاں نظام المدارس کے نصاب میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں وہاں نظام المدارس نے اس باب میں چند ایسے اقدامات بھی اٹھائے ہیں جو تاریخِ مدارس میں صرف نظام المدارس کا ہی امتیاز ہیں۔ ذیل میں نظام المدارس کی چند امتیازی خصوصیات درج کی جارہی ہیں:

(۱) ٹیچرز ٹریننگ ورکشاپس

شیخ الاسلام کے ترتیب کردہ نصاب کو پڑھانے کے لیے یقیناً اسی پائے کے اساتذہ کی ضرورت بھی پیش آئی تو آپ کی خصوصی ہدایت پر نظام المدارس پاکستان نے پہلی بار مدارس دینیہ میں ٹیچرز ٹریننگ کے قومی پروگرام کا اجرا کیا اور ٹیچرز ٹریننگ ورکشاپس کے ذریعے مدرسین کو نئے نصاب کے تعارف، اشکالات کے ازالہ اور ٹیچنگ میتھڈز پر فنی و تکنیکی مہارت مہیا کی اور اس حوالے سے ماہرین تعلیم کے موٹیویشنل لیکچرز کا اہتمام بھی کروایا۔ اس طرح پاکستان بھر میں پہلی مرتبہ مدارس دینیہ میں اساتذہ کی تربیتی ورکشاپس کا انعقاد ہوا۔

(۲) جدید امتحانی نظام

شیخ الاسلام نے نظام المدارس پاکستان کے امتحانات میں بھی یہ تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا کہ ملک بھر میں فول پروف امتحانی سنٹرز بنانے کا حکم فرمایا جن کی نگرانی مرکز سے بڑی سکرین پر کی جا رہی ہو تاکہ امتحانی سنٹر میں بھرپور نظم و نسق قائم ہو سکے اور طلبہ میں نقل کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کم کیا سکے۔ جدید نظام امتحانات میں امتحانی سنٹرز، امتحانی سنٹرز کی آن لائن مانیٹرنگ، آن لائن حاضری سسٹم، نتائج کا اعلان بذریعہ CMS و دیگر امور شامل ہیں۔ گویا جدید ٹیکنالوجی کو نظام امتحان کا حصہ بنایا۔ شیخ الاسلام کا مدارس کے امتحانی نظام میں یہ ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔

(۳) سی ایم ایس (سنٹرل مینجمنٹ سسٹم)

شیخ الاسلام کی خصوصی دلچسپی نے مدارسِ دینیہ میں جدید نظام اور اس سے واقفیت کے پیش نظر نظام المدارس کی تاسیس کے مختصر عرصے میں نظام المدارس کا ایک سوفٹ وئیر تیار کروایا جس سے نظام المدارس پاکستان کا سارا سسٹم آن لائن سوفٹ وئیر پر شفٹ ہو گیا۔ اب مدارس دینیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مدارس کی رجسٹریشن، طلبہ کی رجسٹریشن، ڈیٹ شیٹ اور رول نمبر سلپس کا اجراء، حاضری شیٹس، ایوارڈ لسٹس کا اجراء، رزلٹ کی تیاری اور دیگر امور سوفٹ وئیر کے ذریعے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔

(۴) آن لائن فاصلاتی تعلیم

آج پوری دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے وقت کی قلت اور دیگر جسمانی مشکلات سے بچنے کے لیے ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اسے زندگی کی تمام ترضروریات اپنے گھر پر ہی میسر آجائیں اور اسے کسی قسم کی دشواری کا سامنانہ کرنا پڑے۔ تعلیم کے میدان میں بھی مختلف یونیورسٹیز مختلف کورسز آن لائن کروا رہی ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن مدارس کی سطح پر باقاعدہ رجسٹرڈ بورڈ کے ذریعے سند کے حصول کو ممکن بنانے میں شیخ الاسلام نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔

تعلیم کے اس جدید میدان میں بھی شیخ الاسلام نے نظام المدارس پاکستان کے تحت مختلف آن لائن کورسز کے تجدیدی پروجیکٹ پر کام کا آغاز فرمادیا ہے اور یہ پروجیکٹ بہت جلد منظر عام پر آئے گا جس سے ہر عمر، مکتبہ فکر اور اندرون وبیرون ملک سے تعلق رکھنے والے افراد بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

میرا قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ملت کے مقدر کا ستارا مرا قائد
مثلِ مہِ تاباں ہے چمکتا مرا قائد

اس عہد میں ہے دین کے ماتھے کا وہ جھومر
اسلام کی خاتم کا نگینہ مرا قائد

ظلمات میں ڈوبے ہوئے مایوس جہاں کو
امید کی کرنوں کا اجالا مرا قائد

ہو جائے وہ سرشارِ ولائے شہِ کوثر
دے جس کو مئے عشق کا قطرہ مرا قائد

اقبالؒ کا مطلوب تھا جو مردِ قلندر
وہ مردِ قلندر ہے سراپا مرا قائد

بھٹکی ہوئی ملت کو یہ منزل کا پتہ دے
ہے رشد و ہدایت کا مرقع مرا قائد

حالات کے مارے ہوئے ہم کیسے سنبھلتے
بنتا جو نہ جینے کا سہارا مرا قائد

ہمدرد ہے اس دور میں دکھیوں کا وہ لاریب
ہر درد کا، ہر دکھ کا مداوا مرا قائد

سرگرمِ عمل اور بھی لیڈر ہیں ولیکن
ہے سب سے جدا، سب سے نرالا مرا قائد

امت کے لیے ماہیِ بے آب کی مانند
رہتا ہے شب و روز تڑپتا مرا قائد

ہر آن ہے مصروفِ عمل امت کی خاطر
اس مشن میں یکتا و یگانہ مرا قائد

ہمدانیؔ دعا ہے کہ سدا ساتھ رہے یہ
اللہ کی رحمت کا ہے سایہ مرا قائد

(انجینئر اشفاق حسین ہمدانیؔ)

مستعد خدمتِ قوم میں ہر گھڑی ہے سراپا وفا طاہرالقادری
کشتیِ قوم کا ناخدا بالیقیں سب کا اب آسرا طاہرالقادری

ہم عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت سفیرِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کو

73 ویں سالگرہ

کے موقع پر

ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں۔

اس پُرمسرت موقع پر اصلاحِ احوالِ امت اور تجدید و احیائے اسلام کے لیے اپنے محبوب قائد کے قدم بقدم چلنے کا عہد کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت اس نابغہ روزگار شخصیت کے ساتھ مشن مصطفوی میں استقامت عطا فرمائے اور امتِ مسلمہ ان کے علمی، تحقیقی اور روحانی فیوضات سے منور و تاباں ہوتی رہے۔ آمین

منہاج القرآن انٹرنیشنل۔ناروے

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
FEB-2024
LAHORE
Regd CPL No.41

Minhaj University Lahore

ADMISSIONS

Spring 2024

- ADP
- BS
- BS 5th Semester
- M.Phil

SCHOLARSHIP FOR EVERY 3rd STUDENT

150+ MARKET ORIENTED PROGRAMS

World Ranked GREEN CAMPUS

Centrally located

HOSTELS

16 STUDENTS CLUBS

SPORTS

APPLY ONLINE

admission.mul.edu.pk

03 111 222 685 | 042 35145629